حکومتِ پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
لاہور پاکستان

یوتھ انٹرنیشنل

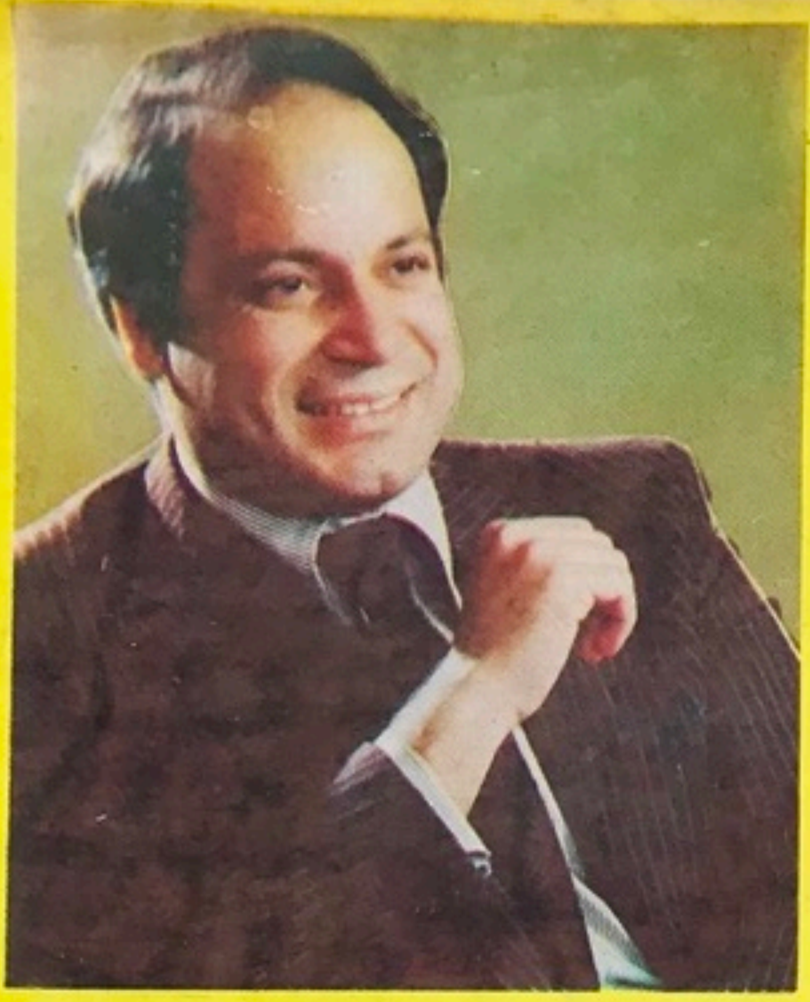

ایشیا سوسائٹی واشنگٹن میں

امریکی سفیر رابرٹ بی اوکلے کی

پاکستانی سیاست پر تقریر جس سے

نگران وزیر داخلہ

زاہد سرفراز چلا اُٹھے؟

نواز شریف نے خاموشی اختیار کرلی؟

نگران وزیر اعظم غلام مصطفٰی جتوئی کے خلاف سازش کا مقاصد کیا تھا؟

اندرونی صفحات میں معروف نوجوان صحافی صدیق القادری کا بے لاگ تجزیہ!

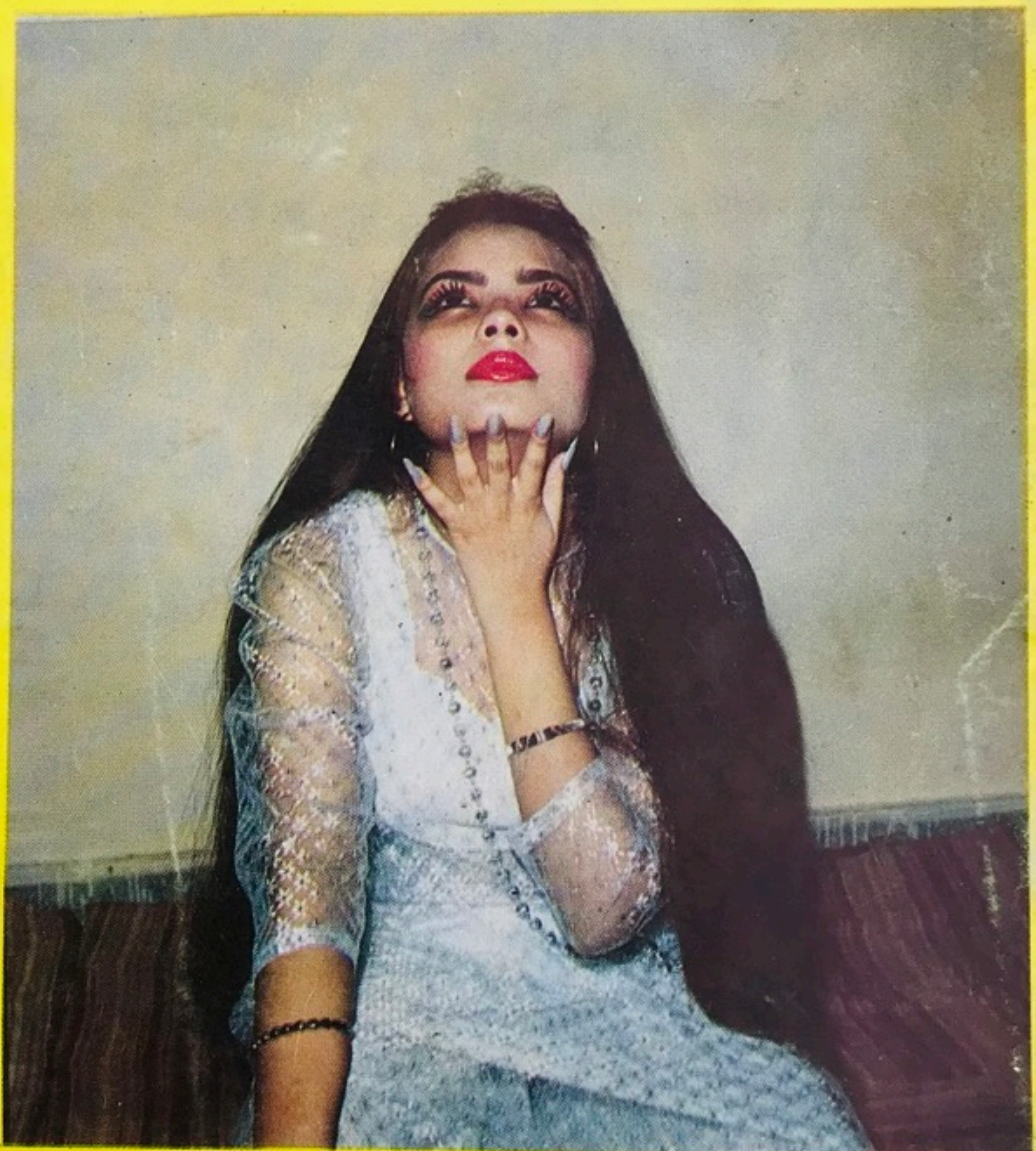

اب میرا ایک ہی قدم مجھے جوانی کی حسین دنیا میں لے جائے گا

نئی اداکارہ ربیکا کا دلچسپ انٹرویو

now in silver jubillee year

NATIONAL INDUSTRIAL CO-OPERATIVE FINANCE CORPORATION LTD.

MOST RELIABLE

ESTABLISHED 1964
REGISTERED UNDER CO - OPERATIVE SOCIETIES ACT 1925
225 BRANCHES SERVING MILLIONS OF MEMBERS THROUGH OUT PUNJAB

CENTRAL OFFICE MALLVIEW PLAZA BANK SQUARE LAHORE

کہیں وقت گزر نہ جائے

آپ نے قرضہ تو حاصل کر لیا اب اس کی واپسی کی تاریخ بھی آپ یاد رکھیں۔ وقت پر قرضہ کی ادائیگی کر کے ایک اچھا شہری ہونے کا ثبوت دیں۔

آپ جانتے ہیں کہ گزرا ہوا وقت کبھی ہاتھ نہیں آتا مقررہ تاریخ کے اندر ادائیگی کر کے بینک کے اصل پر واجبات میں سے ۳ فیصد کی رعایت حاصل کیجیئے۔

ندامت سے بچیئے قانونی کاروائی سے بچیئے

مزید معلومات کے لیے زرعی ترقیاتی بینک کی قریبی شاخ سے رجوع کریں

زرعی ترقیاتی بینک پاکستان

PID(I)

بین الاقوامی نوجوان برادری کا واحد حقیقی ترجمان

حکومت پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان

جلد: ۔۔ شمارہ ۲ ستمبر اکتوبر ۱۹۹۰ء

ایڈیٹر انچیف: محمد صدیق القادری

اس شمارے میں

صفحہ نمبر

۱ - اداریہ ۷
۲ - گزارشات ۸
۳ - صدر پاکستان کی تقریر کا متن ۱۱
۴ - جتوئی کی پہلی پریس کانفرنس ۱۴
۵ - کچھ یوم دفاع کے بارے ۱۹
۶ - امریکی فوجی کرائے پر ۳۵
مضامین
۷ - امریکی چالبازیاں ۳۷
۸ - امریکی سفیر کی متنازعہ تقریر پر ایک تجزیہ ۴۰
۹ - نئی اداکارہ ربیکا ۴۴
۱۱ - پاک چین تعلقات ایک جائزہ (خرم فیصل) ۴۹

پاکستان	---	۱۵ روپے
ہندوستان	---	۱۰۰ ڈالر
سعودی عرب	-	۵ ریال
بحرین، کویت	--	۵۰۰ فلس
انگلستان	---	۱.۵۰ پونڈ
کینیڈا	---	۲ ڈالر

سب ایڈیٹرز
مس روبینہ قادری ● غلام مرتضیٰ القادری

قلمی معاونین
ڈاکٹر صغیر کامران ● غضنفر کاظمی
چوہدری اسلم ● مسز شہناز ارشد

عکاسی
تبسم نوید ● یامین صدیقی
فرمان قریشی ● صغیر احمد عادل

رپورٹرز
توصیف القادری
مس خالدہ

نمائندگان بیرون ملک
...یم عارف سلیمی (مغربی جرمنی) سلطان احمد (سعودی عرب)

قانونی مشیر: اقبال محمود اعوان (ایڈووکیٹ)
سرکولیشن مینجر: عبدالستار نیازی

قیمت: پندرہ روپے فی کاپی

خط وکتابت کے لیے
ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگلش۔ ایوانِ اوقاف بلڈنگ نزد ہائی کورٹ پوسٹ بکس نمبر ۲۲۴۶ جی پی او لاہور پاکستان۔ فون نمبر ۵۴۷۲۹

پبلشر محمد صدیق القادری نے ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگلش جسارت پرنٹرز ۲۴ سرکلر روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوانِ اوقاف بلڈنگ سے شائع کیا

آئندہ شمارے میں

سنسنی خیز انکشافات

• فوذی علی کاظمی کیس کی سب سے اہم کردار فریدہ کون ہے ؟؟

فریدہ کی زبان کھل جائے تو ملک کی کئی اعلیٰ ترین شخصیات

بے لباس ہو جائیں گی

• فریدہ کے پاس کن کن سیاسی وسماجی شخصیات کے بلیو پرنٹس موجود ہیں ؟

• فوذی علی کاظمی کی فرم کی ڈائریکٹر اور حصہ دار ہونے کے باوجود حکومت کے اعلیٰ افسران اس پر ہاتھ ڈالنے سے کیوں خوفزدہ ہیں ؟

• فریدہ کے پاس وہ کونسے اہم ترین راز ہیں جو کچھ اہم ترین شخصیات کے لیے ایٹم بم کا درجہ رکھتے ہیں !

• آصف زرداری کے فریدہ کے ساتھ کیا تعلقات رہے ہیں؟

• کراچی کی ماڈل گرل فریدہ

جس کی زبان تلے اہم ترین رازوں کا آتش فشاں موجود ہے

اس پُراسرار کردار کے بارے میں چونکا دینے والے حقائق بمعہ تصاویر

آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیے

اداریہ

موجودہ نگران حکومت کی ذمہ داری

آزادانہ منصفانہ انتخابات کا انعقاد

صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان کے جاری کردہ اعلان کے مطابق قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات پروگرام کے مطابق ۲۴ اکتوبر اور ۲۷ اکتوبر کو منعقد کرانے کی تیاریاں جاری ہیں۔ دوسری طرف سیاسی محاذ آرائی میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ سیاسی پارٹیوں کی جانب سے تحریری اور تقریری الزام تراشیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے جو انتہائی افسوسناک حد تک بڑھتا دکھائی دے رہا ہے۔ جوں جوں الیکشن کے دن قریب آرہے ہیں۔ اخلاقی حدود کو نظرانداز کر کے ایک دوسرے پر سنگین ترین الزامات لگائے جارہے ہیں۔

موجودہ نگران حکومت کا سب سے اہم کام آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا انعقاد ہے۔ نگران حکومت اپنے فرائض میں کس حد تک پوری اترتی ہے۔ یہ تو الیکشن کے حالات بتائیں گے۔

اپوزیشن کی اکثر سیاسی جماعتیں صدر غلام اسحاق خان، وزیراعظم غلام مصطفیٰ جتوئی اور نگران وفاقی وزراء، نگران صوبائی حکومتوں پر سنگین دھاندلی کرانے کے الزامات کی بوچھاڑ کررہی ہیں۔

اس سلسلہ میں موجودہ نگران حکومت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپوزیشن پارٹیوں کی شکایت کی طرف توجہ دیں۔ سرکاری مشینری کو الیکشن میں ہرگز استعمال نہ کرنے دیں۔ آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ماحول میں انتخابات کو یقینی بنائیں تاکہ بیلٹ بکس پر عوام کا اعتماد بحال رہے۔ اگر نگران حکومت بیلٹ بکس کے تقدس کو بحال رکھنے میں کامیاب ہوگئی۔ جمہوری ادارے نگران حکومت کی اعلیٰ کارکردگی کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر سراہیں گے۔

عوام کی خواہشات کے مطابق حکومت ہی پاکستان کی بقاء، سلامتی، استحکام اور قومی یکجہتی کی ضمانت ہے۔

اللہ نگہبان

پاکستان زندہ باد

ایڈیٹر انچیف

محمد صدیق القادری

جناب غلام مصطفٰے جتوئی صاحب
وزیر اعظم پاکستان کی خدمتِ اقدس میں چند اہم گزارشات

د ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ وزارت اعظمیٰ کے عہدے پر فائز ہوئے ہیں نگران حکومت چند روز کی عارضی حکومت ہے ۔ آپ کی حکومت کیلئے ذاتی کردارکشی بڑھتی ہوئی محاذ آرائی ۔ نفرتوں کا سیلاب ، کرپشن لوٹ کھسوٹ کے سنگین واقعات اور انتقامی سیاست بہت بڑے چیلنج بن چکے ہیں ۔ اگر آپ ان چیلنجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ملک میں آزادانہ ، غیرجانبدارانہ اور منصفانہ انتخابات کروانے میں کامیاب ہوگئے تو عوام میں آپ کی شخصیت پر اعتماد بڑھے گا ۔ بین الاقوامی سطح پر بھی آپ کے وقار میں بے پناہ اضافہ ہوگا ۔

وزیر اعظم پاکستان جناب غلام مصطفٰے جتوئی معروف یوتھ لیڈر جناب محمد صدیق القادری ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل سے تبادلہ خیال کر رہے ہیں ۔

ب ، جناب وزیر اعظم عوام احتساب ، کے عمل کا خیر مقدم کرتے ہیں ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ احتساب صرف محترمہ بے نظیر بھٹو اور پیپلز پارٹی تک محدود کیوں ہے ۔ آئی جے آئی کے بعض لیڈروں پر لوٹ کھسوٹ اور کرپشن کے سنگین الزامات موجود ہیں ۔ کیا آپ ایسے لوگوں کا احتساب کرنے کی جرأت کریں گے ۔ احتساب کے عمل کو مذاق بنانے کی بجائے انصاف کے تقاضوں کے مطابق سب کا احتساب کیا جائے ۔ تاکہ آپ غیر جانبدارانہ حیثیت متاثر نہ ہو ۔

ج ، آپ بحیثیت وزیر اعظم فراہمت اور جرأت کا مظاہرہ کرکے خود کو احتساب کیلئے پیش کریں ۔ اور نگران حکومت کے تمام وزراء کو رضاکارانہ طور پر احتساب کیلئے پیش کرکے احتساب کے عمل کو جاری رکھنے کیلئے اچھی روایت کا اظہار کریں ۔ آئندہ کے لئے تمام حکمرانوں کیلئے کرپشن کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کردیں ۔

ح : نگران حکومت کے ایسے وزراء جو انتخابات میں براہ راست حصہ لے رہے ہیں ۱۰ اکتوبر تک باعزت طریقے سے وزارتوں سے فارغ کردیں ۔ تاکہ آپ کی حکومت پر سرکاری وسائل کے استعمال ، حکومتی مشینری کے ذریعے دھاندلی کروانے کے الزامات عائد نہ ہوں ۔

ط : آپ شریف النفس ۔ اعتدال پسند ۔ وفاق پاکستان کے داعی ۔ استحکام پاکستان کے حامی ۔ جمہوری اصولوں کے پاسبان سیاستدان ہیں آپ کی حکومت کے بعض وزراء غیر جانبدارانہ بیان بازی کرکے انتقامی سیاست کو فروغ دے رہے ہیں ۔ یہ سب کچھ ایک سازش کے تحت آپ کو بطور ہلاکو خان پیش کرکے آپ کی سیاسی ساکھ کو ناقابل تلافی نقصان دے رہے ہیں ۔ آپ کے لئے ضروری ہے ایسے وزراء کو فوراً لگام دیں جو اپنی لیڈری چمکانے کے لئے آپ کو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بدنام کرنے کیلئے کوشاں ہیں ۔

س : جناب غلام مصطفٰے جتوئی صاحب !
وزارت عظمٰی کا قلمدان سنبھالتے ہی آپ نے مختلف سیاستدانوں کیساتھ ملاقاتیں ۔ تبادلہ خیالات کا جو سلسلہ شروع کیا ہے ۔ وہ قابل تعریف اقدام ہے ۔ قومی سیاست میں آپ کے افہام وتفہیم کے جذبے کے خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے ۔
آپ فراخدلی کے ساتھ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے پاس جائیں ۔ ملاقات کریں ۔ غلط فہمیوں کو دور کریں ۔ آپ جیسے صلح جو ، شریف النفس تجربہ کار سیاست دان کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ۔
اگر آپ موجودہ چیلنجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے انصاف پسندی اور دیانتداری کے ساتھ آزادانہ ، منصفانہ انتخابات کروانے میں کامیاب ہوگئے تو قومی سیاست میں آپ کو اعلیٰ مقام ملے گا ۔

محمد صدیق القادری
ایڈیٹر چیف

الیکشن ۹۰ میں غلام مصطفٰے جتوئی اپنی آبائی نشست بھاری اکثریت سے جیت جائیں گے

(خصوصی رپورٹ یوتھ انٹرنیشنل) موجودہ نگران وزیر اعظم غلام مصطفٰے جتوئی این اے ۱۵۸ نوشہرو فیروز نواب شاہ سندھ کی اپنی آبائی نشست بھاری اکثریت سے جیت جائیں گے ۔ یوتھ انٹرنیشنل کے نمائندگان کے تفصیلی سروے کے مطابق ۸۸ء کے الیکشن میں عوام نے پیپلز پارٹی کے امیدوار رحمت اللہ میرت اگرچہ ووٹوں کے ساتھ کامیاب کرایا تھا جس سے جناب جتوئی کو اپنی آبائی نشست سے بری طرح شکست کھانی پڑی تھی ۔ الیکشن ہارنے کے باوجود غلام مصطفٰے جتوئی نے اپنے حلقے کے عوام سے مسلسل رابطہ رکھا ۔ عوام میں پائی جانے والی ناراضگی کو ختم کرنے میں شب و روز کوشاں رہے بالآخر غلام مصطفٰے جتوئی اپنے مخالفین کے ذہین کو تبدیل کرنے اور اپنی حمایت حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیاب نظر آ رہے ہیں ۔ حلقے کے عوام کا جھکاؤ بھی غلام مصطفٰے جتوئی کی طرف ہے اس جھکاؤ کی بڑی وجہ پیپلز پارٹی کے سابق رکن قومی اسمبلی کی ناقص کارکردگی ہے ۔ جس سے حلقے کے عوام مایوس ہیں اس مایوسی کا فائدہ غلام مصطفٰے جتوئی کو پہنچ رہا ہے کارکردگی کے لحاظ سے پیپلز پارٹی کے لئے یہ سیٹ جیتنا مشکل نظر آتی ہے ۹۰ الیکشن میں جناب غلام مصطفٰے جتوئی کے نوشہرو فیروز کی نشست بھاری اکثریت سے جیتنے کے روشن امکانات ہیں ۔ نواب شاہ نوشہرو فیروز کے عوام کی سوچ میں نمایاں تبدیلی کا پس منظر یہ ہے اگر غلام مصطفٰے جتوئی اپنے آبائی حلقے سے جیت گئے تو آئندہ بھی وزیر اعظم ہوں گے ۔ جناب جتوئی کے وزیر اعظم بننے سے حلقے کے عوام کی قسمت بدل جائے گی ۔ یہاں کے نوجوانوں کیلئے ملازمتوں کے دروازے کھل جائیں گے ۔ علاقے کے مسائل حل ہوجائیں گے ۔ یہاں کے ووٹروں کی سوچ نظریات کی بجائے شخصیات کی طرف ہے ۔ غلام مصطفٰے جتوئی کی شخصیت اپنے مدمقابل کی نسبت ملکی اور بین الاقوامی سطح پر زیادہ اہم اور معروف ہے ۔ بہرحال نوشہرو فیروز کی اس نشست سے سندھ کی سیاست پر نمایاں اثرات مرتب ہوں گے ۔

LES LABORATOIRES SERVIER

Where research is the priority

History	This company was formed by Dr. J. Servier about 33 years ago with an initial staff of 9 people.	
Progress	**MANPOWER**	The initial staff of 9 people now stands at 4000 out of whom 1000 work outside France.
	GROWTH	Servier has the 3rd highest growth rate in the world.
	TURNOVER	Servier is placed 48th in all pharmaceutical companies at international level.
	RESEARCH	Servier owes its rapid expansion to the efforts devoted to research which represents 23% of turnover & employs a quarter of all personnel. The investment in research has increased 5 times during the last 7 years.
	INTERNATIONAL DEVELOPMENT	Due to the international reputation, Servier products are prescribed by the doctors in 123 countries. Two Servier products, out of a total of eight French drugs, are registered in the United States, despite the demanding requirements of the FDA, and three are present on the Japanese market.
Fields of Development	This worldwide presence has been achieved thanks to the development of products, aimed at six major therapeutic fields: cardiovascular, respiratory, neurological and psychiatric diseases, cerebral aging, metabolic disorders and cancer.	

LES LABORATOIRES SERVIER
22, rue Garnier
92200 Neuilly
France

Servier Scientific Office
1st Floor - Uzma Court
Main Clifton Road
Karachi.

Distributed by:
Muller & Phipps Pak (Pvt) Ltd.
P.O. Box 3880
Karachi.

MCM

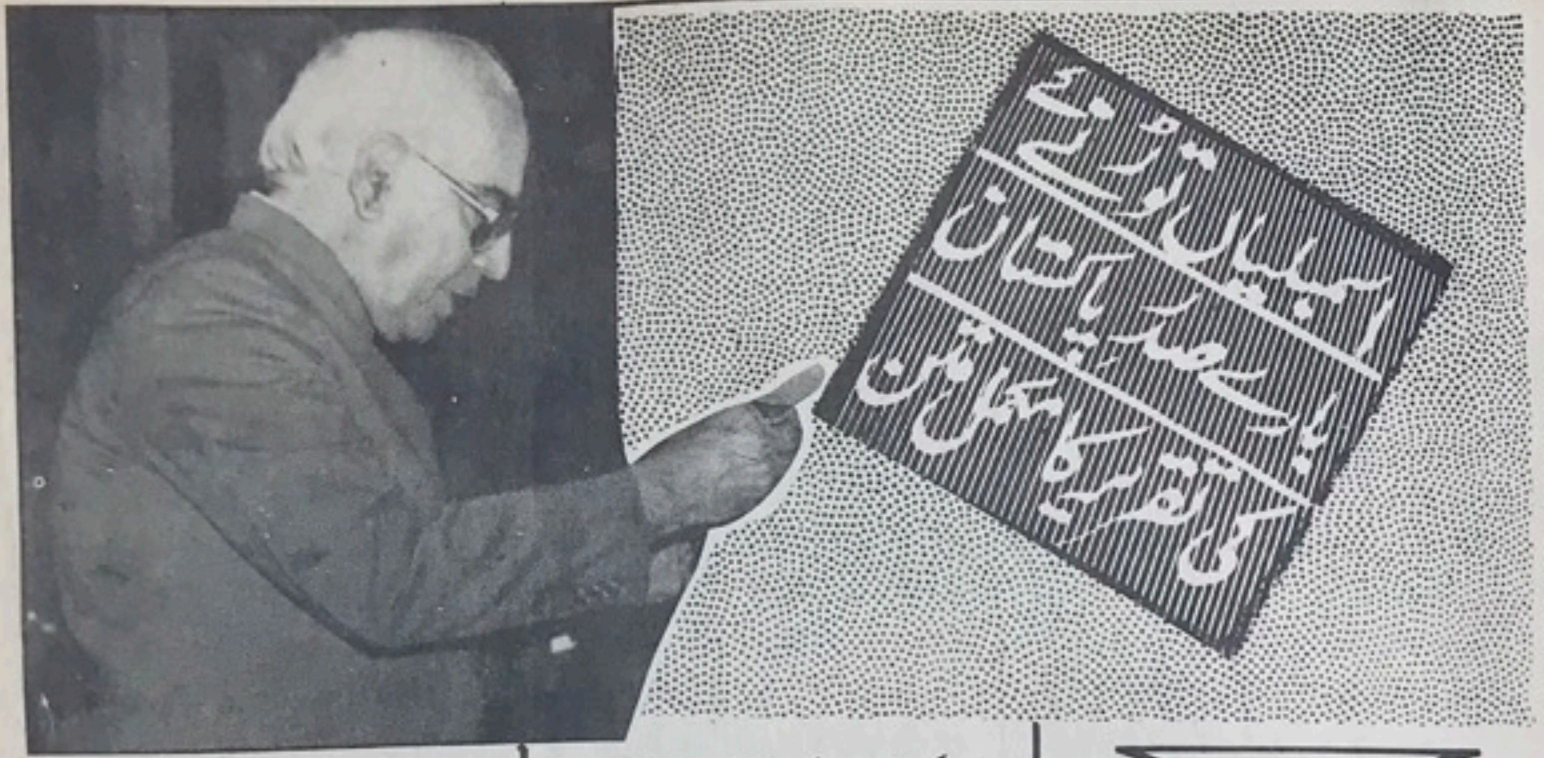

مجھے یقین ہے کہ آپ کے علم میں یہ بات آ چکی ہوگی کہ میں نے آئین کے آرٹیکل ۵۸ کی شق (۲) بی کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک صدارتی حکم کے ذریعے قومی اسمبلی توڑ دی ہے جس کے نتیجے میں وزیراعظم اور ان کی کابینہ اپنے عہدے پر برقرار نہیں رہے۔ آج جاری ہونے والے اس حکم نامے میں آئین قانون اور مسلمہ جمہوری روایات کے منافی ان افسوسناک سرگرمیوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جس کے نتیجے میں ایک منتخب ادارے کی حیثیت سے قومی اسمبلی کی افادیت ختم ہوگئی ہے اور وہ عوامی اعتماد سے محروم ہو چکی ہے۔ حکمرانوں کے سیاسی وفاداریوں کی کھلے بندوں اور لگاتار خرید و فروخت کے ذریعے استحالی مینڈیٹ میں خورد برد کے قابل مذمت طرز عمل کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور آئین کی خلاف ورزی کے ان متعدد واقعات کی نشاندہی کی جو مرکز اور صوبوں کے باہمی تعلقات، صوبائی خود مختاری کے دائرہ کار پر دست اندازی، سینیٹ کے کردار اور عدالتوں کے احترام حکومت کی انتظامی مشینری کے استعمال اور اس طرح کے چند اور امور کے مسئلہ میں مسلسل پیش آتے رہے۔ انتہائی وسیع پیمانے پر قومی وسائل کی لوٹ کھسوٹ اور بدعنوانیوں کی شرمناک وارداتوں اور سندھ میں امن و امان کی اندوہناک صورتحال کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ان حالات اور واقعات کو دیکھتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وفاقی حکومت آئینی تقاضوں کے مطابق نہ چلائی جا رہی تھی اور نہ چلائی جا سکتی ہے اور رائے دہندگان سے دوبارہ

رجوع کرنا ضروری ہوگیا چنانچہ قومی اسمبلی توڑ دی جاتی ہے۔ میں نے یہ فیصلہ اپنے حلف کی پاسداری اور اس عظیم ذمے داری کو نبھانے کی خاطر کیا جو آئین کی رو سے وفاق اور پاکستان کے اتحاد کی علامت اور آئین پاکستان کے محافظ کی حیثیت سے مجھ پر عائد ہوتی ہے یہ

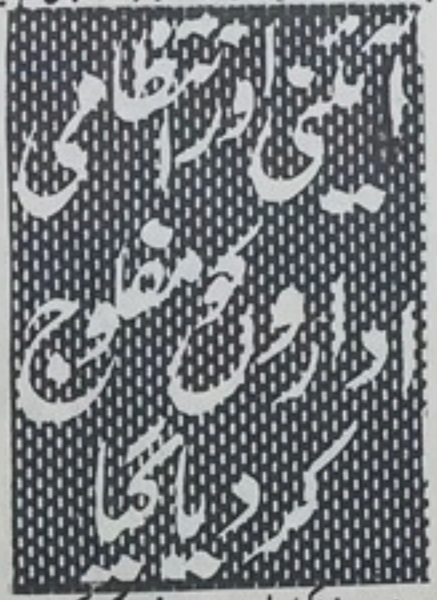

فیصلہ میں نے مکمل طور پر بہت غور و فکر کے بعد اور پوری احساس ذمے داری کے ساتھ اصلاح احوال کی دیگر تمام کوششوں، صبر آزما انتظار کے باوجود بے نتیجہ ثابت ہونے پر یقین کے ساتھ کیا ہے کہ یہ فیصلہ پاکستان کے کروڑوں بے زبان عوام کی سوچ، خواہشوں اور امنگوں کے عین مطابق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس فیصلے سے ایک طرف عوام کی شدید خواہش کی تکمیل ہوئی ہے کہ چند مفاد پرست خود غرض ناقابل اصلاح افراد کو دس کروڑ افراد کی قسمت اور اس ملک کی تقدیر سے کھیلنے کی کھلی چھٹی نہ دی جائے تو دوسری طرف اس فیصلے سے جمہوریت کے اس بنیادی اصول کی عملاً توثیق بھی ہوئی ہے کہ ملک کے اصل حکمراں

عوام ہیں اور عوام ہی رہیں گے اور یہ کہ وہ جب چاہے حکمرانی کا وہ حق واپس لے سکتے ہیں جو منتخب نمائندوں کو محض امانت کے طور پر اور امانت کی پاسداری کی شرط پر سونپا جاتا ہے چنانچہ مجھے اس بات پر ذرا بھی شبہ نہیں کہ یہ فیصلہ قوم اور جمہوریت کے بہترین مفاد میں ہے۔ مجھے اس بات کا بھی پورا یقین ہے کہ اس فیصلے کی تائید اور حمایت ہر وہ شخص کرے گا جو ملک کی سالمیت کو سیاست سے اور آئینی تقاضے کو مصلحت سے مقدم اور محترم جانتا ہے۔ جو اس ملک کا درد رکھتا ہے جو جمہوریت کو اس ملک میں حقیقی معنوں میں پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتا ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ چند افراد کی نااہلی اور نادانیوں کی سزا پوری قوم کو نہیں دی جانی چاہیے۔ جس کا عقیدہ ہے کہ قوم کو اس کا یہ حق ضرور دیا جانا چاہیے کہ ان لوگوں کا محاسبہ کیا جائے جنہوں نے عوام کے اعتماد کی توہین کی اور ان کی توقعات اور امیدوں کو روند ڈالا۔ جمہوریت میں عوام کی امیدیں اور توقعات ہی منتخب نمائندوں کی رہبر اور رہنما ہوتی ہیں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کس طرح سیاسی محاذ آرائی کو مستقبل وطیرہ اور عدم مفاہمت کو مروجہ طریقہ کار بنایا گیا کس طرح حقیقتوں سے فرار کی پالیسی اپنائی گئی۔ کس طرح ضروری فیصلوں سے احتراز کیا گیا۔ کس طرح آئینی اور انتظامی اداروں کو مفلوج کر دیا گیا اور ان حالات کے نتیجے میں کس طرح قوم خانوں میں بٹتی چلی گئی اور کس طرح قومی دولت لوٹی جاتی رہی۔

میں جن حالات کی طرف اشارہ کر رہا ہوں آپ کسی نہ کسی حد تک اس کے عینی شاہد بھی ہیں اور گواہ بھی۔ آپ میں سے کس نے عوام کے دیے ہوئے

مینڈیٹ کے تقدس کی پامالی اور اس کو تجارت بنانے شرمناک واقعات نہیں دیکھے۔ سیاسی اسٹاک ایکسچینج کھولے گئے اور سیاسی وفاداریاں کھلی منڈی میں مویشی کی طرح بیچی اور خریدی گئیں۔ وزیراعظم کے خلاف تحریکِ عدم اعتماد کے وقت تحریک کی مخالفت اور حمایت کی مہم میں ایسے غیر اخلاقی اور غیر قانونی حربے استعمال کیے گئے کہ ہماری قومی اسمبلی مذاق کا نشانہ بنی ممبران اسمبلی ایک طرح سے یرغمال بن کر حبس بےجا میں رہے اور لالچ اور بندوق کے زور پر انہیں اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کرنے سے روکا گیا۔ بقول کسی کے کوئی وزارت کے ترازو میں تُل کر بکا کسی نے ضمیر کا سودا زمین کے بدلے طے کیا ہے۔ کسی نے قرضوں کے عوض کسی نے مال کے لالچ میں سیاسی وفاداریاں گروی رکھ دیں۔ گویا سیاست کو سوداگری سمجھنے والوں نے وقت کی ہر کروٹ سے ذاتی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی کسی نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر اٹھانے والے حلف کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے یا یہ کہ عوام نے جماعتی بنیادوں پر ہونے والے انتخابات میں اس کو جس جماعت کے نظریہ کی ترجمانی کے لیے اسمبلی بھیجا تھا اسے عوام سے رجوع کیے بغیر انحراف کا کوئی حق نہیں ایسا کرنا اپنے ووٹروں سے غداری ہے اور امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔ جو روز جزا و سزا کے مالک کے نزدیک ظلم عظیم ہے۔ اس طرزِ عمل سے بعض ستم ظریفوں کو یہاں تک کہنے کا موقع ملا کہ ڈھائی سو کروڑ کے عوض پاکستان کی پوری قومی اسمبلی کی بولی لگائی جا سکتی ہے۔ یہی نہیں قول و عمل کے اور بھی کئی انداز ایسے تھے جن کے ذریعے پارلیمنٹ کے وقار کو بری طرح مجروح کیا گیا۔ پارلیمنٹ جمہوری نظام میں محور کی حیثیت رکھتی ہے اسے اہم قومی مسائل کے حل اور معاشرے میں صحت مند تبدیلیوں کا سرچشمہ بنایا جانا چاہیے تھا مگر حد درجہ ناعاقبت اندیشی کے ساتھ اسے گروہی معاملات میں الجھا دیا گیا۔ یہاں تک کہ قانون سازی جیسے بنیادی کام تک میں سنجیدگی سے دلچسپی نہیں لی گئی ماسوائے بجٹ کے کوئی قابلِ ذکر بل اسمبلی میں پاس تو کجا پیش تک نہیں کیا گیا۔ بیشتر معاملات پرانے آرڈیننسوں کے از سرِ نو اجرا کے ذریعہ چلائے جاتے رہے اکثر وقت تحریکِ التوا اور تحریکِ استحقاق کی نذر ہوتا رہا۔ اسٹینڈنگ کمیٹیاں پارلیمانی نظام کی جان سمجھی جاتی ہیں لیکن ان کی تشکیل میں ۱۹ ماہ تک لیت و لعل سے کام لیا گیا اکثر وزرا اسمبلی میں بیٹھنے تک کے اہل نہ تھے یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ معزز ایوان میں کئی بار غلط بیانی اور حقائق پوشی سے کام لیا گیا۔ عدم دلچسپی اور سیاسی مصلحت کے پیش نظر اسمبلی کے فرسودہ قواعد کو آئین کے مطابق ڈھالنے کے لیے ضروری ترامیم کی زحمت بھی گوارا نہ کی گئی اور یوں رفتہ رفتہ قومی اسمبلی اپنی افادیت کھو بیٹھی۔ دوسری جانب پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا سینیٹ کے وقار کو گھٹانے اور اس کی حیثیت کو متنازع بنانے کی کوششیں کی جاتی رہیں۔ سینیٹ، وفاقِ پاکستان کے اتحاد کا مظہر ہے جس میں چاروں صوبوں کی مساویانہ حیثیت کے علمبردار اور قومی نمائندگی میں تسلسل کا وسیلہ ہے۔ ساری جمہوری دنیا میں پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا کو ایک خاص امتیازی مقام دیا جاتا ہے۔ ہمارے یہاں یہ ہوا کہ اس انتہائی اہم اور باوقار ادارے کے قانونی جواز تک کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کیا گیا۔ اس پر تنقید جاری رکھی گئی اور اس کے متعلق انتہائی غلط انداز میں بیان بازی کی جاتی رہی اور اس طرح آئین کے تحت وجود میں آنے والے اس ادارے کی ساکھ کو نقصان پہنچایا جاتا رہا۔ مملکت کے دیگر آئینی ادارے بھی سیاسی دیوالیہ پن کے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے۔ ایک طرف اعلیٰ عدالتوں جیسے محترم ادارے کا مذاق اڑایا گیا اور اس کے فیصلوں کی غیر جانبداری اور موزونیت پر کھلم کھلا انگلیاں اٹھائی گئیں تو دوسری طرف ضابطے کے مطابق کارروائی کے بغیر ہزاروں قیدیوں کو سیاسی آزادی کے نام پر جیلوں سے رہا کر کے ان کی سزاؤں میں تخفیف کر کے انصاف کے تقاضوں کو پامال کیا گیا۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی یقیناً ایک مستحسن اقدام تھا مگر یوں رہا کیے جانے والوں میں قانونی اور اخلاقی مجرم بھی شامل تھے جو عدالتوں سے باقاعدہ سزایافتہ تھے مگر ان کے خلاف الزامات کی چھان بین کی گئی اور نہ مقدمہ کی تفصیل اور حقائق دیکھے گئے۔ سستی شہرت کی خواہش کے تحت قتل و ڈکیتی اغوا اور زنا جیسے خطرناک جرائم کو معاف کر کے عدل و انصاف کا مذاق اڑایا گیا۔

الیکشن کمیشن بھی عدم توجہی کا شکار رہا ایک طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود ممبران کی خالی آسامیوں کی عذرداریوں اور فلور کراسنگ کے مقدمات کی سماعت سے قاصر رہا جن سے اسمبلیوں کی پارٹی پوزیشن پر فرق پڑتا تھا۔ سول سروسز انتظامیہ میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتی ہے۔ ان کا نظام بھی آئین کے تحت قائم کردہ ہے۔ دیگر آئینی اداروں کی طرح یہ ادارہ بھی سیاسی مصلحتوں اور من مانیوں کا شکار ہوا اور ایسی بے قاعدگیوں اور بے ضابطگیوں کا نشانہ بنایا گیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ترقیاں اور تقرریاں ذاتی پسند اور ناپسند کی بنیاد پر کی گئیں۔ وزیراعظم کے سیکرٹریٹ میں پلیسمنٹ بیورو کے نام سے ایک ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا اس کے ذریعے سیاسی بنیادوں پر تقریباً ۲۶ ہزار افراد کو سرکاری ملازمتوں سے نوازا گیا۔ اس معاملے میں نہ مروجہ ضابطوں کا خیال رکھا گیا اور نہ قابلیت تجربے عمر اور نہ کوٹے کی پابندیوں کا لحاظ رکھا گیا یہاں تک کہ نااہل قرار دیے جانے والوں تک کو بلا کسی اضافی جواز کے سرکاری آسامیوں کا اہل سمجھا گیا اور اسی طرح نہ صرف یہ کہ جائز حقداروں کا حق مارا گیا بلکہ انتظامیہ میں مستقل بنیادوں پر اپنے کاسہ برداروں اور وفاداروں کی کھیپ بھرتی کی گئی علاوہ ازیں سرکاری ملازمتوں سے نکالے گئے افراد اور عوام کے ٹھکرائے ہوئے عناصر پر مشتمل مشیروں، معاونین خصوصی اور او ایس ڈی کی ایک اچھی خاصی فوج بھرتی کی گئی۔ جو حکمرانوں کے مصاحبین خاص کا درجہ رکھتے تھے اور اپنے آپ کو ہر طرح کی قانونی پابندیوں سے مستثنیٰ سمجھتے تھے اور اقتدار کے ایوانوں میں دندناتے پھرتے تھے۔ جب ان کی تقرری اور طرزِ عمل پر عوامی تنقید میں شدت آ گئی تو ان کے استعفیٰ منظور کر کے انہیں صدر کے حکم کے مطابق باقاعدہ طور پر عہدوں سے فارغ دیا گیا مگر شان دیکھیے کہ اس کے باوجود انہیں بدستور تمام تر سرکاری مراعات عطا کی گئیں اور یہ تمام اقدامات صریحاً آئین اور قانون کے خلاف تھے جو سرکاری اہل کار ان حالات پر معترض ہوئے یا اس نظام میں کھپ نہ سکے۔ انہیں ادھر ادھر کر دیا گیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حکومت کے اپنے کہنے کے مطابق ان افسروں کی تعداد ۵۹ ہو گئی جبکہ اخبارات کا کہنا تھا کہ ان کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی ہے۔ ان افسران کو کہا تو جاتا تھا کہ افسرانِ بکارِ خاص مگر ان کا خاص کام یہ تھا کہ بغیر کوئی کام کیے گھر بیٹھے تنخواہ لیتے رہیں یہ نہ صرف قومی خزانے پر ظلم تھا بلکہ اس سے سول سروسز کی عزتِ نفس، مستعدی اور کارکردگی بھی بری طرح متاثر ہوئی۔ ان اقدامات کے نتیجے میں ملک کا انتظامی ڈھانچہ اپنے تفویض شدہ فرائض کی ادائیگی کی صلاحیت اور دلچسپی کھو بیٹھا مرکز اور صوبوں کے درمیان نفرت اور کشیدگی بڑھتی گئی اور ایک دوسرے کے خلاف سازشیں ہونے لگیں اور اس طرح حکمرانوں کا سارا وقت سیاسی دنگلوں اور داؤ پیچوں میں صرف ہونے لگا۔ سرکاری ادارے قانون نافذ کرنے والے ادارے سمیت تمام ایجنسیاں اور ذرائع ابلاغ تک پوری سرکاری مشینری پارٹی کے مفادات کو پروان چڑھانے، مخالفوں کو زک پہنچانے اور حریفوں کی کردار کشی کے لیے بلا جھجک اور بلا روک ٹوک وقف کر دی گئیں۔ محاذ آرائی کی بنیادی وجہ صرف اتنی تھی کہ بلا شرکتِ غیرے کے اقتدار عوام کے دیئے ہوئے انتخابی مینڈیٹ کو کھلے دل سے تسلیم نہیں کیا گیا۔

حکومت نے پیپلز پروگرام کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کر کے اپنے وفاداروں کو نوازا۔ پیپلز پروگرام کے لیے جو شعبے منتخب کیے گئے تھے وہ صوبوں کے دائرۂ اختیار میں آتے تھے چنانچہ ضروری تھا کہ اس کی منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد میں صوبوں کو شریک کیا جاتا اور ان کی سفارشات اور ترجیحات کو اہمیت دی جاتی مگر محض پروگرام سے سیاسی فائدہ اٹھانے کے تحت ایسا کرنے سے گریز کیا جاتا رہا۔ صوبوں کے ساتھ صوبائی خودمختاری میں بے جا مداخلت کی وجہ سے یہ تاثر ابھرنے لگا کہ موجودہ نظام وفاقی اکائیوں کی مفادات کی نگہداشت کی صلاحیت نہیں رکھتا اور جب کسی نظام کی ناکامی کا احساس عام ہونے لگے تو لوگ متبادل صورتیں ڈھونڈنے لگتے ہیں اور اس کوشش میں اکثر صوبائیت، علاقائیت اور مقامی وفاداری کی طرف نکل جاتے ہیں۔ اس میں تشویش کی بات یہ ہوتی ہے کہ پھر مرکز سے ان کے تعلقات میں دشمنی کا عنصر غالب آ جاتا ہے اور پھر وہ اپنے حقوق کے لیے مرکز سے برسرِپیکار ہو جاتے ہیں۔ ●●●

Warmest Felicitations On the Auspicious Occasion of the National Day of The People's Republic Of CHINA

Agents for Surgical Medical Hospital Equipments

M. A. Yahya

Importers, Exporters, Indentors of Pharmaceutical Raw Material and Machinery, Fine Chemicals Drugs & Medicines, Industrial Chemicals, Fertilizers, Insecticides & Pesticides, Packing Material etc.

4th Floor, Nelson Chambers, I.I. Chundrigar Road, Karachi.

Phones: 217922- 210566- 210567- 210568

Telex: 2815 DAWA PK. Cable : DAWAGHAR

نگران وزیراعظم مصطفیٰ جتوئی کی پہلی پریس کانفرنس

[illegible] انتخابات اور احتساب [illegible]

وزیراعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ان کی حکومت ۲۴ اکتوبر کو غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخابات کرائے گی اور اس کے ساتھ ہی احتساب کا عمل جاری رہے گا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتخابات عدلیہ کی نگرانی میں ہوں گے جیسا کہ صدر غلام اسحٰق نے ۱۹۸۸ء میں کرائے تھے وزیراعظم نے کہا کہ آج ان کی کابینہ نے الیکشن کمیشن سے انتخابات کی تیاریوں کی رفتار تیز کرنے کی درخواست کا فیصلہ کیا ہے انہوں نے اور کہا کہ صدر غلام اسحٰق خان نے ۲۴ اکتوبر کو انتخابات کرانے کا اعلان کیا ہے میں واضح طور پر اس وعدہ کو پورا کرنے کا اعلان کرتا ہوں مسٹر جتوئی نے مسلح افواج کے خلاف سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے بیان کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کا یہ بیان تضاد بیانی کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ وہ چند ماہ پہلے جمہوریت کی بحالی میں مسلح افواج کے کردار کی تعریف و توصیف بیان کیا کرتی تھیں یہ بے نظیر بھٹو ہی تھیں جنہوں نے اس حقیقت کے باوجود کہ ان کی پارٹی قومی اسمبلی میں واضح اکثریت حاصل نہیں کر سکی تھی اقتدار حاصل کرنے کے لیے مختلف حلقوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی جب ان سے ۶ اگست کو قومی اسمبلی توڑے جانے اور پیپلز پارٹی کی حکومت کی برطرفی کے موقع پر وزیراعظم سیکرٹریٹ اور پی ایم ہاؤس پر فوج کی تعیناتی کے بارے میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ پیپلز پارٹی کی حکومت ہی تھی جس نے سندھ میں کئی ڈویژن فوج لگائی تھی اسلام آباد میں صرف حفاظتی مقاصد کے لیے دو فوجی ٹرک آئے تھے اس کا مطلب فوج کا ملوث ہونا نہیں ہے انہوں نے کہا کہ فوج نے پرائم منسٹر سیکرٹریٹ یا پی ایم ہاؤس سے کوئی فائل اپنی تحویل میں نہیں لی اس سوال پر کہ کیا حکومت حاکم علی زرداری کو جو ان دنوں لندن میں ہیں واپس لانے کی کوشش کرے گی تو وزیراعظم نے کہا کہ وہ یہ معاملہ حاکم علی زرداری پر چھوڑتے ہیں اگر وہ بے گناہ ہیں تو واپس آکر تحقیقات کا سامنا کریں۔

انہوں نے کہا کہ نگراں حکومت جمہوری روایات کو آگے بڑھانے کا عزم رکھتی ہے کسی کو اس بارے میں شک نہیں ہونا چاہیے مگر اس کے ساتھ ہی ایسے عناصر جواب دہی سے بچ نہیں سکیں گے جنہوں نے گزشتہ بیس ماہ کے دوران سرکاری خزانہ کو لوٹا اور بدعنوانیاں کیں موجودہ نگراں حکومت پورے ملک خصوصاً سندھ میں امن و امان بحال کرنے پر خصوصی توجہ دے گی اس سوال پر کہ کیا ان کی حکومت سندھ میں امن کی بحالی کے لیے آئین کے آرٹیکل ۲۴۵ کے تحت فوج کو استعمال کرے گی وزیراعظم نے کہا کہ وہ عوام کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے کسی بھی اقدام میں پس و پیش نہیں کریں گے۔ وہ جلد ہی عوام سے رابطہ کے لیے سندھ سمیت پورے ملک کا دورہ کریں گے تاہم غیر ملکی دورہ پر نہیں جائیں گے کیونکہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے ایک سوال کے جواب میں جتوئی نے کہا کہ ان کا وزیراعظم کا عہدہ سنبھالنا آئین کے تحت جمہوری قدم ہے کیونکہ جب اکثریت اپنے فرائض انجام دینے میں ناکام ہو جاتی ہے تو حزب اختلاف کو یہ فریضہ سونپا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ آئین کی پیداوار ہیں اور انہوں نے آئینی ضابطوں کے مطابق ذمہ داریاں سنبھالی ہیں چور دروازے سے برسراقتدار نہیں آئے ہیں وہ مرکز میں ایک وسیع البنیاد حکومت قائم کرنے کی کوشش کر رہے مگر اس کا مقصد انتخاب جیتنا نہیں صاف ستھری انتظامیہ فراہم کرنا ہے ان کی حکومت احتساب کا جو عمل شروع کر رہی ہے قانون کے مطابق ہوگا اس سوال پر کہ کیا ٹریبونل کے توسط سے احتساب کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ ہم اس مقصد کے طریق کار کا تعین کر رہے ہیں کسی کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی

صرف ان لوگوں سے نمٹا جائے گا جو بدعنوانیوں اور لوٹ مار میں ملوث ہیں سابقہ حکومت کی جانب سے قانونی طور پر کی گئی تقرریوں کو نہیں چھیڑا جائے گا مگر جن کے تقرر میں سرکاری ضابطوں کی خلاف ورزی کی گئی تو انہیں بخشا نہیں جائے گا حکومت اس بات کی بھی تحقیقات کرائے گی کہ کیا نوکر شاہی کے ارکان بھی سیاستدانوں کے ساتھ بے قاعدگیوں میں ملوث تھے انہوں نے متعلقہ حکام کو اس سلسلہ میں ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم بھارت سے اچھے تعلقات کے خواہشمند ہیں اور اب تک اس ملک کے ساتھ تعلقات معمول پر رکھنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں تاہم انہوں نے کہا کہ جب تک مسئلہ کشمیر ریاست کے عوام کی خواہشات کے مطابق حل نہ ہو حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہر چند کہ ان کی کابینہ کے پاس وقت بہت کم ہے مگر ہم عوام کی ضروریات پر بھرپور توجہ دیں گے اور ان کی توقعات پوری کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے انہوں نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ تمام ضروری اجناس کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے اور وہ عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہیں انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت غریب عوام کی مشکلات سے بخوبی آگاہ ہے ۔ ان کے ازالہ کی کوشش کرے گی۔

بنیادی حقوق

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ملک میں ہنگامی حالت نافذ کیے جانے کے باوجود عوام کے بنیادی حقوق معطل نہیں کیے گئے ہیں ایک اور سوال کے جواب میں مصطفیٰ جتوئی نے کہا کہ وہ سی او پی کے ساتھیوں سے ایک انتخابی اتحاد کی تشکیل کے بارے میں تبادلہ خیال کریں گے تاکہ آئندہ انتخابات مشترکہ طور پر لڑے جا سکیں انہوں نے کہا کہ سی او پی اس وقت موجود نہیں مگر اس کے رہنماؤں سے ان کا رابطہ ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وفاقی دارالحکومت میں ایف آئی اے اور ڈی آئی جی کے دفاتر کا ریکارڈ سربمہر کر دیا گیا ہے تاکہ سابق حکومت کی بدعنوانیوں کی رپورٹیں محفوظ رہ سکیں۔ بعض افراد کے ملک سے باہر جانے پر پابندی سے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت بعض افراد کے معاملات کا جائزہ لے رہی ہے جن پر بدعنوانیوں کے الزامات ہیں یہ کارروائی سیاسی بنیاد پر نہیں کی جا رہی۔

Leading you to successful transaction in Pakistan, China and Singapore.

Pacific International Line Singapore

provides regular liner service, and serves you in Pakistan through Delta Shipping (Pvt) Ltd.

We congratulate the people of China on their National Day.

Delta Shipping (Pvt.) Ltd.

State Life Building, No. 1-B, I.I. Chundrigar Road, Karachi.
Tel: 2417658/9 - 2417672/3 Telex: 2769 DELTA PK and 25107 DELCO PK.
For cargo bookings please contact our Marketing Dept. or Freight Brokers.

MNJ

جرأت مند سیاسی و روحانی نوجوان رہنما

پیرزادہ نبی الامین پیر آف مانکی شریف

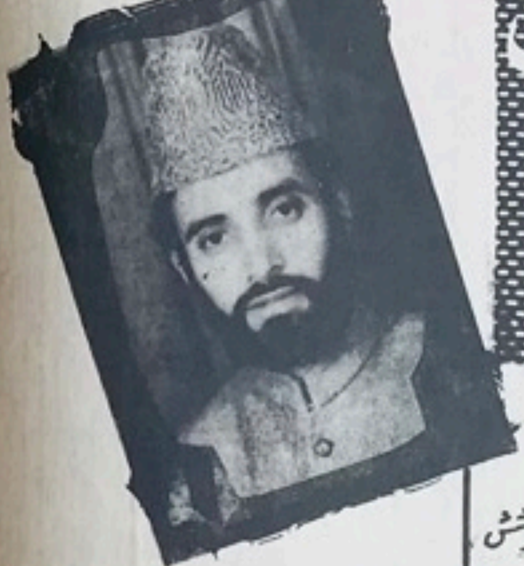

صوبائی وزیر اوقاف صوبہ سرحد کا تعارف

صوبہ سرحد کو پاکستان کے ساتھ ملانے میں ہمارے والد حضرت محمد امین الحسنات کا بہت زیادہ ہاتھ ہے ان کی کوششوں کی وجہ سے مشائخ کی بہت بڑی تعداد نے قائد اعظم محمد علی جناح کا کھل کر ساتھ دیا۔ میرے خیال میں قائد اعظم کسی گاؤں میں گئے ہیں تو وہ مانکی شریف ہے۔ جس وقت قائد اعظم مانکی شریف آئے تھے ہمارے والد صاحب نے اُن سے عہد لیا تھا کہ آپ وعدہ کریں اگر پاکستان بن گیا تو یہاں شریعت کا قانون ہو گا اس وعدہ پر میرے والد محترم نکلے اس وقت ہمارے آستانے کے مریدین تیرہ لاکھ سے زائد تھے میرے والد صاحب نے سرحد کی عوام کو ساتھ لے کر زبردست جدوجہد کی تحریک پاکستان میں تاریخی کام کیا جب پاکستان بن گیا وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان نے کئی مرتبہ میرے والد صاحب کو وزارتوں کی پیشکش کی انہوں نے یہ کہہ کر ٹھکرا دی کہ میرا آستانہ ان وزارتوں سے زیادہ باعزت ہے سیاست میں جو حصہ لیا تھا یہ اسلام کے نفاذ کے لئے تھا اب بھی ہماری یہی کوشش ہے کہ جس مقصد کے لئے پاکستان بنایا گیا تھا اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم بھی اپنی کوششیں کریں۔ تاریخ گواہ ہے کہ میرے والد نے سیاست نظام مصطفےٰ شریعت محمدیؐ کے لئے کی تھی کسی قسم کے عہدے یا فائدے کے لئے نہیں کی تھی۔ ہمیں بھی سیاست بزرگوں سے وراثت میں ملی ہے۔ ہم کوشش کریں گے جتنا ہم سے ہو سکا ہم قوم کی خدمت کریں۔

میرا تعارف کچھ یوں ہے۔

میں ۱۰ اگست ۱۹۵۷ء میں پیدا ہوا انٹرمیڈیٹ تک تعلیم مانکی شریف میں حاصل کی۔ بی اے نوشہرہ سے کیا۔ زیادہ تعلیم اس لئے نہ حاصل کر سکا کہ مجھے بچپن ہی سے مختلف کیسوں کی پیروی کرنا پڑی۔ خاندان نے فیصلہ کیا کہ میں بلدیہ کے الیکشن میں کھڑا ہوں۔ یقین جانئے روح الامین کی بداعمالیوں کی وجہ سے ہمیں اپنی عزت کو بحال کرنے کے لئے اپنے گاؤں میں الیکشن کی ضرورت محسوس ہوئی۔ پورے خاندان والوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بلدیاتی سیٹ جیتی تھی۔ اس کے بعد دوبارہ بلدیاتی الیکشن جیتا بعد میں یونین کونسل مانکی شریف کا چیئرمین منتخب ہوا۔ صوبائی الیکشن میں حصہ لیا قومی اسمبلی کے الیکشن میں ۲۴ ہزار ووٹ حاصل کئے یہ الیکشن ہم نے جیت جانا تھا ہمارے مخالفین نے اخبارات میں بڑی سرخیاں لگوا دیں پیر آف مانکی شریف کی کوٹھی کے اوپر چھاپہ مارا گیا ہے اور وہ ہیروئن میں گرفتار ہو گیا۔ اس غلط خبر کی وجہ سے میں ہار گیا۔ اس غلط خبر کی اشاعت پر اخبارات پر کیس چل رہا ہے۔

مسلم لیگ میں شامل ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم پیدائشی مسلم لیگی ہیں حالانکہ مجھے پیپلز پارٹی سمیت دیگر پارٹیوں سے بھی بہت آفر تھی کہ میں اُن کی طرف سے الیکشن میں حصہ لوں۔ میں نے ہار کو منظور کیا ہے لیکن پارٹی کو تبدیل نہیں کیا۔ میں پاکستان مسلم لیگ پشاور ڈسٹرکٹ کا چیف آرگنائزر ہوں۔ مسلم لیگ کو فعال بنانے کے لئے علاقائی سطح پر تنظیمیں آرگنائز کر رہا ہوں۔ ہمارے علاقے میں والد صاحب کی وجہ سے لوگوں کے ذہن بھی مسلم لیگ کی طرف ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے ملک کو قائم رکھنا ہے تو مسلم لیگ کا ذہن بھی ضروری ہے انشاء اللہ ہم مسلم لیگ کو عوامی اور فلاحی جماعت بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

■ ● ● ■

آئی جے آئی اپنے وزیر اعظم کا اعلان کرے

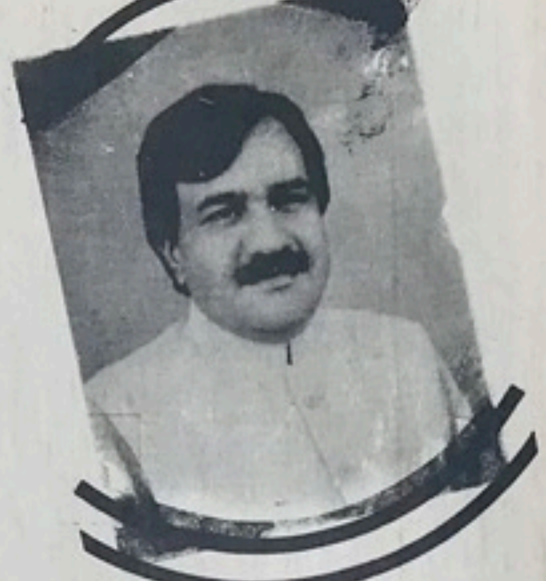

پریس کانفرنس

اخبارات کسی بھی معاشرے کی ضمیر کی آواز اور صحافی حضرات اپنے ملک و قوم کا ذہنی سرمایہ ہوتے ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال میں اخبارات اور صحافیوں کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ کیونکہ قوم کی ذہنی رہنمائی اور کسی بھی نکتے پر اجتماعی قومی رائے مستحکم کرنے کا نازک ترین فریضہ انہی کی ذہنی کاوشوں کا مرہونِ منت ہوتا ہے۔ قوموں کے ابتلا کے دور میں یہ فرض اور زیادہ احتیاط اور یکسوئی کا حامل ہو جاتا ہے۔ انسان کی یہ جبلی کمزوری ہے۔ کہ وہ چیزوں کو ویسے نہیں دیکھتا جیسی وہ ہیں۔ بلکہ ایسے دیکھتا ہے جیسے دیکھنا چاہتا ہے۔ لیکن ایک صحافی چیزوں کو ویسے ہی دیکھتا ہے۔ جیسی وہ ہوتی ہیں۔ اور عوام کو بھی حقیقت کو حقیقت کے رنگ میں دکھاتا رہتا ہے اور یہی فطری رجحان ایک صحافی کو سوسائٹی میں ایک ممتاز مقام پر فائز کرتا ہے۔ اس وقت چونکہ قوم ایک شدید ابتلا کے دور سے گزر رہی ہے۔ اور قومی سطح پر ذرا سی غفلت بھی ملک و قوم کے مستقبل کو کسی دائمی مشکل سے دوچار کر سکتی ہے لہٰذا پیشہ ورانہ دیانت اور وقت کا تقاضہ ہے کہ پوری صحافی برادری ذاتی پسند و ناپسند سے بالاتر ہو کر صرف حقائق کی روشنی میں قوم کی رہنمائی فرمائے۔ تاکہ ہماری آئندہ نسلیں ہم سے بیزاری کی بجائے ہم پر فخر کر سکیں۔ آج ایک انتہائی اہم اور قومی مسئلے کی نشان دہی کیلئے آپ حضرات کو زحمت دی ہے۔ تاکہ آپکی وساطت سے قوم کو ایک سنگین سازش سے آگاہ کیا جا سکے۔ اور جمہوریت کے خلاف اس سازش کو روکا جا سکے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایک منتخب جمہوری حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ اور بدقسمتی سے ملک ایک مرتبہ پھر ضیاء باقیات کے قبضے میں چلا گیا ہے۔ اور یہ لوگ اپنے غیر جمہوری اقتدار کو طول دینے کے لئے ضیاء الحق کی طرح قسم قسم کے حربے استعمال کرنے میں مصروف ہیں۔ ویسے تو اسلامی جمہوری اتحاد کے رہنماؤں کی ہر روش ذاتی منفعت اور شخصی اقتدار کے گرد گھومتی ہے۔ لیکن آج جس گھناؤنی سازش کے انکشاف کیلئے اس اجتماع کی ضرورت پیش آئی۔ اس سے ملک میں جمہوریت کے مستقبل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریک کرنے کی اسلامی جمہوری اتحاد کے رہنماؤں کی کوشش کو بے نقاب کرنا ہے۔ ان کا منصوبہ یہ ہے کہ انتخاب سے پہلے ایک منافقانہ اتحاد کے ذریعے ووٹروں کو اندھیرے میں رکھ کر انتخاب میں حصہ لینا وزیر اعظم کے عہدے پر کسی رہنما پر متفق نہ ہونا۔ اسمبلی میں جا کر ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے ووٹ خرید کر وزیر اعظم کے عہدے پر قبضہ کرنا ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے جمہوری عمل کو بدنام کرنا۔ تاکہ ملک میں دائمی مارشل لا کی راہ ہموار کی جا سکے۔ اور یہ ثابت کر دیا جائے کہ یہ ملک جمہوریت کے اہل نہیں لیکن ملک کے کروڑوں جمہوریت پسند عوام چند مفاد پرستوں کی اس خواہش کو کبھی پورا نہیں ہونے دیں گے۔ لہٰذا مستقبل میں ہارس ٹریڈنگ کا راستہ روکنے کیلئے عوام مطالبہ کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوری اتحاد انتخابات سے پہلے وزیر اعظم کے عہدے کیلئے اپنے کسی امیدوار کا واضح اعلان کرے ووٹر ووٹ ڈالنے سے پہلے یہ جاننا چاہتا ہے۔ کہ اس کی جمہوری قوت اور ووٹ کی طاقت سے کون وزیر اعظم ہو گا۔ اندھیرے میں ووٹ حاصل کر کے دولت اور دھاندلی کے ذریعے کوئی ایسا شخص بھی وزیر اعظم بن سکتا ہے جو ووٹ دینے والوں کی پسند نہ ہو۔ اسلامی جمہوری اتحاد کی طرف سے وزیر اعظم کے عہدے کیلئے کسی امیدوار کا اعلان نہ کرنا جمہوریت کے خلاف ایک گھناؤنی سازش اور ووٹر کے ساتھ بہت بڑا فراڈ ہے۔ ہم یہ فراڈ نہیں ہونے دیں گے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد بلاتاخیر وزیر اعظم کے عہدے کیلئے اپنے امیدوار کا واضح اعلان کرے۔ تاکہ ہارس ٹریڈنگ کے راستے کو روکا جا سکے۔ اور دولت کے بل بوتے پر اقتدار پر قبضہ کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ اور عوام کو حق رائے دہی کی منزل سے بے خبر رکھ کر ووٹ حاصل کرنے کے اس بہت بڑے دھوکے سے بچایا جا سکے۔ جب تک قومی سیاست سے کاروباری ذہنیت کا خاتمہ نہیں کیا جائیگا۔ جمہوریت کا قافلہ گمراہ ہوتا رہے گا۔ اس عظیم مقصد کے حصول کیلئے ملک بھر کے صحافی بھائیوں کے تعاون کی ضرورت ہے ملک اور جمہوریت کا مستقبل آپ سے اپنا قومی کردار ادا کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ آپ اپنے زورِ قلم سے قوم کو اس سازش کے مضمرات سے آگاہ فرمائیں تاکہ عوامی دباؤ کے ذریعے آمریت کی برسی منانے والوں کی حقیقت کھل کر عوام کے سامنے آ جائے اسلامی جمہوری اتحاد کے آمر پرست اور جمہوریت کش ٹولے نے وزیر اعظم کے عہدے کے سلسلے میں اگر اپنی منافقانہ خاموشی اختیار کئے رکھی تو پھر میں سارے ملک کا طوفانی دورہ کر کے اس سازش سے پوری قوم کو آگاہ کرنے کا فرض انجام دوں گا۔ بہت بہت شکریہ

محمد ارشد گھرکی

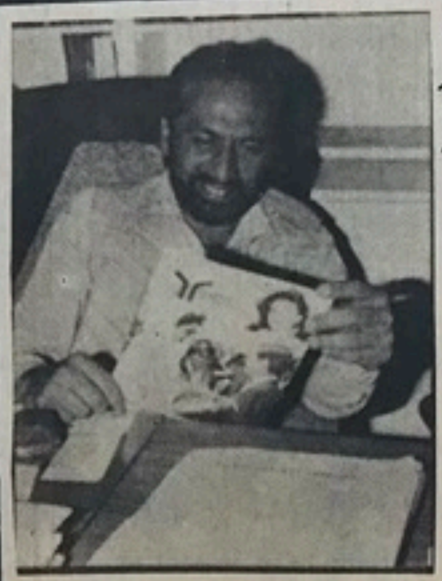

سندھ کے معروف سیاسی و سماجی رہنما ممتاز دانشور جناب شفیع محمدی آندو سے یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے لئے کراچی سے حالاتِ حاضرہ پر ڈائری لکھا کریں گے۔

(ادارہ)

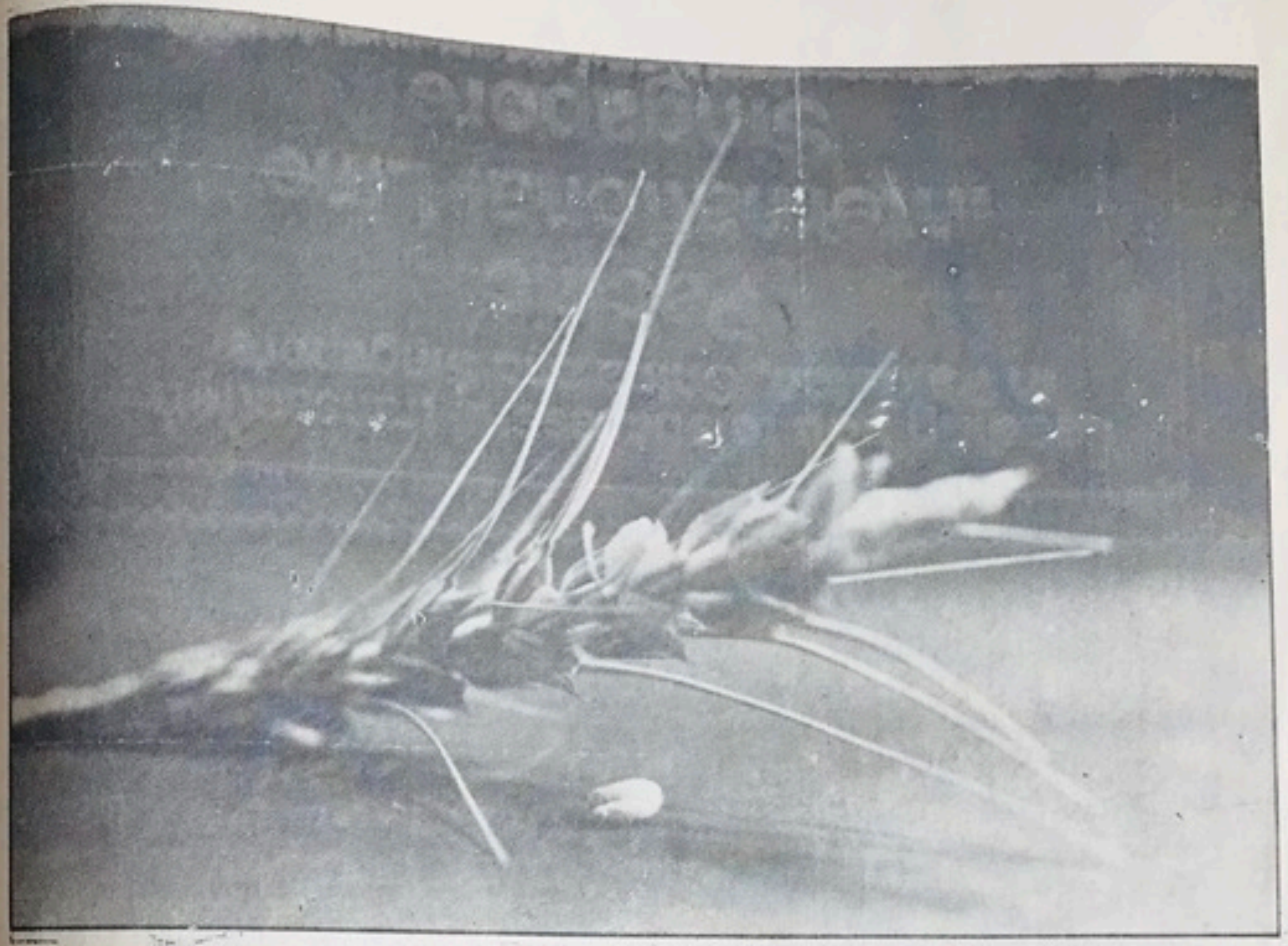

NFC

Worth its grain

Modern times are a true measure of expertise. Only the best have a chance to survive. By giving the optimum. By getting the optimum.

At NFC, we believe in that. Over the years, we have displayed an unwavering commitment to the cause of agriculture in Pakistan. To enhance the crop yield. To improve its quality. To better the lot of the farmer.

We believe that a piece of land can yield more, yield better, through a judicious use of fertilizers. To make that possible, NFC offers expertise in shape of agronomists and other professionals who provide free advice. Our experts help the farmer in a correct evaluation of his land requirements, and also guide him in making a right choice from amongst various kinds of fertilizers that NFC offers.

And to make it convenient for the farmer, NFC has the largest dealer network operating all over Pakistan, almost exclusively in the Northern Areas and Azad Kashmir.

NFC is trying to reach out to the farmer. Wherever he is. To work in unison with him. To give him the right advice. The right fertilizer. So that he could prosper. Pakistan could prosper.

NFC **Honouring a Commitment**

NFC.3.86

Danad

6 ستمبر
یوم دفاع پاکستان

۶ ستمبر

چاند اس رات بھی نکلا تھا مگر اس کا وجود
اتنا خوں رنگ تھا، جیسے کسی معصوم کی لاش

تارے اس رات بھی چمکے تھے مگر اس ڈھب
جیسے کٹ جائے کوئی جسمِ حسیں قاش بہ قاش

اتنی بے چین تھی اس رات مہک پھولوں کی
جیسے ماں، جس کو ہو کھوئے ہوئے بچے کی تلاش

پیڑ چیخ اٹھتے تھے امواج ہوا کی زد سے
نوکِ شمشیر کی مانند تھی جھونکوں کی تراش

اتنے بیدار زمانے میں یہ سازش بھری رات
میری تاریخ کے سینے پہ اتر آئی تھی

اپنی سنگینوں میں اس رات کی سفاک سپاہ
دودھ پیتے ہوئے بچوں کو پرو لائی تھی

گھر کے آنگن میں رواں خون تھا، گھر والوں کا
اور ہر کھیت پہ شعلوں کی گھٹا چھائی تھی

راستے بند تھے لاشوں سے پٹی گلیوں میں
بھیڑ سی بھیڑ تھی، تنہائی سی تنہائی تھی

تب گراں تابہ گراں صبح کی آہٹ گونجی
آفتاب ایک دھماکے سے افق پر آیا

اب نہ وہ رات کی ہیبت تھی نہ ظلمت کا وہ ظلم
پرچمِ نور یہاں اور وہاں لہرایا

جتنی کرنیں بھی اندھیرے میں اتر کر ابھریں
نوک پر رات کا دامانِ دریدہ پایا

میری تاریخ کا وہ بابِ منور ہے یہ دن
جس نے اک قوم کو خود اس کا پتہ بتلایا

آخری بار اندھیرے کے پجاری سن لیں
میں سحر ہوں، میں اجالا ہوں، حقیقت ہوں

میں محبت کا تو دیتا ہوں محبت سے جواب
لیکن اعدا کے لئے قہروقیامت ہوں میں

امن میں موجۂ نکہت مرا کردار سہی
جنگ کے دور میں غیرت ہوں، حمیت ہوں میں

میرا دشمن مجھے للکار کے جائے گا کہاں
خاک کا طیش ہوں، افلاک کی دہشت ہوں میں

(احمد ندیم قاسمی)

ریاض بٹالوی، ڈاکٹر مسکین علی حجازی، کرنل (ریٹائرڈ) مسعود احمد، قاضی سعید احمد، عبدالسعید قمر

معروف شخصیات کے تاثرات

یوم دفاع کے موقع پر

چھ ستمبر ہماری شناخت کا دن وہ دن ہے، جب ہم نے من حیث القوم اپنی سرحدوں کی حفاظت اور اپنی آزادی کو بچانے کا شعور اور ادراک حاصل کیا۔ وہ سترہ دن جب پوری قوم ایک سیسہ پلائی دیوار بن گئی اور تمام اختلافات ایک نہ ٹوٹنے والے اتحاد کے نیچے دب گئے۔ وہ لمحے جب ہماری مسلح افواج کے جوانوں نے ملک کے چپے چپے کی حفاظت کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ بیویوں نے اپنے سہاگ، ماؤں نے اپنے بیٹے اور بہنوں نے اپنے بھائیوں کی قربانیاں دے کر وطن کی مانگ سجائی اور ان بہادر جوانوں نے شجاعت اور دلیری کی نئی داستانیں رقم کیں۔ یہ دن ہماری قومی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم اس دن کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے ان ولولہ انگیز لمحوں کی یاد دوبالا کرنے اور ان صحافیوں اور اہل قلم حضرات سے اپنی یادداشتیں رقم کرنے کی درخواستیں کیں کہ جنہوں نے اس جنگ کے کسی بھی پہلو کو قریب سے دیکھا اور اس جذبے سے واقف ہوئے جس نے ہماری قوم کو یہ جرات اور جوانمردی بخشی کہ اس نے اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کے بر محاذ پر دانت کھٹے کئے۔ ہم اپنے قارئین کے لیے ان کی یادداشتیں، تاثرات اور جذبات و احساسات اس مضمون میں قلم بند کر رہے ہیں۔

ریاض بٹالوی

ممتاز صحافی ریاض بٹالوی نے اپنی یادوں کو کریدتے ہوئے یہ کہا۔ "یہ کہانی بہت پرانی ہو چکی ہے پھر بھی ایسا لگتا ہے کہ چاند جیسے چہروں والے غازی شیر جوان ابھی ابھی ادھر سے گزرے ہیں۔ ان کی پیشانیاں چمک رہی تھیں، آنکھیں شعلہ جوالا تھیں اور سینے تنے ہوئے تھے وہ آندھی بن کر اٹھے تھے اور بگولوں کی طرح چھا گئے تھے۔ کبھی بجلی بن کر لپکتے تھے اور کبھی کڑک بن کر گرجتے تھے۔ سرحدوں کی طرف ان کے قدموں کی چاپ آج کانوں میں گونجتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور وہ آہن شکن بازو بھی آنکھوں سے معدوم نہیں ہوئے جو کبھی صفیں الٹتے تھے، کبھی مورچے ڈھاتے تھے اور کبھی محاذوں کو ادھیڑتے تھے۔ وہ تھپٹتے تھے پلٹتے۔ پھر جھپٹتے تھے۔ کہیں لہو سے دلاوری کی تاریخ مرتب کرتے تھے۔ کہیں زخموں سے دھرتی کی مانگ سجاتے اور کہیں شہادتوں کی تفسیریں بیان کرتے تھے اور ان میں وہ بھی تو تھے جنہوں نے اپنا آج ہمارے کل کے لیے قربان کر دیا۔

صبح کی سپیدی ابھی ملگجی تھی کہ مجھے دفتر سے بھارتی حملے کی اطلاع ملی اور ہدایت کی گئی کہ فوری طور پر محاذ کی طرف روانہ ہو جاؤں۔ میں نے جنگوں کی کہانیاں پڑھی تھیں، باتیں سنی تھیں لیکن میدان جنگ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا۔ مجھے قطعی علم نہیں تھا کہ توپ و تفنگ، آہن بارود اور بموں اور گولیوں کی لڑائی کیسی ہوتی ہے۔ زندگی کا یہ نہایت ہی لرزہ خیز تجربہ تھا۔ میں نے پہلی بار کھیتوں میں دھواں اڑاتے ہوئے گولے گرتے دیکھے اور پہلی بار کلمہ طیبہ کا ورد کرنے والوں افسروں اور جوانوں کو موت سے متصادم ہوتے محسوس کیا اس جواں سال ٹینک سوار کی مسکراہٹ تو مجھے ابھی تک یاد ہے جسے دیکھ کر میں نے ہاتھ ملایا اور وہ آنکھوں سے دور اڑتی ہوئی راہوں کو گھورنے لگا۔

اور پھر زخموں سے چور ایک غازی دھوئیں کا سینہ چیرتے ہوئے نمودار ہوا اور ہنستے ہوئے "بولا وہ لہروں کی طرح آ رہے ہیں اور ہم نیم جان مچھلیوں کی طرح ان کا شکار کر رہے ہیں۔۔ اور وہ سنجیدہ صورت ایک افسر بھی تو تھا جس نے اپنے جنگی دستے کو میدان جنگ میں گھسنے سے پہلے رب ذوالجلال کے حضور دعا کے لے ہاتھ اٹھائے تھے، جوانوں اور کمانداروں کی بھیگی ہوئی پیشانیوں کو چوما تھا اور کہا تھا "آگے بڑھو میرے شیرو! وطن کی حرمت تمہیں پکار رہی ہے۔۔ مجھے وہ ضعیفہ اکثر یاد آتی ہے جو کسی سرحدی گاؤں کی رہنے والی تھی۔ اور محاذ سے صرف چند میل دور ایک کچے راستے پر اس انتظار میں بیٹھی تھی کہ ادھر سے کوئی فوجی جوان گزرے تو وہ اس کے بازو پر امام ضامن باندھے حالانکہ چاروں طرف گولے گر رہے تھے اور فضاؤں میں غضبناک طیاروں کا شور تھا۔ ایک لمبے تڑنگے مجاہد کو میں نے اس حالت میں دیکھا کہ خون میں لت پت تھا مگر بے ہوشی کی حالت میں مٹھیاں بھینچے ہوئے تھا جیسے دشمن پر جھپٹنے کی تیاری کر رہا ہو

دشمن نے لاہور کے محاذ پر اپنی پوری قوت سے بھرپور حملہ کیا تھا اور مقابل میں سرفروشوں کی تعداد بہت کم تھی اس کے باوجود ارض پاک کے باڑ کے پیچھے بیٹے اس کی راہ میں سیسہ پلائی دیوار بن گئے تھے۔ یہ وحشت ناک خبریں شہریوں کو بھی مل رہی تھیں کہ بھارت اپنے پورے گھمنڈ کے ساتھ پاکستان پر حملہ آور ہوا ہے اور سرحدوں پر پانچ ایک کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ شہری مضطرب تھے، بے چین تھے، جوش و جذبے سے بھرے ہوئے تھے اور خالی ہاتھ محاذ کی طرف جا رہے تھے لیکن فوجی جوانوں نے انہیں یہ کہ کر روک دیا تھا کہ آپ لوگ اپنا اپنا مورچہ سنبھالیں ہم لڑ رہے ہیں اور لڑتے رہیں گے۔۔

ڈاکٹر مسکین علی حجازی

جناب ڈاکٹر مسکین علی حجازی جنگ ستمبر کی یادوں میں جھانکتے ہوئے کہتے ہیں۔

حملہ آوروں کو اپنی کامیابی کا اتنا یقین تھا کہ انہوں نے قلب پاکستان لاہور پر قبضہ کر لینے کی بیرونی ذرائع کو اطلاع دے دی تھی۔ بی بی سی نے دنیا کو خوشگوار حیرت کے ساتھ یہ بتایا تھا کہ بھارتی افواج لاہور پر قابض ہو چکی ہیں۔

اس وقت پاکستان کے محافظ لاہور سے اٹھارہ میل دور آگ اور لوہے کے اس طوفان کو روک چکے تھے جو دنیا کے فوجی ماہرین کی رائے میں رکنا ممکن نہیں تھا سنگ میل پر لاہور۔ ۱۸ میل کے درمیان کسی غازی نے اپنے یا کسی شہید کے خون سے (BLOODY) کا لفظ لکھ دیا اور بتایا کہ لاہور تک پہنچنے کے لیے خون کے اٹھارہ میل چوڑے دریا سے گزرنا ہو گا۔ جلد ہی یہ فاصلہ اور بڑھ گیا کیونکہ پاکستانی فوج نے حملہ آوروں کو پیچھے دھکیل دیا اور جنگ کو دشمن کے علاقے میں لے گئے۔ جب لاہور تک پہنچنے کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہوئی تو چونڈہ کی طرف سے بہت بڑا حملہ کیا گیا اس حملے میں اتنے ٹینک جھونکے گئے کہ فوجی ماہرین کے نزدیک دوسری عالمگیر جنگ میں "العالمین۔ کے معرکہ کی یاد تازہ ہو گئی۔ حملہ آوروں کے ٹینک سمندری لہروں کی طرح بڑھتے رہے مگر ملک کے جانباز محافظوں نے چونڈہ انکا مدفن بنا دیا۔

سمندر کی طرف پیش قدمی کرنے کی کوشش کی گئی اور فضائی حملے بھی ہوئے مگر پاکستان کی فضاؤں اور سمندروں کے محافظوں نے دشمن کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔ جس سیبر طیارے کے ہواباز نے دشمن کے کئی حملہ آور طیارے مار گرائے تھے۔ وہ طیارہ استنبول چوک لاہور میں ایک قابل فخر یادگار کے طور پر موجود ہے۔ پاکستانی بحریہ نے دوارکا پر کاری ضرب لگائی دشمن نے نفسیاتی جنگ کا حربہ آزمایا، اور گمراہ کن پروپیگنڈے کی [illegible]کر دی، اپنا پورا زور لگایا مگر جب کوئی صورت نہ بن آئی تو جنگ بندی کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔

یہ سترہ دن لاہور میں گزرے، جہاں توپوں کی گھن گرج صاف سنائی دیتی تھی۔ رات کو تو آتشیں گولے بھی صاف دکھائی دیتے تھے۔ فضا میں طیاروں کی گڑگڑاہٹ گویا معمول بنی رہی۔ ابتدائی دنوں میں بار بار خطرے کے سائرن بھی بجتے رہے۔ لیکن جنگ کے دنوں میں لاہور زندہ تر ہو گیا تھا۔ ان ایام میں تو جرائم پیشہ لوگوں نے بھی توبہ کر لی تھی۔ قانون شکنی، چوری چکاری کی کوئی معمولی سی واردات نہ ہوئی۔ فیکٹریوں کی پیداوار بڑھ گئی۔ کھیتوں میں زیادہ جانفشانی سے کام ہونے لگا۔ دفتروں میں بد عنوانی عنقا ہو گئی۔ رضاکارانہ طور پر دفاعی فنڈ جمع ہونے لگے۔ وطن کی محبت کے ایسے مظاہرہ دیکھنے میں آتے کہ بایدو شاید، ہر کوئی یہی کہتا تھا کہ ۱۹۴۷ء کے بعد ۱۹۶۴ء تک کے سفر میں جو جذبہ کہیں گم ہو گیا تھا، وہ قوم کو پھر سے مل گیا ہے۔ یہ وہ جذبہ تھا جس نے ایک شاعر کے خواب کو ممکن بنا دیا تھا۔ اس جذبہ نے ادب، صحافت، شاعری، موسیقی، فن سب کچھ پاکستانی بنا دیا۔ ستمبر ۶۵ء میں پاکستان کی فضاؤں میں جو نعرے اور ترانے گونجے، وہ جب بھی گونجیں گے یہ قوم ناممکن کو ممکن بنا دے گی۔

کرنل مسعود احمد (ریٹائرڈ)

آئی ایس پی آر کے سابق ڈائریکٹر کرنل (ریٹائرڈ) مسعود احمد نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بارے میں اپنے تاثرات قلم بند کرتے ہوئے کہا۔

جنگ ستمبر کو تصور میں لاتے ہوئے اس بوڑھی دیہاتی عورت کا اکثر خیال آتا ہے جو اگلے مورچوں پر جانے والے فوجیوں کھانے پینے کی اشیاء پہنچانے کے لیے چھمب کو جانے والے کانوائے روٹ پر کھڑی تھی۔ میں ایک پریس پارٹی کو چھمب جوڑیاں سیکٹر لے کر جا رہا تھا۔ گرد و غبار کے گہرے بادلوں کو چیرتے ہوئے جو بڑی تعداد میں فوجی ٹرکوں کی مسلسل آمدورفت نے تمام راستے میں پھیلا رکھے تھے۔ وہ بڑھیا چنگیری میں روٹیوں کا ڈھیر اور گڑ لئے لپکتی ہوئی ہمارے ٹرک کے پاس پہنچی اور بڑی محبت سے کہا۔ "میرے بچو! میری چنگیر سے بھی کوئی چیز قبول کر لو۔ جب اس نے دیکھا کسی نے اس کی طرف توجہ نہیں دی تو اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "میرے بیٹو! اگر تم کوئی چیز نہیں لیتے تو خدا کے لیے کم از کم میری ان روٹیوں کو اپنے ہاتھ تو لگا دو۔۔ یہ سن کر میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ جب میں نے ذرا جھک کر دو روٹیاں اٹھائیں تو اس بڑھیا کے افسردہ چہرے پر یک لخت طمانیت کی ایک لہر دوڑ گئی۔

وہ بڑھیا ان گنت گمنام اور بے شمار پاکستانی مردوں اور عورتوں میں سے ایک تھی جو اگرچہ محاذ جنگ پر لڑائی میں تو حصہ نہ لے سکے مگر کسی نہ کسی رنگ میں اپنا کردار ادا کر رہے تھے۔ قوم جنگ لڑ رہی تھی اور اس کے بوڑھے اور گھبرو جوان اس میں بڑی ہمت سے بھرپور حصہ لے رہے تھے۔ اگرچہ کہ ابھی تک ہمیں یہ معلوم کرنا باقی تھا کہ عوامی قوت کے اس وسیع سمندر کو ہم مثبت مقاصد میں کس طرح اور کیونکر استعمال کریں۔

دیہات کے لوگوں کو قومی شاہراہوں کے ساتھ ساتھ گارڈ ڈیوٹی انجام دینے کو کس نے کہا تھا؟ پریس پارٹی کو محاذ پر لے جانے کے لئے مجھے اکثر راتوں کو سفر کرنا پڑتا تھا۔ ڈرائیور کبھی ایک سیکنڈ کے کچھ حصے کے لئے گاڑی کی بتیاں روشن کر دیتے تو ارد گرد کی تاریکیوں سے جھٹ شور بلند ہو جاتا اور اسے کہا جاتا کہ وہ بتی فوراً بند کر دے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سڑک کے ایک ایک انچ پر لوگ موجود ہیں اور اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ کسی شخص نے انہیں نہیں کہا تھا کہ وہ اس طرح چوکس رہیں اور کوئی بھی ان کے آپریشنز کی نگرانی کرنے والا نہیں تھا۔ شاید کبھی عوامی جذبات کے ان مظاہروں کی اہمیت ہم پر واضح ہو جائے۔

قاضی احمد سعید

پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے سابق ڈائریکٹر قاضی احمد سعید چھمب جوڑیاں محاذ کا دورہ کرنے والی پریس پارٹی کے رکن تھے۔

انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ "محاذ کے راستے پر فوجی قافلے، ٹینک اور بڑی توپیں آ جا رہی تھیں۔ گرد و غبار اس قدر تھا کہ صحیح دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ہمارے ٹرک آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ آسمان پر جنگی طیاروں کی نقل و حرکت بھی جاری تھی۔ ایسے پرخطر ماحول کے باوجود دیہات کے لوگ بے مثال خود اعتمادی سے اپنے معمول کے کام کاج میں مصروف تھے۔ یہ منظر دیکھ کر ملکی اور غیر ملکی صحافی بے حد حیران ہوئے۔ راستے کے دونوں طرف مرد نوجوان، بوڑھے اور بچے والہانہ انداز میں فوجی جوانوں کا استقبال کر رہے تھے۔ اکثر انہیں شربت اور کھانا وغیرہ پیش کرنے کے لئے بیتاب نظر آتے۔ مائیں اور بہنیں بھی دروازوں کی اوٹ سے وطن کے سجیلے جوانوں کو اپنی دعاؤں کا نذرانہ پیش کر رہی تھیں۔ یہ مناظر دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ دشمن خواہ کتنا ہی اسلحہ اور نفری لے آئے مسلمان قوم کا بچہ بچہ آزادی کے لئے جان لڑا دے

گا۔ میرے ساتھ فوجی ٹرک میں بیٹھے ہوئے غیر ملکی صحافی بار بار کہتے تھے کہ بھارت تم سے رقبہ، آبادی اور اسلحہ میں کئی گنا زیادہ ہے، تم کس طرح اس کا مقابلہ کرو گے؟ میں نے جواب میں صرف اتنا کہا کہ عوام کی ایسی خود اعتمادی اور جان نثاری کا جذبہ تم نے کہیں دیکھا ہے؟ مسلمانوں کا جذبہ ایماں ایسا ہتھیار ہے جس کا ہمارے حریف کے پاس کوئی جواب نہیں۔

پاک فوج کی پیش قدمی روکنے کے لئے بھارتی جنگی طیارے بار بار حملہ آور ہود ہے تھے جن کے باعث صحافیوں کو درختوں تلے پناہ لینا پڑی۔ بھارتی طیاروں نے کوئی ندی کو عبور کرنے والی متعدد گاڑیوں پر راکٹ اور گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ ایک حملے میں پاک فوج کے ایک میجر اور ایک جوان شہید ہو گئے۔ اس سانحے کے بعد مصروف عمل فوجیوں کے حوصلے مزید بلند ہو گئے۔ یوں لگتا تھا کہ خاکی وردی میں ملبوس ہر شخص شہادت کا آرزو مند ہے۔

عبدالسعید قمر

پاکستان پریس انٹر نیشنل کے عبدالسعید قمر کو جنگ ستمبر کے دوران میں چھمب جوڑیاں، کھیم کرن اور سیالکوٹ میں محاذ جنگ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر پاکستان کو لاہور اور سیالکوٹ کی جانب سے خطرات پیش نہ ہوتے تو چھمب کی جانب سے بڑھنے والی فوج اکھنور تک پہنچ کر دم لیتی۔ دشمن کی عددی برتری کی وجہ سے ہمارے فوجی دستوں کو ایک محاذ سے دوسرے محاذ پر تبدیل کرنے کا عمل جنگ کے دوران جاری رہا۔ پاکستانی فوج کی دشمن کے مقابلے میں عددی کمی کا ذکر صدر ایوب خاں نے سیز فائر کے بعد کئی بار کیا۔ چھمب پر ہمارا حملہ پیشہ ورانہ مہارت کا بہترین نمونہ تھا۔ اس کی شدت کا اور کامیابی کا اندازہ بھارتی فوج کے چھوڑے ہوئے سازوسامان سے ہو سکتا ہے جس میں پچیس پونڈ کی توپیں اور ٹینک وغیرہ شامل تھے۔

کلیم عثمانی

پیامِ قائدؒ

یہ وطن تمہارا ہے تم ہو پاسباں اِس کے
یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اِس کے
اِس چمن کے پھولوں پر رنگ و آب تم سے ہے
اِس زمیں کا ہر ذرہ آفتاب تم سے ہے

یہ فضا تمہاری ہے بحر و بر تمہارے ہیں
کہکشاں کے یہ جادے استعارے تمہارے ہیں
اِس چمن میں تم سب ہو برگ و بار کی صورت
یہ وطن مقدس ہے ماں کے پیار کی صورت

ارضِ پاک مرکز ہے قوم کی امیدوں کا
اِس زمیں کی مٹی میں خون ہے شہیدوں کا
دیکھنا گنوا نا مت دولتِ یقیں لوگو
یہ وطن امانت ہے اور تم امیں لوگو

میرِ کارواں ہم تھے روحِ کارواں تم ہو
ہم تو صرف عنواں تھے اصل داستاں تم ہو
تفرقوں کے دروازے خود پہ بند ہی رکھنا
اِس وطن کے پرچم کو سر بلند ہی رکھنا

صدیق القادری
ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل
میگزین بلاول ہاؤس
کراچی میں پیپلز پارٹی
کراچی کے ممتاز رہنما

جناب راشد ربانی
کے ساتھ گفتگو
کرتے ہوئے۔

مسلح افواج کے
بارے میں قائدِاعظم کا

یوم دفاع کے موقع پر بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کے ان خیالات کا ذکر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا جن کا اظہار وہ اپنی مسلح افواج کے بارے میں اکثر و بیشتر کرتے رہتے تھے۔ اگر ہم ان خیالات کا بغور جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ قائداعظم مسلح افواج کے جری سپوتوں کو کس طرح عزیز رکھتے تھے۔ اگرچہ کسی بھی ملک کا دفاع کرنا پوری قوم کی ذمے داری ہوتی ہے لیکن مسلح افواج نے ہمیشہ اپنی مقدس سرحدوں کے محافظوں اور ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد سے لے کر آج تک پاکستان کی مسلح افواج نے تمام تر مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود مادر وطن کا بھرپور دفاع کیا ہے اگرچہ ان تمام معرکوں میں دشمن کو عددی برتری حاصل تھی لیکن انمٹ جذبہ جہاد سے سرشار ہماری مسلح افواج نے وقت کی آواز پر لبیک کہا اور دفاع وطن کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا

قائداعظم محمد علی جناح نے برصغیر جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے لئے ایک علاحدہ وطن قائم کر کے دنیا کی تاریخ میں منفرد مقام حاصل کیا۔ وہ اس بات کو بخوبی سمجھتے تھے کہ پاکستان جیسی نوزائیدہ مملکت کی بقا صرف اسی صورت ممکن ہے جبکہ اس کا دفاع مضبوط ترین ہو۔ ان کا یہ پختہ یقین تھا کہ ان کی حکومت کی اولین ذمے داری یہ ہے کہ پاکستان کو اس قدر مضبوط بنا دیا جائے کہ وہ کسی بھی جارحیت کا موثر جواب دے سکے ۲۱ فروری ۱۹۴۸ء کو پاک فوج کے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ارشاد فرمایا:۔

"یہ قدرت کا اٹل قانون ہے کہ جو بہترین فاتح رہتا ہے باقی مرجاتے ہیں۔ ہمیں ثابت کرنا ہے کہ ہم اپنی حاصل کردہ آزادی کو قائم و دائم رکھنے کے قابل ہیں۔

قائداعظم بنیادی طور پر ایک امن پسند انسان تھے۔ وہ کسی مقصد کے حصول کے لئے تشدد یا جارحیت پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

۱۹۴۸ء کے اوائل میں آرمی کے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری اس سے بڑھ کر اور کوئی خواہش نہیں کہ ہم خود بھی امن کے ساتھ رہیں اور دوسروں کو بھی امن کے ساتھ رہنے دیں اور اپنے ملک کو کسی بیرونی مداخلت کے بغیر اپنے حقوق کے مطابق ترقی سے ہمکنار کریں اور عام آدمی کا معیار زندگی بہتر بنائیں لیکن تنازعات کو روکنے اور بلاامتیاز امن کو یقینی بنانے کے اہل ایک بین الاقوامی ادارے کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی اہلیت پر یقین اور امن کے بارے میں اپنے عہد کے ساتھ رہیں۔ انھیں اس ضرورت کا بھی شدت سے احساس تھا کہ پاکستان کو فوجی اور دفاعی لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا جائے۔ ۲۳ جنوری ۱۹۴۹ء کو بحری جہاز دلاور کے جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا "اقوام متحدہ کا ادارہ خواہ کتنا مضبوط کیوں نہ ہو اپنے ملک کے دفاع کی بنیادی ذمے داری ہم پر عائد ہوگی اور پاکستان کو ہر قسم کی صورت حال اور خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔۔

امن کے ساتھ رہنے کے قابل ناقابل تسخیر دفاعی نظام کی بنیادی اور اہم ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے "دلاور" کے نوجوانوں سے فرمایا "اس بے ثبات دنیا میں کمزور اور دفاع سے محروم اقوام ہمیشہ دوسروں کی جارح نظروں کا لالچ بنی رہتی ہیں۔ ہم امن کی صورت میں بہتر طور پر خدمت کر سکتے ہیں۔ ہم دوسروں کی اس غلط فہمی کا تدارک کریں کہ ہم کمزور ہیں اور ہم کو جارحیت کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ ہم دوسروں کے ان مکروہ عزائم کا اسی وقت تدارک کر سکتے ہیں۔ اگر ہم خود کو اس قدر مضبوط بنا سکیں کہ کوئی ہمارے خلاف جارحیت کا ارتکاب کرنے کی جرات نہ کر سکے۔ یہ وہ فلسفہ تھا جس پر بابائے قوم نے اپنی حیات میں جب بھی مسلح افواج کے ارکان سے بات چیت کی، ہمیشہ اس پر زور دیا۔

آزادی کا تحفظ صرف اسی صورت ممکن ہے کہ وہ لوگ جنہیں اس کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، نظم و ضبط، مکمل وفاداری اپنے فرض سے بے لوث لگن اور جسمانی اہلیت سے پوری طرح مرصع ہوں۔ اور یہی وہ لازمی خوبیاں ہیں جو ایک اچھا سپاہی بننے میں مدد دیتی ہیں۔ ۱۵۔ اکتوبر ۴۷ء کو فوجی افسروں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کوئی شخص ہمیشہ عظیم خوبیوں کے بارے میں نہیں سوچ سکتا۔ اور وہ بلاشبہ بد قسمت انسان ہوگا اگر وہ خوبیوں اور صلاحیتوں کے تجربے میں کھو جائے۔ یہ خوبیاں ہمارے اس ایک واحد جملے میں پنہاں ہیں "اپنی رجمنٹ سے وفاداری اور آپ کے پرچم ایک علامت ہیں اور اس بات کی یاد دلاتے ہیں کہ آپ کی رجمنٹ کا کیا مقصد ہے۔ بعینہ جس طرح آپ کا وجود اپنی قوم کے لئے ہے۔

قائداعظم اپنے خیالات کے لئے زبانی جمع خرچ پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا چند نپے تلے الفاظ میں لیکن پر زور طریقے سے اظہار کیا اور مسلح افواج پر واضح کیا کہ وہ ان میں ہر ایک سے جس بات کی توقع کرتے ہیں، وہ یہ ہے کہ وہ اپنی متعلقہ رجمنٹ اور بلاشبہ اپنی قوم سے وفادار رہیں، ہر موقع پر انہوں نے مسلح افواج کے تینوں بازوؤں کی نہ صرف تعریف کی بلکہ ان کے لئے کچھ رہنما اصول بھی فراہم کئے۔ جب انہوں نے بکتر بند کور کو فوج کا ہراول دستہ قرار دیا اور ماضی کے گھڑسوار دستوں سے اس کا موازنہ کیا تو انہوں نے انکی فوجی اہمیت کا اعتراف کیا۔ انہوں نے کہا کہ صبر و تحمل، بردباری اور ٹکرانے کی قوت ماضی میں گھڑسواروں کے خاص اوصاف تھے۔

رسالپور میں ۳ آرمرڈ بریگیڈ کے ہیڈکوارٹر کے دورے کے دوران انہوں نے افسروں اور جوانوں سے فرمایا کہ کیولری کو کسی

بھی توم کی اعلیٰ ترین کور تصور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے دوسری جنگ عظیم میں اس بریگیڈ کی کامیابیوں اور کارناموں کو سراہا اور یاد دلایا کہ کس طرح اس بریگیڈ نے ۱۴ آرمی کی مانی پور روڈ سے رنگوں کی طرف پیش قدمی میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کے بریگیڈ مشہور ۱۴ آرمی کا جو بیج لگا ہے، آپ کے کارنامے واقعی اس کے اہل ہیں۔ انہوں نے بریگیڈ کی اس لحاظ سے تعریف کی کہ حصول آزادی کے بعد آٹھ ماہ کی مختصر مدت میں کس طرح اس نے اپنے آپ کو منظم کیا۔ حالانکہ اس دوران اسے کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور نہ صرف مشرقی پنجاب اور دوسری ریاستوں میں رکے ہوئے لوگوں کو نکالنا بلکہ اپنی سرحدوں کے اندر امن وامان بھی قائم رکھا، انہوں نے کہا یہ ایک ایسی کامیابی ہے جس کا انحصار بلند حوصلہ، وفاداری اور اپنے فرائض سے بے لوث لگن پر ہے انھوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ بریگیڈ ہمیشہ مشکل ترین فرائض انجام دینے کے لئے خود کو ہمیشہ ہر وقت تیار رکھے گا۔ اسی روز نوشہرہ میں پاکستان آرمڈ کور سنٹر کے افسروں اور جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے بابائے توم نے فرمایا کہ پاکستان کو عملی طور پر بکتر بند کور کے میدان میں بالکل نئے سرے سے تربیت شروع کرنا پڑی۔ انہوں نے فرمایا کہ لازمی امر ہے کہ پاکستان میں ایک ترجیحی ادارہ جلد از جلد قائم کرنے کے اقدامات کئے جائیں تاکہ ریکروٹوں کی بھرتی ہو اور ان کی تربیت بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہے اور مختلف رجمنٹوں کے کورسز بھی جاری رہیں۔ انہیں اس کا بخوبی احساس تھا کہ کسی بھی جنگ کی ملکی افواج میں کیولری کی اہمیت ہے۔ اس لئے انھوں نے فرمایا کہ اس کور میں بہترین افسر اور جوان شامل کئے جائیں لیکن ان کے ترقی کرنے کا دارومدار ان کی تربیت پر منحصر ہے جو فوج کے اس شعبے کے افسروں اور جوانوں کو دی جاتی ہے اور اسی تربیت پر آرمڈ کور کی مجموعی کارکردگی کا انحصار ہے۔

۱۳ اپریل ۱۹۴۸ کو قائد اعظم نے رسالپور اور نوشہرہ میں مسلح افواج کے یونٹوں سے خطاب کرتے ہوئے ایک مصروف دن گزارا۔

رائل پاکستان ائیر فورس اسٹیشن میں اپنی تقریر کے دوران انہوں نے اپنی قیمتی رائے کا اظہار کیا کہ کوئی بھی ملک ایک مضبوط فضائیہ کے بغیر ہمیشہ جارح کی مہم جوئی کا شکار رہے گا۔ انہیں اس حقیقت کا احساس تھا کہ پاکستان کی نوزائیدہ فضائیہ کو سفری جہازوں اور اسلحہ کی کمی کا سامنا ہے۔ انہوں نے فرمایا اگرچہ ان خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ طیارے اور نفری چاہیے ان کی تعداد کتنی کیوں نہ ہو اس وقت تک بیکار ہیں اگر فضائیہ میں جذبہ اور نظم و ضبط کا فقدان ہو۔ انہوں نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ نظم و ضبط اور خود انحصاری کی بدولت پاکستان فضائیہ پاکستان کے شایان شان ہو سکتی ہے۔

انھیں بحریہ کی اہمیت کا بھی از حد احساس تھا اور چاہتے تھے کہ پاکستانی بحریہ یہ جان لے کہ اسے دفاع وطن میں ایک بڑا اہم کردار ادا کرنا ہے۔ انہوں نے بحریہ کو یاد دلایا کہ ان کا مرکز کراچی میں واقع ہے جو کہ نہ صرف مغربی پاکستان میں داخل ہونے کا راستہ ہے بلکہ دوسری اقوام کے جہاز بھی یہاں لنگر انداز ہوتے ہیں علاوہ ازیں یہ شہر مشرق سے مغرب تک فضائی راستہ بھی ہے۔ انہوں نے کہا پورے کرہ ارض کے لوگ کراچی سے گزر کے جاتے ہیں اور ساری دنیا کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے طرز عمل سے پاکستان کو کبھی نادم نہیں ہونے دیں گے بلکہ آپ اپنی سروس کی اعلیٰ روایات کو قائم رکھتے ہوئے پاکستان کو دنیا کی عظیم قوموں میں شمار ہونے کا اعزاز برقرار رکھیں گے

بابائے قوم اپنے نوزائیدہ ملک کی مسلح افواج پر کس قدر اعتماد رکھتے تھے اس کا اندازہ ان کے ان الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے جو انہوں نے لڑاکا افواج سے خطاب کرتے ہوئے کہے۔ انھوں نے فرمایا "جب بھی آپ کو مادر وطن کے دفاع اور قوم کی سلامتی اور حفاظت کے لئے پکارا جائے گا تو آپ اسلاف کی دیرینہ روایات کو قائم رکھیں گے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ آپ پاکستان کا جھنڈا بلند رکھیں گے۔ اور ایک عظیم قوم کی حیثیت سے اپنی عزت و وقار کو قائم و دائم رکھیں گے۔"

قائد اعظم مسلح افواج سے صرف دفاع وطن کے فریضے کے متقاضی نہ تھے بلکہ وہ محسوس کرتے تھے کہ ان کی ایک مقدس اور اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے اس خطہ زمین پر اسلامی جمہوریت کے فروغ، اسلامی، سماجی انصاف اور مساوات انسانی جیسی قدروں کے پاسبان ثابت ہوں۔

آزادی سے پہلے بھی قائد اعظم مسلح افواج کے بارے میں ایسے ہی خیالات رکھتے تھے۔ یہاں یہ ذکر کرنا بے جانہ ہوگا کہ انہوں نے اپنی جوانی کے ایام میں نہ صرف دفاعی افواج کو منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا بلکہ اس ضمن میں برٹش انڈین کورر جمنٹ کی طرف سے قائم کی جانے والی ذیلی کمیٹی کے صدر کے حیثیت سے بھی کام کیا۔

قائد اعظم دفاع وطن اور مسلح افواج سے متعلق صرف ایک فلسفے کے حامی نہ تھے۔ انھوں نے اس فلسفے کو حقیقت کا روپ بھی دیا انہیں اللہ تعالیٰ نے ایسی بصیرت سے سرفراز فرمایا تھا کہ انھوں نے ٹھیک وقت پر ٹھیک فیصلے کئے۔ بابائے قوم جانتے تھے کہ پاکستان متعصب ہندوؤں اور غیر ہمدرد انگریزوں سے چھینا گیا تھا اس لئے انہوں نے اسکے دفاع کو مضبوط بنانے کو ہر بات پر ترجیح دی۔ بد قسمتی سے موت کے ظالم ہاتھوں نے پاکستان قائم ہونے کے صرف ایک سال بعد ہی انھیں ہم سے چھین لیا اور اپنے اس مشن یعنی دفاع کو پورا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے جو کہ ہمارے ملک کی بقا کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

بابائے قوم کے یہ افکار مسلح افواج کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہماری افواج ان افکار کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں اور قوم کو ان سے جو توقعات وابستہ ہیں وہ ان پر ہمیشہ پوری اتریں گی

پاک بھارت جنگ

پاکستان کی مسلح افواج عالمی پریس کی نظر میں

۔۔ دشمن (پاکستان) جس تیز رفتاری اور غیض و غضب سے تمام محاذوں پر لڑ رہا ہے، اس صورت حال کے پیش نظر بھارت کی تمام فوج کو پاکستانی علاقے میں پیشقدمی کرنا ہرگز آسان نہیں ہے۔

"ٹائمز آف انڈیا۔ بمبئی ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء

اس قوم کو کون شکست دے سکتا ہے جو موت سے کھیلنا جانتی ہو۔ مجھے پاک بھارت جنگ کے بارے میں شاید کچھ یاد رہے یا نہ رہے لیکن میں اس فوجی افسر کی مسکراہٹ کبھی نہیں بھول سکتا جس کی مسکراہٹ نے مجھ پر یہ عیاں کر دیا کہ پاکستانی جوان کس قدر نڈر اور بہادر ہیں۔

پاکستان فوج کے جوانوں سے لے کر جنرل آفیسر کمانڈنگ تک تمام افراد آگ کے شعلوں سے اس طرح کھیل رہے تھے جس طرح بچے گلیوں میں گولیاں (بنٹے) کھیلتے ہیں۔ میں نے جنرل آفیسر کمانڈنگ سے سوال کیا کہ تعداد میں کم ہونے کے باوجود آپ بھارت والوں پر کس طرح قابو پاسکتے ہیں؟۔ اس نے مسکراہٹ کے ساتھ میری طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "اگر حوصلہ، عزم، بہادری اور حب الوطنی کے عناصر کو خریدا جاسکتا تو بھارت امریکی امداد کے ساتھ ان عناصر کو حاصل کر سکتا تھا۔

لوئس کرن ٹائم میگزین ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء

۔۔ پاکستانی فوجیوں سے مقابلہ کرنے والی پہلی بھارتی رجمنٹ جم کر مقابلہ نہ کر سکی۔ اور بھارت فوجی اپنا تمام سازوسامان، توپ خانہ، سپلائز دیگر سامان رسد اور اپنے اضافی کپڑے تک چھوڑ کر بھاگ گئے۔

"ٹاپ آف نیوز واشنگٹن ۶ - ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء

۔۔ بھارت ایک فیصلہ کن کاروائی کے

پاکستانی فوج مختصر مگر اعلیٰ! تربیت یافتہ ہے

لیے بھاری بکتر بند جمعیت کے ساتھ آیا تھا لیکن پاکستان کی مسلح افواج ایک سیسہ پلائی دیوار بن گئیں اور دشمن کو زبردست نقصان پہنچایا

"دی انڈونیشین ہیرالڈ ۱۵ ۱۹۶۵ء

ہر درخت کے نیچے ایک یا دو جیپ چھپائی گئی تھیں جو کہ بزوکا راکٹوں سے لیس تھیں۔ دریں اثنا میدان جنگ سے واپس ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر پہنچنے والے پاکستانی فوجیوں نے بلند آواز سے فتح کا نعرہ لگایا۔

فضائی جنگ میں دونوں ممالک کی فوجوں میں وہی تناسب تھا جو زمینی جنگ میں تھا۔ بھارت جو عددی برتری حاصل تھی اور پاکستان کو صلاحیت۔ بیشتر فوجی مبصرین کا خیال ہے کہ لڑائی توقع کے مطابق لڑی گئی۔ مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان کی مختصر لیکن اعلیٰ تربیت یافتہ فوج بھارتی فوج کی نسبت کئی گنا صلاحیت رکھتی ہے۔

(دی ویکلی، ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء)

نشانِ حیدر
پانے والے
قوم کے
ہیرو!

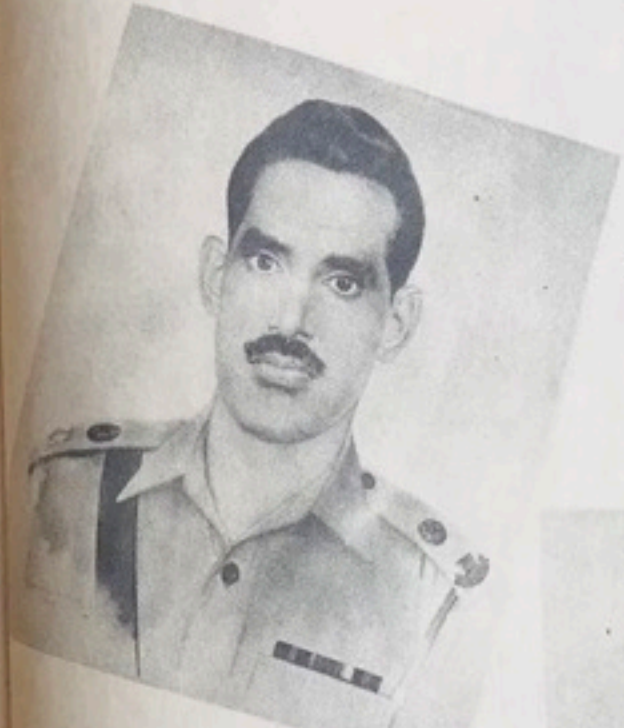

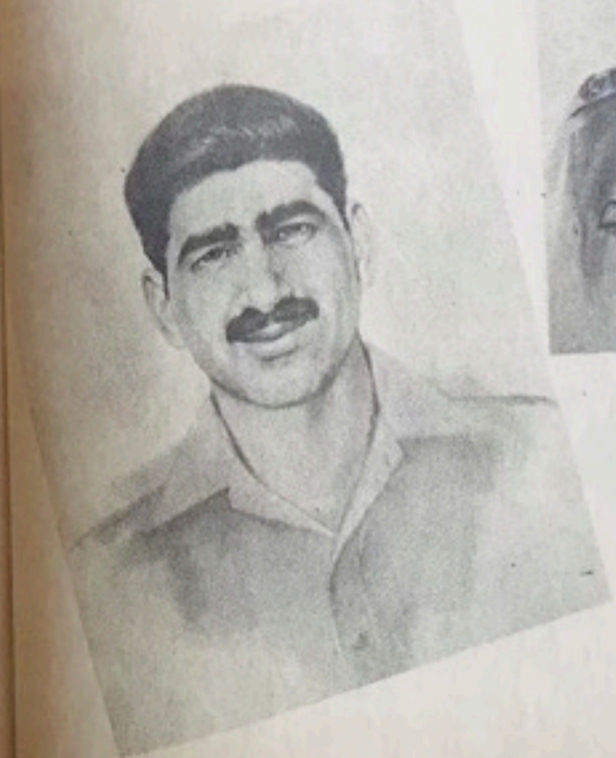

جنگ ستمبر میں وطن کا دفاع کرنے والے اس شہید کا تذکرہ جس نے اپنے لہو سے فرض شناسی اور سرفروشی کی داستان رقم کی۔

میجر عزیز بھٹی شہید

"آرام کا تعلق جسم سے نہیں، احساسات سے ہوتا ہے۔ محاذ سے واپسی میرے لیے عذاب ہوگی"

نشان حیدر پاکستان کا اعلیٰ ترین فوجی اعزاز ہے جو بلاتفریق عہدہ ہر اس شخص کو دیا جاتا ہے جو انتہائی پر خطر حالات میں زمین، سمندر یا فضا میں دشمن کے خلاف فرض شناسی، بہادری اور شجاعت کا اعلیٰ ترین کارنامہ انجام دے۔

نشان حیدر پانچ کونوں والے ستارے کی شکل کا ہوتا ہے جس کے اندرونی دائرے میں چاند اور ستارہ ہیرے کا ہوتا ہے، باقی تمغہ توپ کی دھات کا بنا ہوا ہوتا ہے اور فیتہ سبز ریشمی کپڑے سے تیار کیا جاتا ہے جس کی چوڑائی ڈیڑھ انچ ہوتی ہے۔ تمغے کی پشت پر نشان حیدر پانے والے کا

"وردی اور کفن اپنا ہی سجتا ہے۔"

نام، پرسنل نمبر، مقام اور تاریخ شہادت کندہ ہوتی ہے۔ ملک کا یہ سب سے بڑا فوجی اعزاز حاصل کرنے والے یا اس کے ورثا کو پچاس ہزار روپے نقد یا پچھتر ایکڑ زمین دی جاتی ہے۔ کمیشنڈ افسروں کے علاوہ نشان حیدر پانے والوں کو ماہانہ نشان حیدر الاؤنس بھی دیا جاتا ہے۔

قیام پاکستان سے اب تک یہ اعلیٰ ترین فوجی اعزاز وطن عزیز کے لیے شہید ہونے والے جن افراد کو مل چکا ہے، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں

۱۔ کیپٹن محمد سرور شہید
۲۔ میجر طفیل محمد شہید
۳۔ میجر عزیز بھٹی شہید
۴۔ پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید
۵۔ سوار محمد حسین شہید
۶۔ میجر شبیر شریف شہید
۷۔ میجر محمد اکرم شہید
۸۔ لانس نائک محمد محفوظ شہید

یوں تو ارض وطن کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ دینے والے سبھی شہدا خراج تحسین و عقیدت کے مستحق ہیں اور قوم ان کی عظمتوں کو ہمیشہ سلام کرتی رہے گی مگر جنگ ستمبر کے حوالے سے ہم اس دعا کے ساتھ میجر عزیز بھٹی شہید کے حالات زندگی مختصر طور پر پیش کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں بالخصوص طلبا کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گجرات سے بھمبر جانے والے راستے کے بائیں جانب ایک چھوٹا سا گاؤں "لادیاں" واقع ہے۔ یہی گاؤں میجر عزیز بھٹی شہید کے آباؤ اجداد کا مسکن ہے۔ ان کے والد عبداللہ بھی اسی گاؤں سے حصول رزق کے لیے ہانگ کانگ گئے تھے۔ یہ ۱۹۱۱ء کی بات ہے وہ وہاں نیول پولس میں بھرتی ہوگئے مگر یہ ملازمت انھیں پسند نہ آئی تو انھوں نے ایک آدمی کے ساتھ مل کر ہندوستانی بچوں کے لیے پرائیویٹ اسکول کھول لیا۔ میجر عزیز بھٹی یہیں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی تاریخ پیدائش ۶ اگست ۱۹۲۳ء ہے۔ انھوں نے میٹرک تک وہیں تعلیم پائی۔

قیام پاکستان کے بعد ۴۸ء میں انھوں نے فوج میں کمیشن کے لیے درخواست دی اور پہلے پی ایم اے لانگ کورس کے لیے منتخب ہوگئے۔ فروری ۱۹۵۰ء کو ان کی پاسنگ آؤٹ پریڈ ہوئی جس میں انہوں نے شمشیر اعزاز اور نارمن گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اس پریڈ کے مہمان خصوصی پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان تھے۔

۶ ستمبر ۶۵ء کو جب بھارت نے لاہور پر حملہ کیا، میجر عزیز بھٹی کمانڈنگ آفیسر کی حیثیت سے برطانیہ کی امپیریل ڈیفنس ٹیم کو لاہور کے تاریخی مقامات کی سیر کرانے والے تھے مگر جونہی حملے کی خبر ملی وہ فوراً ہی تاریخی سیر کے

کنارے واقع اپنی کمپنی پہنچ گئے۔ انھوں نے نہر کے مشرقی کنارے اپنی کمپنی کا ہیڈ کوارٹر قائم کیا اور جان کی پرواہ کیے بغیر دشمن کے ٹینکوں

> مجھے ان کی یاد آتی ہے
> تو ان کے کارنامے یاد
> کرتے لگتی ہوں، پھر آپ
> ہی آپ میرا ذاتی غم گہرے دل
> کی اتھاہ گہرائیوں میں
> دفن ہو جاتا ہے
>
> بیوہ میجر عزیز بھٹی
> شہید، نشان حیدر

اور انفینٹری کے حملے ناکام بناتے رہے۔ ان کے عقب میں نہر بی آر بی کا پل اڑا دیا گیا تھا اور انھیں بھی یہ ہدایت دی گئی تھی کہ وہ اپنی کمپنی کے ساتھ پیچھے آجائیں۔ ۱۰ ستمبر کو تمام جوانوں کو پیچھے بھیجنے کے بعد انھوں نے ایک ایسی کشتی کے ذریعے نہر عبور کی جس میں دشمن کی بمباری

کے باعث سوراخ ہو چکا تھا اور ایک جوان پاس میں بھر جانے والا پانی نکالتا رہا تھا

ان کے کمانڈنگ آفیسر کرنل محمد ابراہیم قریشی نے انہیں آرام کا مشورہ دیا تھا لیکن انھوں نے اپنے جوانوں کو چھوڑنا پسند نہ کیا ۱۱ ستمبر کو ایک کانفرنس کے بہانے انھیں پیچھے بلا لیا گیا جب وہ بٹالین ہیڈ کوارٹر پہنچے تو مسلسل ۱۲۰ گھنٹے جاگنے کے باعث ان کی آنکھیں سرخ اور متورم ہو چکی تھیں لیکن جب انھیں یہ معلوم ہوا کہ ان کو آرام کی غرض سے بلوایا گیا ہے تو انھوں نے کرنل قریشی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا "آرام کا تعلق جسم سے نہیں احساسات سے ہوتا ہے۔ محاذ سے واپسی میرے لیے عذاب ہوگی وہ اس یقین کے ساتھ محاذ پر معرکہ آرا تھے کہ لاہور کے لیے نہیں بلکہ اسلام کی خاطر برسرپیکار ہیں۔

۱۲ ستمبر کو جب اجالے میں اندھیرے کی آمیزش شامل تھی، میجر عزیز بھٹی نہر کے کنارے سے نیچے اترے، وضو کیا، نماز پڑھی پھر گرم پانی سے سر اور منہ دھویا اور کئی روز کے بعد کنگھی کی۔ ۶ ستمبر سے انھوں نے اپنی وردی بھی تبدیل نہیں کی تھی۔ انھوں نے دوسری وردی لانے کو کہا۔ دوسری وردی آئی تو پتا چلا کہ وہ ان کی نہیں ہے اور ایک آفیسر نے اپنی وردی انھیں بھجوائی ہے۔ اس پر انھوں نے کہا "وردی اور کفن اپنا ہی سجتا ہے۔

طلوع آفتاب کے بعد جب انھیں نہر کے پار دشمن کے ٹینک حرکت کرتے ہوئے نظر آئے تو انھوں نے اپنے توپ خانے سے ان پر

فائر شروع کر دیا۔ اسی دوران میں ایک گولہ ان کے سینے کو چیرتا ہوا پھیپھڑوں کے آر پار ہو گیا۔ یوں وطن عزیز کے جیالے نے داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور اپنے لہو سے وہ داستان رقم کر گیا جو ہر محب وطن کو فرض شناسی کا درس دیتی رہے گی

پاک چین دوستی۔ زندہ باد

巴中友谊万岁

Heartiest Felicitations
to the people and the government of
CHINA
on the occasion of their
NATIONAL DAY

Pakistan General Traders
Marriot Road, Karachi. Phone 220440 Telex 25168 PGT PK

جنگ ستمبر میں شہید ہونیوالے شیر دل شاہین

دو ہوابازوں کی داستان

وہ ابھی ابتدائی جماعتوں میں تعلیم حاصل کر رہا تھا کہ اس نے بڑا ہو کر فوجی پائلٹ بننے کے خواب دیکھنا شروع کر دیے تھے۔ جب اسے یہ بتایا گیا کہ پائلٹ بننے کے لیے شاندار نمبروں سے امتحان پاس کرنا ضروری ہیں تو اس نے ساری توجہ اپنی تعلیم پر مرکوز کر دی اور شاندار نمبروں سے امتحان پاس کرتا رہا۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس نے ۱۹۵۱ میں پاک فضائیہ کے ایک ریکروٹنگ آفس میں درخواست دے دی اور تمام ضروری ٹیسٹ بھی کامیابی سے پاس کر لیے مگر میڈیکل ٹیسٹ میں اسے ناموزوں قرار دے دیا گیا۔ اس نے ریکروٹنگ آفیسر سے وجہ پوچھی تو اسے بتایا گیا "تمھاری ایک ٹانگ دوسری سے چھوٹی ہے۔۔

وہ اس بات سے مایوس نہ ہوا۔ اس نے اپیلیں دائر کیں اور بالآخر اپنی لگن میں کامیاب ہو گیا۔ تربیت کے دوران میں اس نے اپنے انسٹرکٹرز پر ثابت کر دیا کہ اس میں بہترین ہوا باز بننے کی صلاحیتیں ہیں۔ چنانچہ ہوا بازی کے امتحان میں بھی وہ شاندار طریقے سے کامیاب ہوا اور پاک فضائیہ کا پائلٹ بن گیا۔ اس ہوا باز کا نام علاؤالدین تھا جسے اس کے دوست "بچ" کہا کرتے تھے

۱۹۶۵ کی جنگ ستمبر میں علاؤالدین اسکواڈرن لیڈر بن چکے تھے۔ ان کی سربراہی میں بیس مہمیں روانہ کی گئیں۔ وہ ہر مہم میں کامیاب و کامران ہوئے چنانچہ ہر پائلٹ کی یہ خواہش ہوتی

کہ وہ ان کی کمان میں دشمن پر حملہ کرے۔ ایک روز یہ اطلاع ملی کہ گرداس پور سے پٹھان کوٹ کے لیے ایک ایسی ٹرین روانہ ہونے والی ہے جو جدید ترین اسلحے اور گولہ بارود سے لدی ہوئی ہے۔ اس ٹرین کو اڑانے کا فرض علاؤالدین کو سونپا گیا۔ وہ تین ساتھیوں کے ہمراہ گورداسپور کی طرف روانہ ہو گئے۔

وہ دردمند دل رکھنے والے بہادر انسان تھے لہٰذا ان کی کوشش بھی یہی ہوتی تھی کہ کسی حملے میں شہریوں اور ان کی املاک کو نقصان نہ پہنچے۔ آج بھی گرداس پور ریلوے لائن پر پہنچنے کے بعد جب انھیں ایک ٹرین دکھائی دی تو انھوں نے اپنے ساتھیوں کو حملہ کرنے سے

روک دیا اور جہاز کو غوطہ دے نیچی پرواز کرتے ہوئے ٹرین کا جائزہ لیا کہ وہ پسنجر ٹرین تو نہیں؟ وہ واقعی مسافر گاڑی تھی۔ انھوں نے اپنا طیارہ پھر فضا میں بلند کیا اور مطلوبہ ٹرین کو تلاش کرنے لگے جو انھیں مارشلنگ یارڈ کے قریب دکھائی دے گئی۔ انھوں نے اس ٹرین کا بھی بطور جائزہ لیا اور پھر فائرنگ شروع کر دی۔ ٹرین پر لدے گولہ بارود میں خوفناک دھماکا ہوا اور آسمان پر دھوئیں کا سیاہ بادل چھا گیا۔ اب انھوں نے ریڈیو پر ساتھیوں کو بھی حملے کا حکم دیا اور دوسری مرتبہ غوطہ لگا کر راکٹ اور اے پی آئی

گولیاں چلائیں تو ویگنوں میں دھماکے ہونے لگے اور فولادی سازوسامان کے ٹکڑے فضا میں بکھر گئے۔ علاؤالدین نے اپنا طیارہ اوپر اٹھایا مگر دہکتے ہوئے کچھ فولادی ٹکڑے ان کے سیبر طیارے سے بھی ٹکرائے۔ طیارے کو جھٹکا لگا۔ انھوں نے طیارے کا جائزہ لیا تو ہر چیز انھیں درست معلوم ہوئی۔ وہ پھر حملے کے لیے پر تولنے لگے انھوں نے اپنا طیارہ بلند کر کے اپنی تباہ کاری کا منظر دیکھا۔ صرف ٹرین ہی سے نہیں بلکہ مارشلنگ یارڈ کی کچھ عمارتوں سے بھی دھواں اٹھ رہا تھا۔ انھوں نے ریڈیو پر ساتھیوں کو بتایا "دھوئیں کی وجہ سے مجھے کچھ نظر نہیں آرہا۔ ممکن ہے کہ ٹرین کے کچھ ویگن بچ گئے ہوں۔۔

یہ بتا کر انھوں نے پھر طیارے کو غوطہ دیا اور دھوئیں کے بادلوں میں پہنچ گئے مگر انھیں کچھ نظر نہ آیا تو انھوں نے دوبارہ غوطہ لگا اور جلتی ہوئی ٹرین سے چند فٹ بلندی پر رہ گئے۔ اب انھیں بچے ہوئے ویگن دکھائی دے گئے۔ انھوں نے طیارہ بلند کیا اور راکٹوں سے ان ویگنوں کو نشانہ بنا دیا۔ ویگن ہولناک دھماکوں کے ساتھ پھٹ گئے اور بارود کی لہر اتنی تیزی سے اٹھی کہ زیادہ بلندی پر ان کے ساتھیوں کے طیارے بھی تھرتھرا گئے۔

علاؤالدین نے اپنا مشن پورا کر لیا تھا

دو ہوابازوں کی داستان

مگر اس مشن کی تکمیل میں ان کے طیارے کو اڑتے ہوئے فولادی ملبے سے نقصان پہنچا تھا اور کاک پٹ میں دھواں بھر گیا تھا۔ انھوں نے اپنے طیارے کا رخ پاکستان کی طرف موڑا اور ریڈیو پر اپنی فارمیشن کو بتایا "میرے کاک پٹ میں دھواں بھر گیا ہے۔۔ پھر کچھ دیر بعد انھوں نے کہا "اب سب کچھ ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔ مگر یہ اس شہید کے آخری الفاظ تھے۔

پاک فضائیہ کا یہ شیر دل ہوا باز شہید ہو کر قوم کا سر بلند کر گیا تھا۔ اس کارنامے پر انھیں ہلال جرات دیا گیا۔

سرفراز رفیقی شہید

جنگ ستمبر کا پہلا فضائی معرکہ چھمب جوڑیاں سیکٹر میں ہوا تھا۔ اسکواڈرن لیڈر سرفراز رفیقی معمول کی پرواز پر تھے کہ انھیں ریڈیو پر بتایا گیا "دشمن کے طیارے ہمارے علاقے میں گھس آئے ہیں۔" یہ پیغام ملتے ہی انھوں نے طیارے کا رخ اس طرف موڑ دیا جدھر دشمن طیاروں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ جلد ہی انھیں چار دیا گیا۔ وہ تین سیبر بمباروں کے ساتھ اپنے مشن پر روانہ ہو گئے۔ اگرچہ اس وقت موسم سازگار نہ تھا مگر وہ اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے ہدف تک لے آئے۔ اتنے میں دو ہنٹر طیارے ان پر حملہ آور ہوئے مگر ان کی قیادت میں ساتھیوں نے انھیں تباہ کر دیا۔ ابھی وہ ان سے نمٹے ہی تھے کہ ان کے ساتھیوں نے بتایا کہ دائیں اور بائیں جانب سے درجنوں ہنٹر ان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ رفیقی شہید نے قہقہہ لگاتے خطرناک فیصلہ کر لیا۔ انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا "میری گنیں جام ہو گئی ہیں تم قیادت سنبھالو۔ میں تمھیں کور دوں گا۔"

اس ہدایت کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھیوں کے عقب میں آ گئے۔ ان کے ساتھی نے رفیقی شہید کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اس ہنٹر کو تباہ کر دیا لیکن اب وہ بری طرح سے دشمن کے گھیرے میں آچکے تھے۔ اس کے باوجود انھوں نے دو اور ہنٹر تباہ کر دیے۔ اس دوران میں دشمن کو بھی یہ اندازہ ہو گیا کہ رفیقی شہید کے طیارے میں کوئی خرابی ہے۔ رفیقی شہید نے اپنے ساتھیوں کو واپس جانے کی ہدایت کی کیونکہ طیاروں کا ایندھن ختم ہونے والا تھا اور وہ اپنے مشن میں بھی کامیاب ہو چکے تھے۔ واپس جاتے ہوئے دشمن کے پانچ چھ طیارے رفیقی شہید کے طیارے پر جھپٹے جس کی گنیں جام

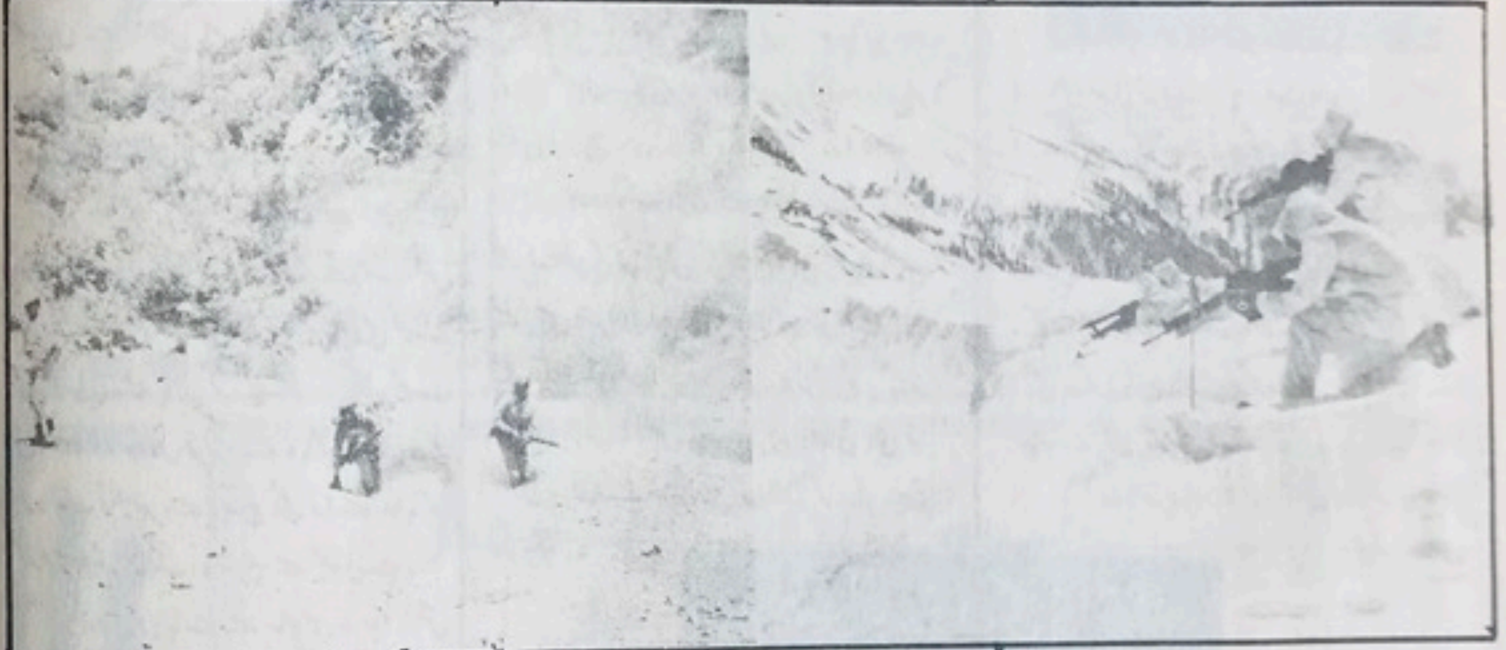

ہو چکی تھیں۔ وہ طیارے سے کود کر اپنی جان بچا سکتے تھے مگر انھوں نے بڑا اہم اور دلیرانہ فیصلہ کیا جو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انھوں نے اپنا طیارہ اینٹی ایئر کرافٹ توپوں پر گرا دیا۔ وہ خود تو شہید ہو گئے مگر انھوں نے دشمن کے دفاعی انتظام کا بیڑا غرق کر دیا۔

سرفراز رفیقی شہید پاک فوج کے واحد شہید ہیں جنھیں بہ یک وقت ستارہ جرات اور ہلال جرات کے اعزاز دیے گئے۔ وہ ایک روایت بن کر ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

ہوئے کہا "تم لوگ عقب سے میری حفاظت کرو ان سے میں خود نمٹ لوں گا۔"

ان کے دونوں ساتھی گھوم کر اپنے لیڈر کے عقب میں آ گئے۔ دشمن کا ایک ہنٹر جونہی رفیقی شہید کی زد میں آیا، انھوں نے فوراً فائرنگ بٹن دبا دیا مگر گن خاموش رہی۔ انھوں نے دوبارہ بٹن دبایا مگر گن نے اب بھی گولیاں نہ اگلیں تو وہ سمجھ گئے کہ کسی تکنیکی خرابی کے باعث گن جام ہو گئی ہے۔ گنوں کی کارکردگی سے محروم ہو جانے پر وہ پلٹ کر واپس آسکتے تھے مگر انھوں نے فرار ہو کر جان بچانے کی بجائے ایک انتہائی

دو بمباز طیارے پرواز کرتے دکھائی دے گئے۔ پاک فضائیہ کا یہ شہباز اپنے ہیڈکوارٹرز سے مدد مانگنے کی بجائے ان طیاروں کی طرف جھپٹا اور دونوں اطراف کے فوجی افسروں نے دوربینوں کے ذریعے فضائی تاریخ کی وہ حیرت انگیز لڑائی دیکھی جس کی مثال نہیں ملتی۔

سرفراز رفیقی شہید نے دشمن کے چاروں طیاروں کو فضا ہی میں تباہ کرنے کے بعد ان کا بھانڈا کالا بازی کا ٹی اور سرخرو واپس آ گئے۔

۶ ستمبر کو انھیں جالندھر سے ۴۰ میل دور مشہور فضائی اڈے ہلواڑہ پر حملہ کرنے کا حکم

ٹینڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ریلویز ملتان کو پاکستان ریلوے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے پاکستان ریلوے کمپوزٹ ریٹ شیڈول/۱۹۹۰ء کی بنیاد پر سربمہر ٹینڈر درکار ہیں

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	رقم سیکورٹی	عرصہ تکمیل
۱۔ اسسٹنٹ انجینئر کے سیکشن کے کلاس III کے کوارٹروں کی توسیع (IMPOOREMENT) بمقام ڈیرہ غازیخاں	۱،۰۰،۰۰۰/- روپے	۲۰۰۰/- روپے	ایک ماہ

ٹینڈر کے کاغذات ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلویز ملتان آفس (ورکس اکاؤنٹس برانچ) ۵۰۰ روپے (ناقابلِ واپسی) کے عوض فی سیٹ کے حساب سے سیکورٹی ڈیپازٹ رسید دکھا کر جو کہ کال ڈیپازٹ کی شکل میں کسی بھی شیڈول بنک سے حاصل کردہ ہو یا بینکرز گارنٹی بانڈ جس پر باقاعدہ نمبر اور زونل آفس سے دستخط ہوں اور ایک سال کیلئے ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۰ء ۴ بجے تک قابلِ عمل ہو وصول کیئے جاسکتے ہیں۔

ٹینڈر ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پاکستان ریلویز ملتان کے دفتر پر ۱۶-۱۰-۹۰ دوپہر ۴ بجے تک وصول کیئے جائیں گے اور وہیں پر موجود رہنے کے خواہشمند ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

تفصیلی ٹینڈر ورکس اکاؤنٹس برانچ سے حاصل کیئے جاسکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ / پی ادملتان

پی آئی ڈی لاہور نمبر ۱۵۰۱

پاکستان ریلویز

ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور (کیرج فیکٹری / پرچیز)

ڈپٹی چیف کنٹرولر پرچیز / سی۔ ایف / پاکستان ریلویز ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کو سی اینڈ ایف کراچی کی بنیاد پر مندرجہ ذیل ٹینڈر کی کوٹیشنز درکار ہیں۔

اشتہار ٹینڈر نمبر ۶۶۶۔/۷۰/CF برائے سٹمپنگ ڈائی بلاک اور ڈیکوریٹ بلاک تعداد اشیاء ۱عدد

تاریخ ٹینڈر فروخت	۵ اکتوبر ۱۹۹۰ء تا ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء
ٹینڈر کھلنے کی تاریخ	۱۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء
ٹینڈر کی قیمت	۵۰/۔ روپے (ناقابل واپسی)

ٹینڈر فارم ڈپٹی چیف کنٹرولر پرچیز / سی ایف / پاکستان ریلویز۔ ہیڈ کوارٹرز آفس شاہراہ عبدالحمید بن بادیس لاہور سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈپٹی چیف کنٹرولر سٹورز / انسپکشن / پاکستان ریلویز رتی لائینز کراچی (کینٹ) اور ڈپٹی چیف ٹکنیکل انجینئر / کیرج فیکٹری / پاکستان ریلویز اسلام آباد سے تمام کام کے دنوں میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

عبدالمجید انصاری

ڈپٹی چیف کنٹرولر پرچیز / سی۔ ایف

پاکستان ریلویز ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

پی آئی ڈی / لاہور نمبر ۱۰۳۴

۱۱ ستمبر کا ایک شہید

کیپٹن حمید اللہ سنبل شہید ایک دلیر افسر ہی نہیں، بہترین طالب علم بھی تھے طلبا برادری کے لیے ایک روشن مثال

۱۱ ستمبر قائد اعظم کا یوم وفات ہے۔

ستمبر ۶۵ کی اس تاریخ کو جنگ ستمبر میں داد شجاعت دینے والے کیپٹن حمید اللہ سنبل نے بھی ۱۱ ستمبر کو جام شہادت نوش کیا تھا۔

کیپٹن حمید اللہ سنبل ایک دلیر افسر ہی نہیں، بہت ذہین طالب علم بھی تھے۔ وہ ۱۶ فروری ۱۹۳۴ کو میانوالی میں پیدا ہوئے، میٹرک تک تعلیم یہیں حاصل کی، پھر لاہور سے شاندار نمبر لے کر ایف ایس سی کیا اور ابھی بی ایس سی کر ہی رہے تھے کہ انھیں فوج میں کمیشن مل گیا، ۱۹۶۳ میں فوجی افسروں کا ایک گروپ پیشہ ورانہ مہارت حاصل کرنے کے لیے امریکہ گیا۔ کیپٹن حمید اللہ بھی ان میں سے ایک تھے۔ انھیں فورٹ سِل کے مواصلاتی اسکول میں تربیت حاصل کرنا تھی۔ یہاں بھی انھوں نے ایک طالب علم کی حیثیت سے بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تو امریکہ کے متعدد اخبارات میں ان کی تصویریں شائع ہوئیں۔ ایک اخبار کی تصویر کے نیچے لکھا تھا۔

"پاکستان آرمی کے توپ خانے کے کیپٹن حمید اللہ سنبل جو فورٹ اسکول کے طالب علم ہیں اور جنھوں نے اسکول کے اساتذہ و افسران کو اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کا معترف بنا دیا ہے۔

کیپٹن حمید اللہ سنبل کو بہترین نتائج حاصل کرنے پر امریکی حکومت کی طرف سے تعریفی سرٹیفکیٹ بھی دیا گیا تھا۔

جنگ ستمبر میں کیپٹن حمید اللہ سنبل کو سیالکوٹ بھیجا گیا جہاں دشمن سب سے بڑا حملہ کرنے والا تھا (دنیا بھر میں ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ اس سیکٹر میں لڑی گئی تھی)۔ پاکستانی

> دشمن افسر کا خیال تھا کہ اس کے ساتھ بہیمانہ سلوک کیا جائے گا مگر انھوں نے اس کی مہمان نوازی کی

فوج کی روایت ہے کہ اس کے افسر اپنے جوانوں کے دوش بدوش اگلے مورچوں پر لڑتے ہیں۔ کیپٹن حمید اللہ نے بھی اسی روایت پر عمل کیا تھا۔ ان کی کمپنی جسٹر پل کے قریب متعین تھی۔ انھوں نے اپنی توپیں کیموفلاج کر لیں اور خود چھپتے چھپاتے دشمن کے مورچوں کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ یہ بہت خطرناک اقدام تھا مگر انھوں نے اپنی جان کی پروا نہ کی اور اپنے توپ خانے کو ہدایت دیتے ہوئے ایسی مؤثر گولہ باری کروائی کہ دشمنوں کے مورچے تہس نہس ہو کر رہ گئے اور وہ وہاں سے پسپا ہو گیا۔ پاکستانی جانبازوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے نہ صرف جسٹر پل چھین لیا بلکہ یلغار کرتے ہوئے پانچ میل تک ان کے علاقے میں گھس گئے۔

کیپٹن حمید اللہ جو ڈیوٹی کر رہے تھے، وہ او۔ پی (O.P) ڈیوٹی کہلاتی ہے۔ یہ بڑا خطرناک اور جان جوکھوں کا کام ہوتا ہے۔ آدمی دشمنوں کے درمیان یا قریب بیٹھ کر دشمن کے ٹھکانوں پر گولہ باری کرواتا ہے۔ کیپٹن حمید اللہ اپنے جوانوں کو خصوصی ہدایت دے کر دوبارہ او۔ پی پر جا رہے تھے کہ ایک مقام پر گھنی جھاڑیوں کے درمیان دشمن فوجی کی موجودگی کا احساس ہوا جو منتظر تھا کہ کیپٹن سنبل سامنے آئیں تو وہ انھیں بھون کر رکھ دے لیکن اللہ تعالیٰ کو ابھی ان کی شہادت منظور نہیں تھی تاکہ ملک و ملت کے لیے مزید کام کر سکیں۔ کیپٹن حمید اللہ دشمن کو نشانہ بنا سکتے تھے مگر انھوں نے اسے زندہ گرفتار کرنے کی ٹھان لی۔ دوسرے ایک خطرہ یہ بھی تھا کہ دشمن فائرنگ کی آواز سن کر چوکنا ہو جاتے، اسے زندہ گرفتار کرنا بھی بے حد خطرناک کام تھا لیکن وہ اللہ کا نام لے کر برق رفتاری سے جھکائی دیتے ہوئے بھارتی افسر کے سر پر پہنچ گئے۔ افسر نے پلٹ کر دیکھا تو وہ ان کے سر پر اسٹین گن تانے کھڑے تھے۔ کیپٹن حمید اللہ اسے دشمن کی پوزیشن کے قریب سے گزار کر اپنے مورچوں میں لے آئے۔

اس افسر کا خیال تھا کہ اس کے ساتھ بہیمانہ سلوک کیا جائے گا مگر کیپٹن حمید اللہ نے بڑی نرمی کا برتاؤ کرتے ہوئے مہمان نوازی بھی کی تو اس نے از خود ہی اپنی فوج کے توپ کی نشان دہی کر دی۔ پاکستانی توپ خانہ فوراً حرکت میں آگیا اور اس نے منٹوں میں دشمن کے مضبوط ٹھکانوں کو خاک کے ڈھیروں میں تبدیل کر دیا۔ یوں دشمن کی دو چوکیوں پر پاک فوج کا قبضہ ہو گیا۔

۱۰ ستمبر کو کیپٹن حمید اللہ مورچوں سے

> انھوں نے اپنی توپیں کیموفلاج کرلیں اور خود چھپتے چھپاتے دشمن کے مورچوں کے قریب پہنچ گئے۔

کافی دور دشمن کی پوزیشن کا جائزہ لے کر گولہ باری کروا رہے تھے کہ مارٹر کا ایک گولہ ان کے اور اردلی کے درمیان آکر پھٹا۔ اردلی معمولی طور پر زخمی ہوا لیکن کیپٹن حمید اللہ کے سینے پر گہرے زخم آئے اور ٹانگ بھی کٹ گئی۔ انھیں ملٹری ہسپتال سیالکوٹ لایا گیا مگر ۱۱ ستمبر کو جو قائد اعظم کا یوم وفات بھی ہے، اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انھوں نے قائد اعظم کی سربراہی میں ملنے والے وطن کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی شہادت کے لیے بھی وہی تاریخ منتخب کی جو قائد اعظم کی تاریخ وفات ہے۔ کیپٹن حمید اللہ کی خدمات پر ستارہ جرات پیش کیا گیا

امریکی فوج کرائے پر دستیاب ہے

امریکی صدر جارج بش نے گذشتہ سال اپنے استقبالیہ خطاب میں اعلان کیا تھا کہ ان کی خواہشیں ایک بوری میں نہیں سماسکتیں۔ خلیج میں صدر صدام حسن کے "اقدامات" کے جواب میں انہوں نے اپنے اعلان کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔ دراصل یہ خواہش اور اس طرح کی اور توسیع پسندانہ خواہشیں سامراجوں کے توسیع پسندانہ عزائم کی عکاسی کرتی ہیں۔ امریکہ عرصے سے کویت پر عراقی قبضہ کا منتظر تھا ایسا لگتا ہے یہ سب کچھ طے شدہ ہے۔ لیکن دنیا کی بڑی بڑی قرض خواہ عوام خلیج میں اپنے عزائم کے جواز کی متلاشی تھیں اب کے جواز موجود ہے اور یہ جواز دوستی کے بہانے از خود پیدا ہو گیا اس جواز کی عملی صورت یعنی خلیج میں موجودہ امریکی آپریشن "ڈیزرٹ شیلڈ" " DESERT SHIELD " پر ۱۹۹۱ء کے مالی سال کے خاتمے تک ۵.۱۷ بلین امریکی ڈالر خرچ ہونے کی توقع ہے۔ یہ اخراجات کہاں سے پورے ہوں گے ؟ اس کے لئے امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر فوری طور پر خلیج گئے۔ جب کہ وزیر خزانہ نکولس بریڈی کو یورپ اور ایشیا کے دورے پر بھیجا گیا تیل سے مالا مال عرب ریاستوں سے گفت و شنید کے بعد جیمز بیکر نے کہا

"ہم نے یہاں بہت اچھی کامیابی حاصل کی ہے" یہ "کامیابی" کیا ہے ؟ یہ "کامیابی" خلیج میں امریکی افواج کے قیام و طعام کے اخراجات میں حصہ داری ہے۔ طائف میں مقیم معزول کویتی امیر شیخ جابر الاحمد الصباح نے ۱۹۹۰ء کے اختتام تک سعودی عرب میں امریکی فوجوں کے اخراجات کے لئے ۲.۵ بلین امریکی ڈالر کی پیش کش کی ہے۔

ادھر سعودی حکومت نے بھی امریکی فوجوں کے تمام اخراجات برداشت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان اخراجات کا تخمینہ ہر ماہ سینکڑوں ملین امریکی ڈالر لگایا گیا ہے۔

کویتی کہتے ہیں کہ ۲.۵ بلین ڈالر کی امداد کویت میں عراق کی مسلح مداخلت سے متاثر ہونے والے ممالک اردن مصر اور ترکی تک بڑھایا جائے گا۔ تاکہ ان ممالک کے نقصان کی تلافی ہو سکے۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ کم از کم اب یہ امداد صرف امریکہ سے کئے گئے وعدے کے مطابق اس کی فوجوں پر ہی خرچ ہو گی۔ کویت کو چھوڑ کر خلیج کے تیل پیدا کرنے والے ممالک کے لئے اگرچہ یہ رقم ان رقوم کے مقابلے میں بہت کم ہے جو وہ تیل کے بحران کے نتیجے میں تیل کی قیمتیں بڑھا کر فلٹھنوں کے حساب سے حاصل کریں

یہ بقا کی جنگ ہے

"یہ بقاء کی جنگ ہے اور چند بلین ڈالر کی اس حوالے سے کوئی اہمیت نہیں ہے ہم یہ رقم ادا کریں گے اگرچہ یہ زیادہ ہے"۔

اگرچہ یہ بات گذشتہ ہفتے سعودی عرب کے ایک اعلیٰ افسر نے کی۔

مغربی ممالک کا خیال ہے کہ درحقیقت یہ ادائیگی تو تیل استعمال کرنے والے کریں گے جن میں امریکہ بھی شامل ہے۔ کیونکہ بحران کے باعث پوری دنیا میں تیل کی قیمت ۱۰ امریکی ڈالر فی بیرل بڑھ جائے گی۔ اس کا مطلب ہے ہے سالانہ ۳۶ بلین ڈالر سعودی عرب کو اضافی ادا کرنا پڑیں گے۔ یہ وہ رقم ہو گی جو مجموعی خلیج میں امریکی فوج پر ہونے والے اخراجات میں تبدیل ہو جائے گی۔

مغربی ذرائع ابلاغ یہ نہیں کہتے کہ بحران سے بین الاقوامی منڈی میں اشیاء کی قیمتوں میں [illegible] کا اس کا نفع مغربی ممالک اور صنعتی ملکوں کی جیب میں جائے گا اور یہ نفع بہ صورت زیادہ تر عرب دنیا اور خلیجی ممالک سے ہی حاصل ہو گا کیونکہ خلیجی ممالک اور پوری عرب دنیا تیل اور کھجلی کے سوا سبھی اشیاء مغربی اور صنعتی ممالک سے درآمد کرتے ہیں۔

امریکہ اس بحران سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی فکر میں ہے وہ اپنے دوستوں سے بھی پیسے بٹورنا چاہتا ہے۔ امریکی سیکرٹری خزانہ بریڈی جاپان کے دورے پر اسی سلسلے میں گئے تھے۔ جاپانیوں نے انہیں بتایا کہ عراقی جارحیت سے متاثرہ ملکوں کی امداد کے [illegible] میں سوچا جائے گا۔ حالانکہ پہلے انہوں نے ۱.۳ بلین ڈالر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ واشنگٹن متاثرہ ممالک کو مزید امداد دینے کا خواہش مند ہے جاپانی وزرات خارجہ کے ذرائع کہتے ہیں کہ جاپان تو پہلے ہی اپنی بساط سے بڑھ کر امریکہ سے تعاون کر رہا ہے۔ لیکن واشنگٹن اس سے بھی [illegible] امریکہ کی دفاعی معاونت کے لئے جاپان سے مزید ۲۰ ملین ڈالر کی امداد کا طالب ہے۔ [illegible] کہ جاپان اس سے زیادہ تعاون کرنے کو تیار نظر نہیں آتا۔ اس ہفتے جاپانی طبی جماعت خلیج بھیجے جانے کے سوال پر ایک جاپانی سرکاری افسر کہتا ہے کہ ۱۰ سے ۲۰ تک ڈاکٹرز بھیجے جا سکتے ہیں لیکن ایک اور افسر کا کہنا ہے یہ تعداد بہت زیادہ ہے۔ جاپان صرف تین ڈاکٹرز بھیجے گا۔

گذشتہ ہفتے جاپان نے امریکی فوج کی درخواست پر گلف میں ایک بحری جہاز بھیجنے کا پروگرام بنایا تھا اس میں ۸۰۰ (فور وہیل ڈرائیو) گاڑیاں لدی ہوئی تھیں۔ جہاز کے ملاحوں نے دو روز تک ہڑتال کی۔ ان کا مطالبہ تھا کہ وہ یہ جہاز خلیج نہیں پہنچائیں گے۔ ایسا لگتا ہے جاپانی قوم ! اب امریکہ کے سامراجی عزائم میں حصہ دار بننے کے لئے تیار نہیں۔

جاپان کے اس گومگوں رویے پر اظہار خیال کرتے ہوئے ایک ناراض کویتی سرمایہ کار نے بتایا کہ جاپانی دوسرے کے کلب میں گولف تو کھیلنا چاہتے ہیں لیکن وہ کھیل کے واجبات ادا کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

To the People and Government of
People's Republic of China
on the occasion of their
41 st National Day

We wish ever-growing
friendly relations between
PAKISTAN AND CHINA

ESTD. 1947

ABDUL WAHID & CO.
IMPORTERS DISTRIBUTORS OF ELECTRICAL GOODS
2, Shakeel Centre, Serai Road, Karachi-74000
Tel : 237410, Cable : TIJARATGAH, Tlx : 24826 WAHID PK

Kodwavwala 90's'
General -90's

اب تک امریکی فوجوں پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل

قسم اخراجات	کل اخراجات (ملین میں)
توسیع جات بشمول ہوائی اور بحری لفٹ اور دیگر توسیعی اخراجات (معاون بحری جہاز ' ذخیرہ وغیرہ)	5,300
ایندھن کے اخراجات اضافی استعمال اور ایندھن کی قیمت	2,040
ترسیلات و مواصلات ٹرانسپورٹ ' معاونت	3,015
آپریٹنگ اخراجات	2,085
رہائش رہائش ' پانی ' صفائی وغیرہ	2,095
تعمیراتی خرچ دو برس کی مدت کے لئے سہولتوں کا قیام	1,830
متفرق طبی ' خاندان سے علیحدگی کی اضافی تنخواہ ' وغیرہ	165
ملین امریکی ڈالر	17530

...اں تک امریکی اتحادی وفاقی جرمنی کا تعلق ہے وہ ...ریکہ کی ۶۳ ملین ڈالر کی امداد کی درخواست کو قبول ...نے پر آمادہ نظر آتا ہے۔ امریکہ کے خیال میں یہ رقم ...اثرہ ممالک کے لئے ہو گی ---- دوسری طرف ...منی ہی نے امریکہ کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ...جس میں امریکی فوج کو وفاقی فنڈ دینے کا ذکر تھا لیکن ...ں نے امریکی فوجوں کی خلیج میں نقل و حمل میں مدد دینے کے لئے بحری اور ہوائی جہاز دینے کی پیش کش کی ہے۔ خلیج کے بحران نے جہاں پوری دنیا خصوصاً مغربی اور صنعتی ممالک کو متحرک کر دیا ہے وہاں عراق اور کویت کی بیرونی تجارت بھی متاثر ہوئی ہے اور ان دونوں کے ہمسایہ ممالک کو بہت زیادہ معاشی و اقتصادی نقصان اٹھانا پڑتا ہے برازیل کو جو عراق سے خام مال خریدتا ہے تیل کی اضافی قیمت کے ضمن میں سالانہ ۵۰ ملین ڈالر کا نقصان ہو گا۔ محنت کشوں کی عراق اور کویت سے واپسی کے نتیجے میں پاکستان اگلے سال ایک بلین ڈالر کا نقصان برداشت کرے گا۔ انسٹی ٹیوٹ برائے بین الاقوامی معاشیات کے تخمینوں کے مطابق مشرقی یورپ کو خلیج کے بحران کے باعث تیل کی اضافی قیمتوں کے ضمن میں ۴۶۸ ملین ڈالر کا نقصان ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی برآمدات میں بھی کمی آئے گی۔ دوسری طرف سعودی عرب اور کویت نے بھی اپنی بقاء اور متاثرہ ممالک کے لئے نوٹوں کی بوریوں کے منہ کھول دیئے ہیں۔ کویتیوں اور سعودیوں کا خیال ہے کہ کئی ممالک جو اس بحران سے متاثر ہوتے ہیں اپنے نقصانات کو بڑھا چڑھا کر پیش کریں گے تاکہ بدلے میں زیادہ سے زیادہ امداد ملے۔

اب کہ خلیج کا بحران غیر یقینی کیفیت کے ساتھ بڑھتا جا رہا ہے تیل کی قیمتوں میں بھی اسی سرعت سے اضافہ ہو رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ بات حقیقت بن جائے کہ " پیٹروڈالر " امریکہ کی "معالی ذمہ داریوں" اور اس کے لئے ذرائع معاش کے مابین غیر متوازن اور غیر صحت مند مقابلے سے پیدا ہونے والے مسائل سے نپٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

عظیم دوست عوامی جمہوریہ چین کے ۴۱ ویں قومی دن کے موقع پر
دِل کی گہرائیوں سے مُبارکباد
منجانب ؛ محمد صدیق القادری چیئرمین پاک چین یوتھ فرینڈز شپ
ایسوسی ایشن پاکستان شاخ
ایڈیٹر انچیف
یوتھ انٹرنیشنل میگزین۔

خلیج کا میدان اور امریکی چالبازیاں

کل کے دشمن اپنے مفادات کی خاطر دوست بن گئے ہیں۔

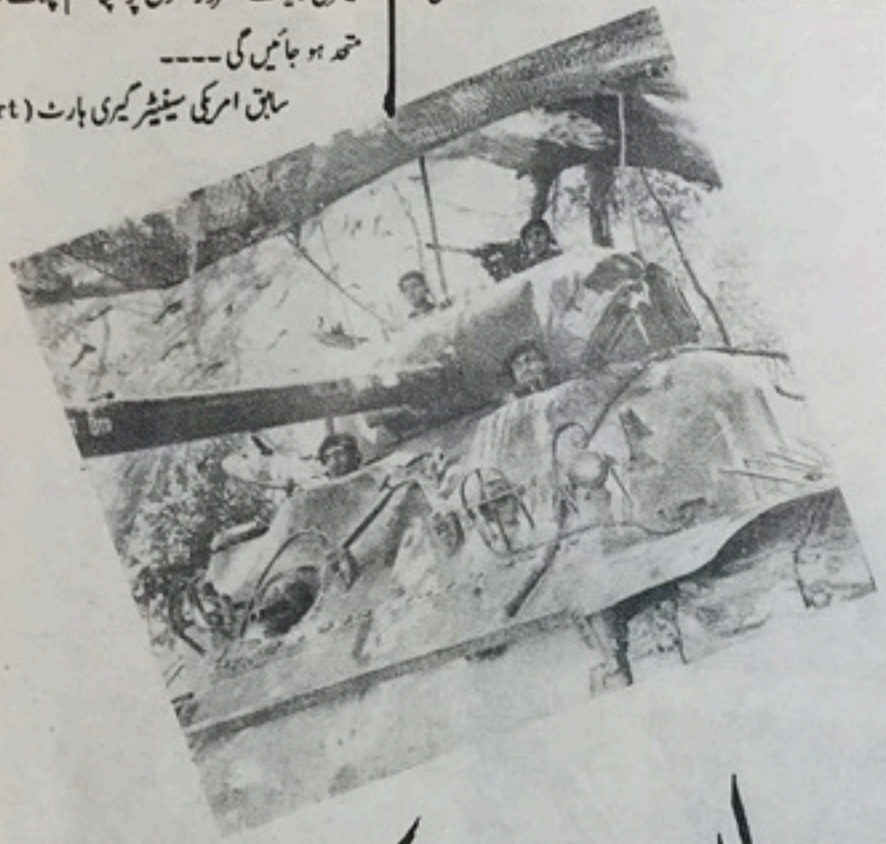

...تنی عجیب بات ہے کہ کل کے دشمن آج ...یک دوسرے کے دکھ سکھ کے شریک بن گئے ہیں۔ ...ن سے چند تئیس دن قبل امریکہ اور سوویت یونین ...ایک بار متفق ہونے کا سوال غیر حقیقی سا محسوس ...ہوتا۔ لیکن امریکی کمانڈر انچیف کے نزدیک یہ سوال غیر قدرتی نہیں تھا۔ امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا " لیکن اب مجھے زیادہ یقین نہیں ہے "

امریکی صدر جارج بش سرد جنگ سے آگے تا...ک کر ضرب لگانے "انتظار کرنے اور غور و خوض کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھی کہتے ہیں کہ وہ دنیا کے بارے میں نئی امریکی حکمت عملی سوچ رہے ہیں۔

وہ کیا حالات ہیں جن میں یہ دونوں اکٹھے ہو گئے ہیں جن کے نظریات میں بعد ہے جن کی ثقافت جدا ہے مفادات الگ ہیں۔ جن کے دوست الگ ہیں پھر بھی وہ ایک دوسرے کا بازو تھامے دوستی کا عملی نظارہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ گلف ہی ہے جو ان دونوں کو دوستی کے پلیٹ فارم پر لے آیا ہے دونوں ملکوں نے پوری دنیا کو گھیر کر خلیج کا بحران دور کرنے کی کوششوں ؟ عملی ...غاز کر دیا ہے دراصل امریکہ گلف میں روس کے بغیر اپنے آپ کو بے بس سمجھتا ہے اسی لئے عراق کے خلاف ماسکو کا امریکہ کی حمایت کرنا اس بات کی واضح علامت ہے کہ دو بڑی طاقتوں کے بیچ سرد جنگ ختم ہو چکی ہے ---- حالانکہ عراق ' شرق اوسط میں روس کا نمائندہ ہے۔ اور سرزمین کویت کو روندنے والے بیشتر ٹینک روسی ساخت کے ہیں۔ عراقی فوجیوں کے پاس زیادہ تر اسلحہ روس ہی کا بنا ہوا ہے۔ شاید یہ صدام حسین اور ماسکو کے گہرے تعلقات ہی تھے کہ چند سال قبل تک امریکہ بلاوجہ اور بلا خطرہ شرق اوسط میں اپنی ایک لاکھ فوج بھیجنے کا تصور تک نہیں کر سکتا تھا۔ اب ایسا لگتا ہے کہ کریملن نے شرق اوسط میں عملاً امریکی عمل دخل تسلیم کر لیا ہے۔

حالات و قرآئن سے اندازا ہوتا ہے کہ خلیج میں سیاسی جغرافیئے کا نقشہ نئے سرے سے کھینچا جا رہا ہے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق یہ " غلط لکیریں " صرف مشرق و مغرب تک نہیں بلکہ شمال جنوب تک پھیل رہی ہیں۔ اور ایسا لگتا ہے کہ موجودہ ٹوٹ پھوٹ کے بعد مستقبل کی گروہ بندی کی بنیاد معیشت پر ہو گی لیکن یہ گروہ بندی سوشلسٹ بمقابلہ سرمایہ دار نہیں بلکہ غریب بمقابلہ امیر کے معنوں میں ہو گی۔ علاقائی معاشی ناہمواری اور ناپختگی آنے والے چند برسوں میں بڑھے گی ---- پہلی اور دوسری دنیا میں تیسری دنیا کے کمزور ملکوں پر اپنا حکم چلانے کے لئے متحد ہو جائیں گی ----

سابق امریکی سینیٹر گیری ہارٹ (Gary Hart) کے مشیر ولیم لنڈ (William Lind) موجودہ صورت حال پر اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں قدامت پسندوں کو اس دن کے لئے تیار رہنا چاہیے جب ----------

" ہو سکتا ہے روس اپنی مخالف قوتوں کا اتحادی بن جائے اور مغرب کو نئی دھمکیوں مثلاً ایشیاء سے معاشی حملہ ' شرق اوسط سے مسلح اسلامی دہشت گردی اور لاطینی امریکہ سے منشیات کے خوف سے پریشان کرے بعض ممالک جنگ عظیم کی طرح کے " عظیم الشان اتحاد " کے متمنی ہیں جس میں تعاون کی وہی روح اور وہی نظریہ کار فرما ہو ----

لفظ " اتحاد " معنوں کے اعتبار سے انتہائی

مضبوط ہے جتنا کہ جارج بش کے ذہن میں ہے۔ تاہم دونوں ملکوں کے پاس ہزاروں نیوکلیائی ہتھیار ہیں جن کا رخ ایک دوسرے کے خلاف ہے اس کے باوجود حکمت عملی کا ہتھیار ایک دوسرے کو نیچا دکھا سکتا ہے لیکن یہ ہتھیار نقصان دہ قطعاً نہیں ہے۔

روسی امریکہ کے اتحادی تو بننا چاہتے ہیں لیکن ایسے نہیں جیسے امریکہ کا "مستقل اتحادی" برطانیہ ہے جو اس کی روایات کے ساتھ بندھا ہوا ہے اور اقدار کے ساتھ ساتھ مفادات میں بھی حصہ دار ہے۔ چونکہ وہ فطری مقاصد کی حفاظت کی مشترکہ خواہش رکھتے ہیں اس لئے امریکہ اور روس اپنے مخصوص اور محدود مقاصد کے ساتھ دکھائی دیتے ہیں شرق اوسط پہلا مقام نہیں جہاں روس اور امریکہ غلط راہوں کے ساتھی بن گئے ہیں۔ ماسکو پہلے ہی انگولا سے کیوبا کی فوج اور کمبوڈیا سے ویت نامی ٹروپس کو نکالنے کے لئے اپنی طاقت کا لیور استعمال کر چکا ہے۔ گذشتہ ماہ کمبوڈیا کی خانہ جنگی کے خاتمہ کے لئے اقوام متحدہ کے امن منصوبے کی منظوری کے لئے ماسکو نے امریکہ، فرانس، برطانیہ اور چین سے تعاون کیا ہے۔ اس سال کے شروع میں کریملن نے واشنگٹن سے اس بات پر بھی تعاون کا ہاتھ بڑھایا ہے کہ وہ سنڈانسٹوں کو نکاراگوا میں آزادانہ انتخاب کرانے کے لئے اپنا دباؤ استعمال کرے۔ حالانکہ اس الیکشن سے نکاراگوا کے مارکسٹ حکمرانوں کو زوال آجائے گا ----

اگرچہ فی الحال ماسکو نے واشنگٹن سے گلف میں اس کی مدد کے بدلے کچھ نہیں مانگا ہے لیکن بدلے میں کریملن زیادہ سے زیادہ چاہتا ہے۔ روسیوں کو مغربی ٹیکنالوجی کی اشد ضرورت ہے وہ مالی امور میں مہارت چاہتے ہیں مختصر مدت میں انہیں مالی معاونت اور روز مرہ استعمال کی اشیاء مثلاً گندم کی بھی بہت ضرورت ہے لیکن اس کے برعکس امریکی سی آئی اے کا نکتہ نظر کچھ مختلف ہے اس نے اپنی حکومت کو انتباہ کیا ہے کہ سرد جنگ کے بعد "روسی جاسوسی" بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ روسی "صنعتی رازوں" کے لئے کوشاں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنی صنعتوں کو جدید صنعتی میدان میں سب سے آگے لائیں۔

اس ہفتے امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر اور وزیر تجارت موس بشر Mosbasher رابرٹ Robert اعلیٰ سطحی وفد اپنی سربراہی میں ماسکو لے کر جائیں گے۔ اس دورے کا مقصد سوویت یونین کی "سرخ دیوار" میں دراڑیں ڈالنا ہے۔ یہ سرخ دیوار "مغربی تاجروں کی امیدوں اور زمین کی خواہشوں کے راستے میں حائل ہے اس دورے کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کی صورت میں نکلے گا۔

ماسکو اپنے آپ کو معروف "G-7" تنظیم سے باہر محسوس کرتا ہے جو سات مالدار صنعتی ملکوں نے مل کر قائم کی ہے۔ سوویت یونین گذشتہ ۴۵ برسوں سے اقوام متحدہ کے مخصوص اس پانچ قوی کلب کا پہلے ہی مستقل رکن ہے جسے عرف عام میں سلامتی کونسل کہتے ہیں۔ جس میں بڑی طاقتیں اپنے اپنے مفادات کے تحت ایک دوسرے کے خلاف حق استرداد استعمال کرتی ہیں۔ اب لگتا ہے کہ

امریکہ نے خلیج میں ایک لاکھ فوج بلاوجہ نہیں بھیجی۔

اقوام متحدہ اپنے بانی اراکین کی خواہشات اور تجاویز کے عین مطابق بین الاقوامی "پولیس مین" کا کردار ادا کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے ابھی تک اس بات کا کامل یقین نہیں ہے کہ اقوام متحدہ یا "مجموعی سلامتی" کا کوئی دوسرا ادارہ اس طرح کا کردار ادا کر سکتا ہے ان حالات میں اگر سوویت یونین نے تیسری دنیا میں برپا ہونے والے انقلابوں کو روکنے کی کوشش کی تو وہ بھی منظم ہو جائیں گے ---- بڑی طاقتوں کی "اسلحہ" کی ترسیل کی دھمکیاں چھوٹے جھگڑوں کے بڑھاوے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں ----

چھوٹے ملکوں کو اسلحہ کی مزید ترسیل اور امداد و معاون کے باعث کریملن اپنی روائتی طاقت کو کھو رہا ہے اگر ماسکو اپنے گھر کو کنٹرول نہیں کر سکتا تو دنیا میں اس کا اثر و رسوخ کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ اس کا اپنا گھر کمزور ہے لیکن اس کے باوجود کریملن بین الاقوامی معاملات میں مضبوط آواز میں بولا ہے آج کل امریکی کانگریس خاموش ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جارج بش ہی اصل میں "امریکی حکومت" ہیں۔

گورباچوف ملکی اور بین الاقوامی معاملات میں "بین الاقوامی مفاہمت" کے ضمن میں بڑھ چڑھ کر جو کچھ کر رہے ہیں اس بارے میں خود گورباچوف کو یقین نہیں ہے کہ ان کے پیروکار ان کی پالیسیوں کو زمانہ حال کی طرح مستقبل میں بھی اسی طرح جاری و ساری رکھیں گے ----

حقیقت یہ ہے کہ سوویت یونین واشنگٹن کا "فطری اتحادی" نہیں ہے البتہ گورباچوف ذاتی طور پر واشنگٹن کے اتحادی ضرور ہیں۔ حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ چند سالوں، یا محض چند ہفتوں میں وہ (گورباچوف) اقتدار سے محروم ہو جائیں گے۔ اس صورت میں سوویت یونین قومیتیوں کے جھگڑوں میں الجھ کر اپنا شیرازہ بکھیر بیٹھے گا۔ گورباچوف کی مغربی ممالک سے آگے بڑھ کر تعاون کی نئی روح ان کی اپنی مرضی اور ضرورت کے "بڑے علاقے" میں پھونک دی تھی

ہے اس طرح وہ اپنے "اندرونی مسائل" کی پردہ پوشی بھی کر سکتے ہیں ---- لیکن اس حقیقت سے آنکھیں نہیں چرائی جا سکتیں کہ پرانے دشمنوں کے درمیان "نئی رسائیاں" اور "نئے رابطوں" کی بنیاد، ذاتی سیاست" ہے یہی بات ان "رابطوں اور رسائیوں" کو نازک بنا رہی ہے۔ ●●●●

MANUFACTURERS & SUPPLIERS
Of All types of Cotton textiles and textile articles:-
Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of Armed Forces. Towels, Bed Sheets, Blankets Wollen, K.T. Cloth, Febron etc.
for business dealings contact:
M/S Al-Qadri Trading Corporation (Regd)
P.O. Box No. 2441, G.P.O.
6th Floor Aiwan-e-Auqaf.
Shahrah-e-Quaid-e-Azam
Lahore, Pakistan.
Phone: 54729

ایشیا سوسائٹی واشنگٹن میں

امریکی سفیر رابرٹ بی اوکلے کی

پاکستانی سیاست پر تقریر جس سے

نگران وزیر داخلہ

زاہد سرفراز چلا اُٹھے؟

نواز شریف نے خاموشی اختیار کر لی؟

نگران وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی کے خلاف سازش کا مقصد کیا تھا؟

صدیق القادری کا

بے لاگ تجزیہ!

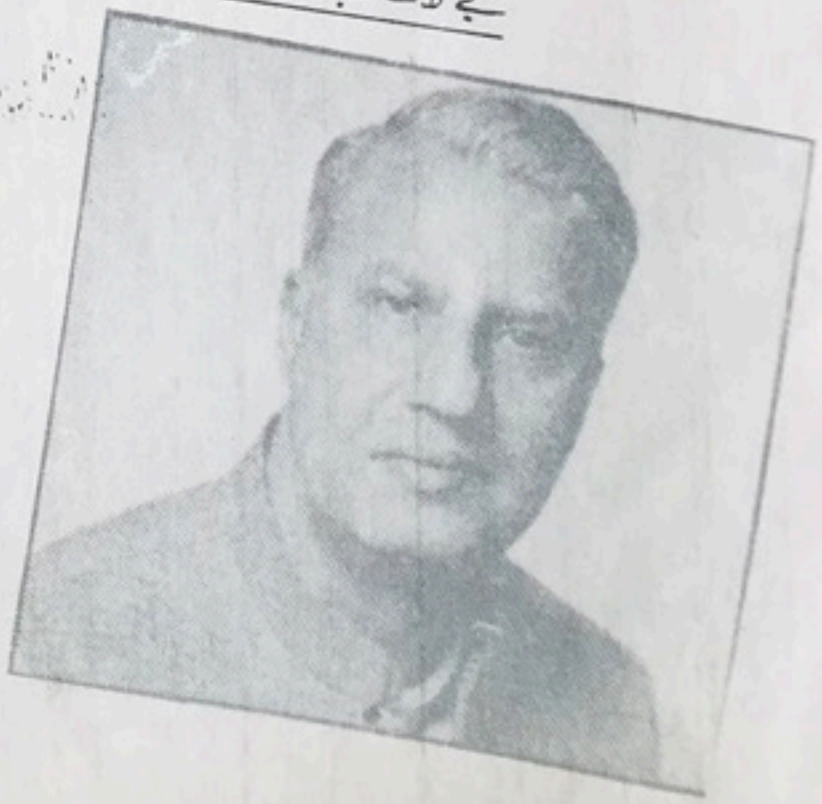

پاکستانی سیاست پر اظہار خیال کرتے ہوئے امریکی سفیر نے حالیہ سیاسی واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو اپنے داخلی معاملات خود طے کرنا ہیں اور ان کا سیاسی حل تلاش کرنا ہے تاکہ بہت سے حل طلب اقتصادی، سیاسی، سماجی اور قومی سلامتی کے مسائل حل کیے جا سکیں، انہوں نے احتساب کے عمل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ایسا امریکہ میں بھی ہوتا ہے تاہم اس کی ابتداء ۱۶ نومبر ۱۹۸۸ء کی انتخابی مدت سے نہیں ہونی چاہیے بلکہ ۸۵ء سے ۸۸ء کی مدت کو بھی شامل کرنا چاہیے، جب آئی جے آئی کی پارٹیاں اور سیاستدان حکومت میں تھے اگر ایسا نہ ہوا تو یہ کاروائی جانبدارانہ ہوگی، جس سے ملک میں اور نفاق پیدا ہوگا، واشنگٹن میں امریکی سفیر کے ان خیالات پر سب سے زیادہ رد عمل وفاقی وزیر داخلہ زاہد سرفراز نے وزارت داخلہ میں ایک ہنگامی طور پر پریس کانفرنس کر کے کیا، انہوں نے امریکی سفیر کے ان خیالات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا پاکستان ایک آزاد و خود مختار جمہوری ملک ہے، ہم امریکہ سمیت کسی ملک کو اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دیں گے، زاہد سرفراز نے کہا امریکی سفیر رابرٹ اوکلے پاکستان میں احتساب کے عمل کو ۱۹۸۵ء سے شروع کرنے یا اس نوع کے جو بیانات دے رہے ہیں امریکی حکومت کو فوری طور پر اس کا خاطر خواہ نوٹس لینا چاہیے، امریکی حکام فوری طور پر رابرٹ اوکلے کو واپس بلا کر کسی ہوش مند شخص کو پاکستان میں سفیر بنا کر بھیجے، کیونکہ رابرٹ اوکلے امریکی سفیر کی بجائے وائسرائے جیسا رویہ اختیار کیے ہوتے ہیں جو سفارتی آداب کے سراسر منافی ہے، امریکہ کے اعلیٰ حکام کا یہ کہنا بھی درست نہیں کہ یہ امریکی سفیر کا ذاتی اظہار خیال ہے، امریکی سفیر کو کسی دوسرے ملک کے داخلی امور کے بارے میں اس طرح اظہار خیال کا کوئی حق نہیں، زاہد سرفراز نے حکومت امریکہ کو وارننگ دیتے ہوتے کہا امریکی وزارت خارجہ کو پاکستان میں برطانوی نوآبادیاتی دور کے انڈین ہوم آفس جیسا طرز عمل اختیار کرنا پڑے گا، نگران حکومت اندرونی معاملات میں امریکہ کی مداخلت کی قائل نہیں اور ہم ماضی کے برعکس امریکی سفیر کے ہاں حاضریاں دینے اور انہیں وائسرائے کا درجہ دینے پر آمادہ نہیں،

نگران حکومت کے نگران وزیر داخلہ کی پریس کانفرنس سے صدر غلام اسحاق خان، وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی اور وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان شدید مشکلات کا شکار ہو گئے، وزارت خارجہ نے امریکی سفیر کے خیالات پر امریکی ناظم کو بلا کر اپنے رد عمل سے آگاہ کیا نگران وزیر داخلہ کی اس پریس کانفرنس نے نگران حکومت کے درمیان اختلافات کو وسیع کر دیا ہے، وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی نے اپنی وزارت اعظمیٰ بچانے کے لیے یہ کہہ کر جان چھڑائی ہے کہ وہ امریکی سفیر کے خیالات کو اس قدر اہمیت نہیں دیتے، وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے امریکی سفیر کے ان خیالات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا بلکہ خاموش رہے صدر غلام اسحاق خاں پریشانی اور حیرانگی سے یہ ڈرامہ دیکھتے رہے،

قارئین سوال یہ ہے وفاقی وزیر داخلہ نے امریکہ بہادر پر سخت تنقید کیوں کی؟ وفاقی وزیر کے اس ڈرامے کا پس منظر یہ ہے کہ زاہد سرفراز کا فیصل آباد میں حلقہ انتخاب انٹی امریکہ ہے جہاں زیادہ تر مزدور ووٹر ہیں وزیر موصوف کا انتخابی مقابلہ بھی فیصل آباد کے ایک غریب مزدور سیاسی کارکن فضل حسین راہی سے ہے، جو مزدور ہونے کے ناطے اپنے حلقہ میں بے حد مقبول ہیں، مزدور خود چندہ اکٹھا کر کے فضل حسین راہی کی الیکشن مہم چلا رہے ہیں، ظاہر ہے وزیر داخلہ کو ووٹ حاصل کرنے میں بہت مشکل در پیش ہے، اس مشکل کو حل کرنے کے لیے وزیر داخلہ نے امریکہ کے خلاف بیان بازی کر کے اپنے حلقے کے ووٹروں کو باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ

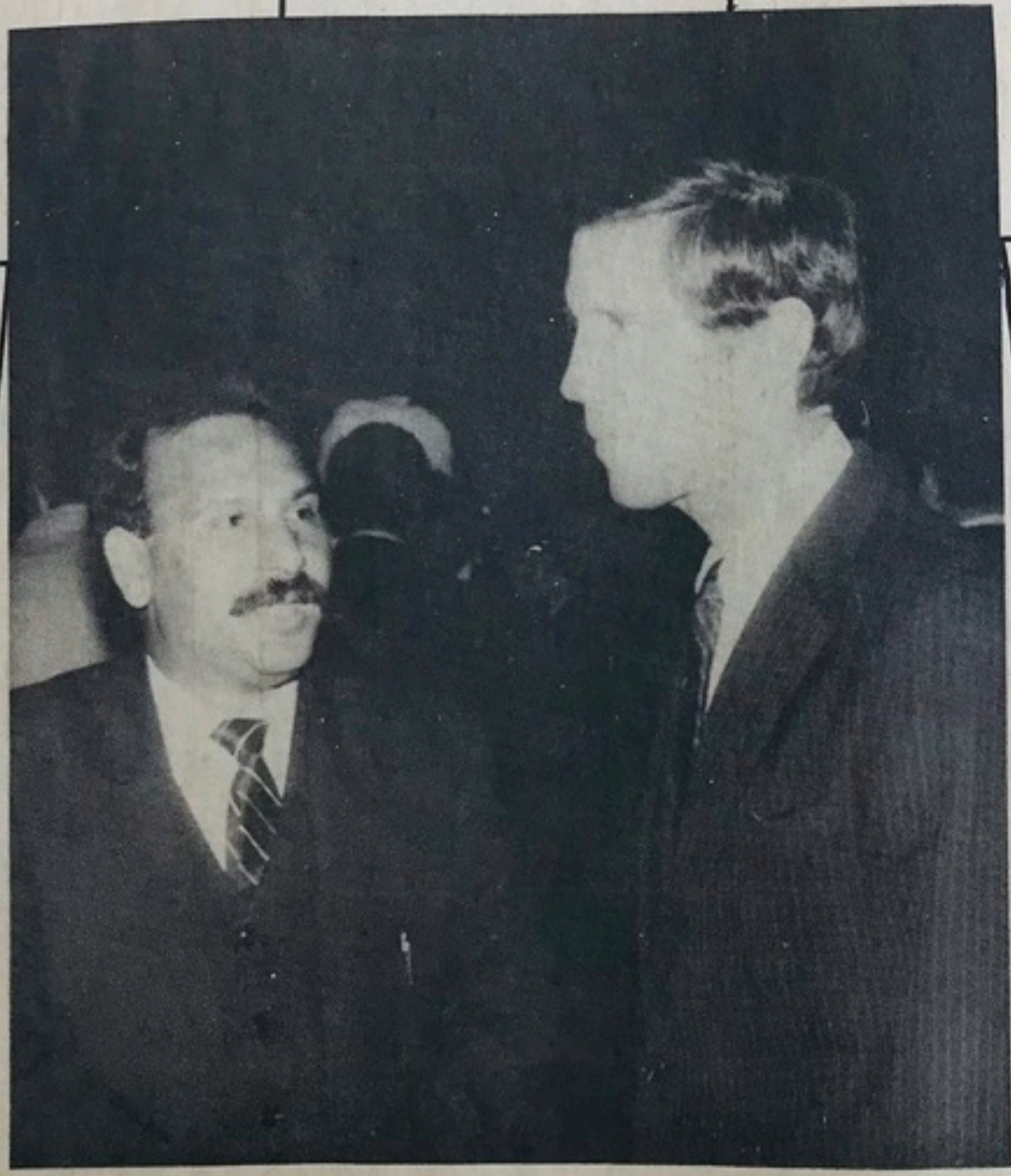

امریکی سفیر جناب رابرٹ بی اوکلے ایڈیٹر انچیف یو تھ انٹرنیشنل جناب صدیق القادری کے ساتھ ایک تقریب میں محو گفتگو۔

M. M. ISPAHANI LTD.

Strengthening the frontiers of friendship – with the Peoples Republic of China.

mi

M.M.ISPAHANI LTD.

Setting Standards of good taste for over a century.

Sole Agents for Fujian and Hunan Tea Branch, Peoples Republic of China.

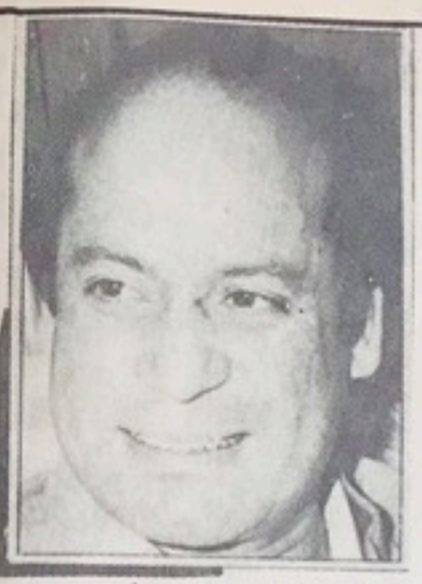

۵ پاکستان میں امریکہ کے سب سے بڑے دشمن ہیں امریکن بھی جانتے ہیں زاہد سرفراز انتخاب جیتنے کے لیے امریکہ کی مخالفت کر رہے ہیں، جو ان کی مجبوری ہے، ورنہ کہاں زاہد سرفراز اور کہاں امریکہ.....

زاہد سرفراز نے اپنے حلقہ کے ووٹروں کو دھوکہ دینے کے لیے نگران حکومت کے وزیراعظم جناب غلام مصطفےٰ جتوئی کو مشکلات میں ڈال رہا ہے، بین الاقوامی سطح پر یہ تاثر ابھرا ہے کہ نگران حکومت امریکہ کی سخت ترین مخالف حکومت ہے، حالانکہ دنیا جانتی ہے امریکہ کی حمایت کے بغیر نگران حکومت معرض وجود میں ہی نہیں آسکتی تھی۔

معتبر ذرائع کے مطابق پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ میاں نواز شریف نے کمال ہوشیاری سے اعلیٰ امریکی حکام کی نظر میں وزیراعظم جناب غلام مصطفےٰ جتوئی کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے نگران

ثبوت دیتے ہوئے امریکی سفیر کے بیان پر کسی قسم کا ردعمل ظاہر کرنے کی بجائے مکمل خاموشی اختیار کی امریکہ بہادر پر ثابت کر دیا کہ جتوئی صاحب کی بجائے صرف نواز شریف ہی پاکستان میں امریکی توقعات پہ پورا اتر سکتا ہے۔

قریبی معتبر ذرائع کے مطابق نگران حکومت کے وزیر داخلہ زاہد سرفراز کے امریکہ مخالف بیانات چونکہ امریکی انتظامیہ کو سخت ناگوار گزرے ہیں، امریکی حکمرانوں نے نگران وزیراعظم غلام مصطفےٰ جتوئی اور صدر جناب غلام اسحاق خان پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ پاکستان کو رابرٹ بی اوکلے کو ہی بطور سفیر قبول کرنا ہوگا۔ امریکہ کی نگران حکومت کے ساتھ اس حد تک ناراضگی چلی گئی کہ امریکہ نے جناب جتوئی کا دورہ امریکہ بھی ملتوی کر دیا۔

امریکہ نے نگران حکومت پر اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے اپنے سفیر کو جو سالانہ تعطیلات گزارنے امریکہ گئے ہوئے تھے، دوران تعطیلات ہی فوراً واپس پاکستان بھیجا، امریکی سفیر چند روز میں صدر غلام اسحاق

منصوبے مکمل کر سکتا ہے امریکہ پاکستان کی معاشی مجبوری سے خوب فائدہ اٹھا رہا ہے، پاکستانی حکمرانوں کو ہر حال میں امریکی مفادات کے تابع رہ کر کام کرنا پڑتا ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے پاکستان کی معاشی تاریخ میں دو شخصیتوں نے امریکہ کے آگے پاکستان کو گروی رکھنے کے منصوبے کو عملی جامہ پہنایا ہے ایک اے، جی، این قاضی اور دوسرے غلام اسحاق خان ہیں جنہوں نے پاکستان کی معیشت کو امریکہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا، یہی دو شخصیتیں ہیں جو سیاسی طور پہ بھی پاکستان کو امریکہ کی مکمل گرفت میں دینے کی ذمہ دار ہیں، امریکہ

کیا عوام امریکہ کی غلامی قبول کرلیں گے

وزیر داخلہ زاہد سرفراز کو استعمال کیا ہے، تاکہ امریکہ پر ظاہر کیا جا سکے کہ موجودہ نگران حکومت سیاسی طور پہ نااہل ہے اور وزیراعظم غلام مصطفےٰ جتوئی اینٹی امریکہ قوتوں کے قریب ہیں، جس کی بنا پہ اعلیٰ سرکاری سطح پہ امریکہ کی بھرپور مخالفت کی جا رہی ہے۔ جناب جتوئی کسی بھی حال میں امریکی مفادات کا تحفظ نہیں کر سکیں گے بلکہ امریکی مفادات کو نقصان پہنچائیں گے۔

موجودہ نگران حکومت کی پوزیشن امریکہ کے ساتھ خراب کرنے میں میاں نواز شریف کی حکمت عملی کامیاب ثابت ہوئی ہے زاہد سرفراز امریکی حکمرانوں کے سامنے جتوئی کی سیاسی پوزیشن کو شدید نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ نواز شریف جن کا تعلق سب سے بڑے صوبے پنجاب سے ہے، غلام مصطفےٰ جتوئی کو اپنے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں، بلکہ جتوئی صاحب کی موجودگی میں وزیراعظم نواز شریف کے غیر گوارا ہے میں نواز شریف کی ذہانت قابل داد ہے ایک تجربہ کار سیاستدان کا

خاں، وزیراعظم غلام مصطفےٰ جتوئی اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ سے ملاقاتیں کر کے واپس امریکہ روانہ ہو گئے، امریکہ دراصل پاکستانی حکمرانوں کو بتانا چاہتا تھا کہ ہمارا یہ سفیر ہی پاکستان میں رہے گا، صدر اور وزیراعظم کو اپنے نگران وزیر داخلہ کی اس حرکت پر امریکی سفیر سے معذرت کرنی پڑی، یقین دہانی کرانی پڑی کہ آئندہ کوئی وزیر امریکی سفیر یا امریکہ کے خلاف بیان بازی نہیں کرے گا۔

سوال یہ ہے پاکستانی حکمران امریکہ کے اس قدر سیاسی و معاشی دباؤ میں کیوں ہیں؟

عالمی سیاست میں معاشیات بہت اہم رول ادا کر رہی ہے، پاکستان امریکہ کے قرضوں میں اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ امریکہ کی امداد کے بغیر پاکستان نہ آئندہ کے لیے بجٹ بنا سکتا ہے اور نہ ہی اپنے بڑے بڑے

کبھی نہیں چاہے گا کہ پاکستان میں عوام کی حکمرانی ہو، عوام کا مقبول ترین لیڈر اس ملک کا سربراہ ہو اسی لیے امریکی خواہش کا احترام کرتے ہوئے صدر غلام اسحاق خاں اس کوشش میں ہیں کہ اس ملک کی حکومت سیاسی اور معاشی سطح پر انتہائی کمزور ہو اور جو بھی سربراہ مملکت بنے وہ امریکہ بہادر کو آنکھیں دکھانے کی بجائے امریکی انتظامیہ کے سامنے سر تسلیم خم کیے رکھے

امریکی سفیر رابرٹ بی اوکلے کی ایشیاء سوسائٹی واشنگٹن میں پاکستانی ایشیائی سیاست پہ کی گئی تقریر کا مکمل متن اور اس کے مضر اثرات پر تجزیہ آئندہ شمارے میں پڑھیے گا۔

گذشتہ کئی سالوں سے فلمی صنعت پر جمود طاری تھا میرا مقصد جمود سے یہ نہیں کہ فلم سٹوڈیوز میں فلمیں نہیں بن رہی تھیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ فلمی صنعت پر ایک ہی کا غلبہ تھا، اور قومی زبان اردو کی فلمیں کم ہوتے ہوتے بالکل ختم ہو گئیں تھیں، فلمساز ایک ہی علاقائی زبان میں فلمیں بناتے جا رہے تھے کبھی کبھار پنجاب سے باہر چلانے کیلئے انہیں اردو زبان میں ڈب کر لیتے تھے، پنجابی زبان میں فلمیں تخلیق کرنے کے علاوہ یہ جمود بھی طاری تھا کہ ہر پنجابی فلم میں بار بار دو یا تین چہرے ہی نظر آتے تھے، ان تین چہروں کے کردار بھی تقریباً ہر فلم میں ایک سے ہی ہوتے تھے فلمسازوں کا کہنا تھا کہ اگرچہ یہ درست ہے کہ مذکورہ ہیروئنوں کے چہرے فرسودہ اور عمر رسیدہ ہو چکے ہیں، اور انہیں ینگ رولز موزوں نہیں ہوتے لیکن فلم بین انہیں ہی پسند کرتے ہیں، عالم یہ ہو گیا تھا کہ وہ اداکار جو اب ساٹھ سال سے اوپر ہے اور چہرے پر بڑھاپے کے نمایاں اثرات واضح ہیں، سر کے

... اداکارہ جھوٹ کا

ربیکا

از: جمیل قریشی

بال بھی صاف ہو چکے ہیں، لیکن فلموں میں اس کے علاوہ کسی بھی ہیرو کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا تھا یہی حال ایک اور اداکارہ کا رہا ہے، وہ اگرچہ اس حد تک پھول گئی ہے کہ بالکل کپا نظر آتی ہے لیکن اس کے بغیر بھی پنجابی فلم کا تصور نہیں کیا جاتا، اس کے بارے میں بھی فلمسازوں کی یہ دلیل ہے کہ وہ خواہ کتنی ہی فربہ ہو جائے فلم بین اسے ہی پسند کرتے ہیں، لیکن گذشتہ چند ماہ میں جو انقلاب آیا ہے اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ فلم بین اردو فلمیں بھی دیکھنا چاہتے ہیں اور پرانے و فرسودہ چہروں سے اکتا کر اب نئے اور کم عمر ترو تازہ چہرے دیکھنے کے متمنی ہیں گذشتہ چند ماہ میں اوپر نیچے کئی ایسی فلمیں نمائش

کے لیے پیش ہوئیں جن میں ٹیلنٹ ایجرز نئے چہرے پیش کئے گئے، نئے چہروں والی یہ تمام فلمیں بے حد کامیاب ہوئیں اور فلم بینوں نے نئے فنکاروں کی بے حد پذیرائی کی اور اب جبکہ فلم سازوں کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ فلم بین نئے چہروں کو پسند کرتے ہیں تو وہ بھی پرانے چہروں کو چھوڑ کر نئے چہروں کو لے کر فلمیں بنانے لگے ہیں، فلمسازوں کو اگرچہ یہ احساس بہت دیر کے بعد ہوا، لیکن شکر ہے کہ ہوا تو ہے، ورنہ انہیں تو اسی وقت احساس ہو جانا چاہئے تھا، جب آج کا نوجوان طبقہ بھارت کی وہ فلمیں وی سی آر پر بڑے شوق سے دیکھتا ہے جن میں نئے نئے چہرے پیش کئے گئے ہوں، اب پاکستان کی فلم صنعت میں بھی یہ روایت چلی ہے تو ان لڑکے اور لڑکیوں کی قسمت ضرور جاگے گی، جو فلموں میں آنے کا شوق رکھتے ہیں، اور جن کے اندر فنکار صلاحیتیں بھی موجود ہیں، اداکاراؤں میں ریما، مدیحہ شاہ آشا، نائلہ، فرخ ناز، نین تارا، صنم، ریشم، نوشی شریں کے علاوہ اور بہت سی نئی لڑکیاں، اور اداکاروں میں عجب گل، رشان، نعمان، اسد خالد معین بٹ اور کئی دوسرے نئے لڑکے فلموں میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا رہے ہیں، ان کے علاوہ اب فلمساز مزید نئے چہروں کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد ہماری فلموں میں بھی بھارت کی فلموں کی طرح نئے نئے اور ترو تازہ چہرے نظر آیا کریں گے، اور فلمی صنعت کو فنکاروں کی کمی کا احساس نہیں ہوگا، اس ماہ سے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یوتھ انٹرنیشنل چونکہ نوجوانوں کا جریدہ ہے، اور نوجوانوں کی ہی ترجمانی کرتا ہے اس لیے ہر ماہ آپ کی ملاقات ایک ایسی اداکارہ سے کروائی جائے جو ترو تازہ اور شاداب چہرے کے ساتھ شو میں آ رہی ہو، تو آئیے پھر ابتداء نئی اداکارہ ربیکا سے کرتے ہیں،

میں آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اداکاری کرتی ہوں: ربیکا

ربیکا کی عمر ابھی پندرہ سال ہے، گویا وہ بچپن، معصومیت اور جوانی کے ایسے سنگم پر کھڑی ہے جہاں سے حسن اور جوانی کا پھولوں بھرا راستہ شروع ہوتا ہے، اس کا اب ایک ہی قدم اسے جوانی کی حسین دنیا میں لے جائے گا، اس کی شکل و صورت خطرناک حد تک ہماری فلموں کی معروف اداکارہ بابرہ سے ملتی جلتی ہے اور وہ ویسے بھی بابرہ سے بہت متاثر ہے، ربیکا بابرہ سے اس لحاظ سے بہتر ہے کہ اس کا قد بابرہ سے کافی بڑا ہے، جبکہ بابرہ کافی حد تک کوتاہ قد ہے، آغاز کار میں بابرہ کے چہرے پر بڑی معصومیت تھی لیکن عمر اور تجربے کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے کی معصومیت معدوم ہو گئی ہے اب وہ ایک پختہ کار عورت نظر آتی ہے، ربیکا اپنی عمر اور جسم کی ساخت کے اعتبار سے مجسم معصومیت نظر آتی ہے،

ربیکا کا تعلق ایک فنکار گھرانے سے ہے اس لیے جب سے اس نے ہوش سنبھالا ہے خود کو فن کی دنیا میں ہی پایا ہے، اس کی پرورش فنکارانہ انداز سے ہی ہوئی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ نہ صرف فن اداکاری میں مہارت رکھتی ہے بلکہ فن رقص میں بھی وہ پوری طرح ماہر ہے، ہر طرح کے کلاسیکی رقص کے ساتھ آج کے جدید رقص بھی وہ بڑی خوبی کے ساتھ کر لیتی ہے، دیکھنے میں وہ دبلی پتلی نظر آتی ہے، لیکن اپنی عمر کے مطابق اس کی جسمانی ساخت ایسی ہے کہ اس میں

ایک خاص دلکشی پائی جاتی ہے ، اس کے چہرے کے نقوش بہت تیکھے ہیں ، پھول کی پنکھڑی کی طرح پتلے پتلے گلابی ہونٹ ، سفید موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے دانت ، ستواں ناک مقناطیسی کشش رکھنے والی سرمئی آنکھیں اور کمر سے ہوتے ہوئے رانوں تک لہراتے ہوتے گھنے لمبے سیاہ بال ، مصورِ قدرت نے ربیکا کو حسن و جمال کا ایک نہایت ہی خوبصورت نمونہ بنایا ہے ،

ربیکا ماضی قریب کی بے حد معروف رقاصہ اداکارہ فریدہ آسمانی کی چھوٹی بہن ہے فریدہ آسمانی اب فلمی دنیا سے الگ ہو کر اپنے خوبصورت گھر میں پرآسائش زندگی گذار رہی ہے ، لیکن جب تک وہ فلمی دنیا میں رہی اس کے سامنے کسی رقاصہ کا چراغ نہیں جل سکا فریدہ نے اپنے دور میں فلموں میں بڑے اچھے اچھے کردار کئے ہیں اور ایسے ایسے قیامت خیز رقص کئے ہیں کہ جن لوگوں نے وہ رقص دیکھے ہیں وہ آج بھی چشم تصور سے انہیں دیکھتے ہیں ، تو ان کے دلوں پر چھریاں چل جاتی ہیں یہ حقیقت ہے کہ بعض فلمیں تو محض فریدہ آسمانی کے رقص کی وجہ سے کامیاب ہوئی ہیں ، فریدہ نے اپنی چھوٹی بہن کو اب تک فلمی لوگوں سے سات

وُہ بچپن اور جوانی کے ایسے سنگم پر کھڑی ہے جہاں سے حسن و شباب کا پھول بھرا رستہ شروع ہوتا ہے

سات پردوں میں چھپا کر رکھا ہے ، اس سلسلے میں جب فریدہ آسمانی سے بات ہوئی تو وہ بولی ، فلمی دنیا کے سب ہی فلمسازوں اور ہدایتکاروں کو میں اچھی طرح سے جانتی ہوں اور وہ سب ہی میرا بہت احترام کرتے ہیں ، میں جب چاہوں اپنی چھوٹی بہن کو کاسٹ کروا سکتی ہوں لیکن میں یہ ہرگز نہیں چاہتی کہ ربیکا بھی دوسری لڑکیوں کی طرح فن میں ناپختگی کی وجہ سے چھوٹے موٹے کردار کرنے شروع کر دے ہیں

اسے ہر لحاظ سے فنی صلاحیتوں سے مالا مال کر کے فلمی دنیا میں بھیجنا چاہتی ہوں ، میں یہ چاہتی ہوں کہ جب یہ کیمرے کے سامنے پہنچے تو پہلے سے ہی بہترین اداکارہ ہو اور بہترین رقاصہ ہو تاکہ فلمساز اسے مرکزی کرداروں میں لینے پر مجبور ہوں ، کچھ عرصہ پہلے میرے قریبی جاننے والے کچھ فلمسازوں اور ہدایتکاروں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ ربیکا کو ہیروئن لینا

چاہتے ہیں لیکن میں نے خود ہی مناسب نہیں سمجھا تھا ، ایک تو اس کی عمر کم تھی ، دوسرے یہ ابھی فنِ اداکاری میں پختہ نہیں ہوئی تھی میں نے انہیں کہہ دیا تھا کہ جب میں ربیکا کو اس قابل سمجھوں گی کہ وہ فلموں میں ہیروئن آ سکے تو میں خود ہی آپ لوگوں سے رابطہ قائم کروں گی۔" میں نے فریدہ سے پوچھا کہ اب اس کا کیا خیال ہے تو وہ بولی "میں سمجھتی ہوں کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ یہ لڑکی فلموں میں مرکزی کردار کے لیے کاسٹ ہو ،

ربیکا کو میں نے اپنے قریب بلایا تو وہ بڑے ادب کے ساتھ میرے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی ، میں نے اس سے پوچھا "ربیکا تمہارے رقص کی بڑی تعریف سنی ہے کیا تم واقعی بہت اچھا رقص کرتی ہو" وہ مسکرا دی ، سر ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ، آپ اگر کہیں تو میں ابھی آپ کو رقص کر کے دکھا سکتی ہوں ، میں ہنس دیا ، ٹھیک ہے ، تمہارا رقص بھی ضرور دیکھیں گے ، پہلے تم سے کچھ باتیں یوتھ انٹرنیشنل کے لیے نہ کر لیں ،

ٹھیک ہے جی جیسے آپکی مرضی ،

، یہ بتاؤ کہ تم نے صرف رقص ہی سیکھا ہے یا کچھ لکھنا پڑھنا بھی جانتی ہو ؟

ج ، لکھنا پڑھنا تو رقص سے بھی پہلے سیکھا ہے میری تعلیم تو اب بھی جاری ہے ۔"

س ، اچھا یہ بتاؤ کہ رقص کی تو تم نے اپنی باجی سے تربیت حاصل کر لی ، اداکاری کی تربیت کہاں سے لی ،

لوگ کہتے ہیں کہ میری شکل بابرہ شریف سے ملتی ہے : ربیکا

ج ، بات یہ ہے جی کہ رقص تو جب تک کوئی نہ سکھائے نہیں آ سکتا ، اس لیے استاد کا ہونا بہت ضروری ہے لیکن اداکاری سیکھنے کے لیے کسی استاد کی ضرورت نہیں ہوتی اداکاری تو انسان صبح سے شام تک کرتا ہی رہتا ہے ، میں نے فلمیں دیکھ دیکھ کر اداکاری کا فن سیکھا ہے ، کسی فلم میں جو بھی کردار اچھا لگتا ہے میں تنہائی میں اس کی کاپی ضرور کرتی ہوں ، آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر چہرے کے تاثرات کے ساتھ مکالمے بھی بولتی ہوں ،

س ، اگر اب تمہیں کیمرے کے سامنے لیجا کر کھڑا کر دیا جائے تو اداکاری کرتے وقت جھجکو گی تو نہیں ؟

ج ، ہرگز نہیں ، اسی لیے تو میں آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اداکاری کرتی ہوں تاکہ کیمرے کے سامنے مجھے پریشانی نہ ہو ،

س ، تمہیں اداکاری اور رقص کا شوق کیسے ہوا ؟

ج ، اپنی باجی کو دیکھ دیکھ کر ۔

س ، کیا تمہیں بھی یہ احساس ہے کہ اب تمہیں فلموں آ جانا چاہیئے ؟

ج ، جی ہاں ۔ دیکھئے نا پہلے تو سب ہی پنجابی فلمیں بن رہی تھیں جن میں مجھ جیسی دھان پان سی لڑکی کے لیے گنجائش بہت کم تھی ، لیکن اب جبکہ میں خود بھی بڑی ہو گئی ہوں ، اور اردو و پنجابی فلموں میں نئی نئی لڑکیاں اور لڑکے متعارف ہو کر کامیاب ہو رہے ہیں ، آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں شکل و

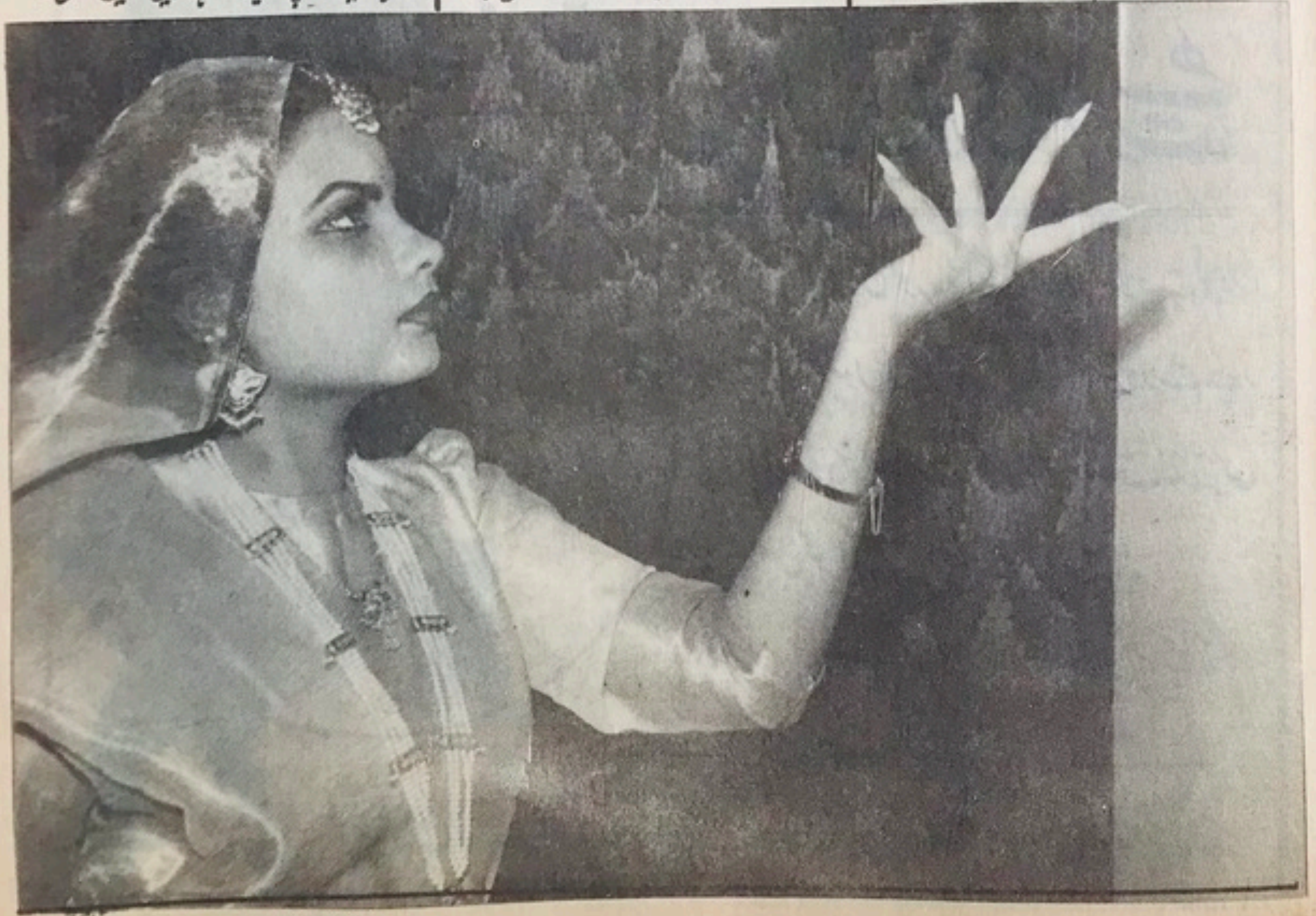

سے زیادہ نام کمائے گی، جو ابھی تک فلموں میں متعارف ہو گئی ہیں، میں نے ربیکا سے آخری سوال کیا "کیا تمہیں یہ احساس ہے کہ تمہاری شکل اداکارہ بابرہ سے کافی حد تک ملتی جلتی ہے،" وہ ہنس دی اور بولی، "کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ میرا چہرہ ایک خاص زاویے سے بابرہ سے ملتا ہے، ممکن ہے ملتا ہو لیکن میرا خیال ہے کہ یہ میرے لیے کوئی کریڈٹ کی بات نہیں ہے، میں بابرہ کی شکل اور اپنی شکل میں کسی حد تک مماثلت سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتی ہوں، میں اپنی فنی صلاحیتوں کے بل پر ہی آگے بڑھنا چاہتی ہوں،

س، کبھی فلم سٹوڈیو میں گئی!

ج، ابھی تک نہیں گئی، میں اب اسی روز جاؤں گی جس روز میری شوٹنگ ہو گی،

س، ہمیں بلاؤ گی؟

ج، سب سے پہلے،

پھر اب اجازت ہے،

بہت شکریہ آپ کا،

لگاؤ ہے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ مجھے ایسا کردار ملے جس میں میں جی کھول کر رقص کر سکوں

س، کس قسم کے رقص؟

ج، کلاسیکل اور ماڈرن دونوں،

س، تم نے کہا تھا تم رقص کر کے دکھاؤ گی؟

ج، "جی ہاں کیوں نہیں" یہ کہہ کر ربیکا اٹھی اپنا دوپٹہ کمر کے گرد باندھا، کیسٹ پلیئر پر کلاسیکل میوزک کا ایک کیسٹ لگایا، اور رقص شروع کیا، ربیکا نے ایسے ایسے خوبصورت زاویئے بنائے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کہ پندرہ سال کی لڑکی کلاسیکل رقص میں اتنی مہارت کیسے رکھتی ہے، اس کے بعد اس نے ڈسکو ٹائپ میوزک کی ایک کیسٹ لگائی اور اس پر رقص کیا، اب وہ بالکل مختلف ربیکا لگ رہی تھی، بہر کیف ربیکا نے اپنے رقص سے یہ ثابت کر دیا کہ اب اسے کسی ڈانس ڈائریکٹر کی ضرورت نہیں ہے،

ربیکا نے فن کے سائے میں پرورش پائی ہے اور یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ فن اداکاری اور رقص میں ان تمام لڑکیوں

صورت جسمانی لحاظ سے اور رقص میں بھی ان سب لڑکیوں سے بہتر ہوں جو اب تک متعارف ہوئی ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ میرے لیے یہ بہترین دور ہے کہ میں فلموں میں بہت اچھے کرداروں میں متعارف ہو جاؤں،

س، کسی فلم ساز سے بات ہوئی؟

ج، کئی فلمسازوں اور ہدایتکاروں سے بات چیت چل رہی ہے جب تک باجی فلم میں میرے کردار سے مطمئن نہیں ہو جاتیں میں کام نہیں کروں گی ویسے امید ہے کہ جب تک آپ میرا یہ انٹرویو شائع کریں گے میں کسی فلم میں کاسٹ ہو چکی ہوں گی،

س، تمہیں خود اپنی شکل اچھی لگتی ہے؟

ج، (ہنس کر) پتہ نہیں میری شکل کیسی ہے لیکن دیکھنے والے اس کی تعریف کرتے ہیں، مجھے اپنی شکل سے زیادہ اپنا رقص اچھا لگتا ہے،

س، فلموں میں کس قسم کا کردار کرنا پسند کرو گی؟

ج، مجھے چونکہ رقص سے جنون کی حد تک

لڑکیوں اور لڑکوں کیلئے نادر موقعہ

نئے چہروں کی فوری ضرورت ہے

اداکاری، گلوکاری اور ماڈلنگ کیلئے باصلاحیت نوجوان پرکشش لڑکیوں اور لڑکوں کی فوری ضرورت ہے۔

اپنی چار عدد خوبصورت تصویریں مختلف انداز میں بمعہ مکمل کوائف فی الفور ارسال کریں۔

جو سلیکٹ ہوں گے انہیں لازمی چانس دیا جائے گا۔

رابطہ کے لئے

انچارج نئے چہرے معرفت پوسٹ بکس نمبر ۲۳۴۶ جی پی او لاہور پاکستان

پاک چین تعلقات .... ایک جائزہ

تحریر:۔ سید علی نواز گیلانی

آج یکم اکتوبر 1990ء ہے۔ عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کے عوام آج اپنے پیارے وطن کے قیام کی 41 ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ اس پر مسرت موقعہ پر ان کے دیرینہ دوست (پاکستانی عوام) ان کے (چینی عوام) کے لئے زندگی کے ہر میدان میں کامیابی کامرانی اور خوشحالی کی دعائیں کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر ان کالموں میں پاکستان اور چین کے تعلقات کا اجمالی جائزہ لینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ عصر حاضر کے تیزی سے بدلتے ہوئے غیر دوستانہ اور کسی حد تک ناخوشگوار عالمی حالات کے باوجود وہ کیا وجوہات ہیں۔ کہ پاکستان اور چین کے تعلقات پائیداری کی حد سے بڑھ چکے ہیں۔ اور ہر دور میں مزید مستحکم بنیادوں پر استوار ہوئے ہیں۔

"پاک چین دوستی (علاقے میں) بالادستی کی خواہشات کی راہ میں زبردست رکاوٹ ثابت ہوئی ہے" عوامی جمہوریہ چین کے صدر جناب ینگ شینگ کون نے ان خیالات کا اظہار گذشتہ دنوں بیجنگ میں صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان کے اعزاز میں دی گئی ضیافت میں کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض ممالک اب تک پاکستان اور چین کے دوستانہ تعلقات کو بری طرح محسوس کرتے ہیں۔ اور کافی حد تک علاقے میں بالادستی کے عزائم کے لئے یہ بے مثال دوستی لمحہ فکریہ ہے۔ حالانکہ یہ تعلقات کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں بلکہ باہمی محبت اور دوستی کی اعلیٰ روایات کی مثال ہیں۔

باقاعدہ طور پر پاکستان اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات 21 مئی 1951ء میں قائم ہوئے۔ گذشتہ 39 برسوں میں یہ سفارتی تعلقات بے تکلف عوامی دوستی کی مثال بن چکے ہیں۔ اور اچھے ہمسائیگی کے زریں اصولوں پر مبنی ان تعلقات کو اب ہر عالمی فورم پر رشک کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ ماہ و سال کے نشیب و فراز سے بے نیاز باہمی مفاہمت احترام اور خیر سگالی کے اصولوں پر مبنی یہ پر خلوص تعلقات حکومتوں کی تبدیلیوں سے بے نیاز ہر دور میں عوامی سطح پر مستحکم ہوتے جا رہے ہیں۔ گذشتہ چند عشروں میں پاکستانی اور چینی رہنماؤں نے ہر موقعہ پر ایک دوسرے کا ذکر نہ صرف اچھے الفاظ میں کیا۔ بلکہ عالمی سطح پر بھی دونوں ممالک ہمعصر بین الاقوامی مسائل پر یکساں نقطہ نظر رکھتے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے تعلقات کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ اور یہاں یہ ذکر بے جا نہ ہو گا۔ کہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمان جب قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں حصول آزادی کی جدوجہد میں مصروف عمل تھے۔ تو انہی ایام میں چین کے عظیم عوام بھی اپنے عظیم رہنما ماؤزے تنگ کی زیر قیادت تاریخی لانگ مارچ کر رہے تھے۔ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کی ہمدردیاں ماؤزے تنگ اور عظیم چینی عوام کے ساتھ تھیں۔ جبکہ پنڈت جواہر لعل نہرو اور کانگریس کے رابطے چینگ کائی شک سے قائم تھے۔ بہرحال یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ کہ چینی عوام کی جدوجہد آزادی کی قائداعظم محمد علی جناح نے پر زور حمایت کی تھی۔ جس کا چینی عوام نے بھی اعتراف کیا ہے۔

پاکستان اور چین کی یہ بے مثال دوستی جو دیگر ممالک کے لئے قابل تقلید بن چکی ہے۔ ہر آزمائش کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے۔ بہت سے واقعات ان تعلقات کی پائیداری کا باعث بنے ہیں۔ پاکستان 4 جنوری 1950ء کو عوامی جمہوریہ چین کو سب سے پہلے تسلیم کرنے والے ممالک میں شامل ہے۔ مئی 1951ء میں سب سے پہلے اقامتی سفیروں کا تبادلہ ہوا۔ لیکن در حقیقت اس سے بھی قبل نومبر 1949ء میں چینگ کائی شک کے نمائندے کے مجوزہ آئی کمیونسٹ انقلاب کی مخالفت کرتے ہوئے پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک مشترکہ قرارداد پیش کی تھی۔ جس میں چین کے عوام کو اپنے سیاسی ادارے خود چننے کے حق کی حمایت کی تھی۔ 1950ء کے اجلاس میں پاکستان نے اقوام متحدہ میں چین کی نمائندگی کے لئے بیجنگ کے حق کی زبردست حمایت کی تھی۔ 1955ء میں ہونے والی افروایشیائی ممالک کی بنڈونگ سربراہ کانفرنس میں پاکستان اور چین نے بھرپور تعاون کیا تھا۔ اس کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی اس وقت کے وزیراعظم جناب محمد علی بوگرا اور چین کی نمائندگی اس وقت کے وزیراعظم جناب چواین لائی کر رہے تھے۔ ان دونوں رہنماؤں کی ان ملاقاتوں کو اس پر خلوص دوستی اور بے لوث تعلقات کی اساس کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد پاکستان اور چین کے درمیان تعلقات مستحکم ہوتے چلے گئے۔ اکتوبر 1956ء میں سب سے پہلے اس وقت کے وزیراعظم پاکستان جناب سید حسین شہید سہروردی نے سب سے پہلے چین کا دورہ کیا۔ اسی سال دسمبر 1956ء میں چین کے وزیراعظم جناب چواین لائی پاکستان پہلی مرتبہ تشریف لائے۔ جناب چواین لائی کی پاکستان سے محبت اس بات سے عیاں ہے۔ کہ آپ اپنے ہر غیر ملک دورے کے شروع یا آخر میں کچھ دیر کے لئے پاکستانی سرزمین پر ضرور رکتے۔ چین کے وزیراعظم چواین لائی دوسری مرتبہ فروری 1964ء کو پاکستان تشریف لائے۔ ان کی پاکستان سے محبت کا ہر پاکستانی دل سے آج بھی احترام کرتا ہے۔ ان کو بے شک اس پائیدار دوستی کا معمار اعلیٰ کہا جا سکتا ہے۔ ان اعلیٰ سرکاری سطحوں پر دوروں کے علاوہ عوامی سطح پر ثقافتی، علمی، ادبی اور صحافتی وفود کے تبادلوں سے بھی یہ تعلقات مزید مستحکم ہوئے۔

اپریل 1965ء میں جب اس وقت کے صدر پاکستان جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان چین کے سرکاری دورے پر

وہاں گئے تو وہاں ان کا فقید المثال خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقع پر صدر پاکستان محمد ایوب خان نے کہا "چین کے ساتھ ہماری (پاکستان کی) دوستی ایک طویل مدت کی پالیسی ہے۔" انہوں نے اپنے اس دورے کے دوران اقوام متحدہ میں چین کے جائز حقوق کی فوری بحالی کے مطالبہ کا اعادہ بھی کیا۔ اور دو چین اسکیم کی مخالفت کی۔

اسی طرح جب ستمبر 1965ء میں بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا۔ تو یہ چین ہی تھا۔ جس نے واشگاف الفاظ میں اس جارحیت کی نہ صرف ہر عالمی فورم پر پرزور مخالفت کی بلکہ بھارت کو خبردار کیا کہ اس جارحیت سے وہ باز آئے ورنہ اس کے نتائج زیادہ خوشگوار نہیں ہوں گے۔ چین نے پاکستان پر رنج و الم کے اس عالم میں اچھے دوست کا وہ ناقابل فراموش کردار ادا کیا کہ اب بھی لوگوں کے ذہنوں پر نقش ہے۔ آزمائش کی اس گھڑی میں پاکستان اور چین کی دوستی کی بنیادیں مزید مستحکم ہوئیں۔ اس جنگ ستمبر کے بعد مارچ 1966ء میں چین کے (اس وقت کے) صدر جناب لیوشاؤچی صاحب نے دورہ پاکستان کیا تو ان کی پاکستان آمد پر راولپنڈی میں دس لاکھ سے زائد پاکستانی عوام نے اپنے ہر دلعزیز معزز مہمان دوست کا فقید المثال خیر مقدم کیا کہ الفاظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

پاک چین تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے۔ اس دوستی کو استحکام و دوام بخشنے میں غیر سرکاری تنظیموں کے فعال کردار کو

نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ جو کہ نہ صرف قابل تعریف ہے بلکہ قابل ذکر بھی ہے۔ کیونکہ انہی ذرائع سے چین میں پاکستان شناسی اور پاکستان میں چین شناسی کی عوام فہم مہم کامیاب ہوئی۔ 1954ء سے بیجنگ یونیورسٹی میں قائم شعبہ اردو اور پھر اس شعبے سے فارغ التحصیل طالب علموں کی چین کی روزمرہ زندگی کے مختلف شعبوں میں احسن کردار ان کا پاکستان سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کئی نامور پاکستانی اساتذہ کرام اس شعبے میں گراں قدر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ چین کے دوست ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔

دوطرفہ تعلقات کی اس قابل رشک پائیداری کے سلسلے میں ریڈیو بیجنگ سے 1966ء سے جاری اردو نشریات کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا۔ گذشتہ 24 سالوں میں اردو سروس ریڈیو بیجنگ کی فعال سروس کی حیثیت اختیار کرچکی ہے۔ پاکستان میں اس کے سامعین کی تعداد میں روز بروز اضافہ اس کی عوامی مقبولیت کا آئینہ دار ہے۔

مختصر یہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے تعلقات پائیداری کی مستحکم بنیادوں پر استوار ہیں۔ اور ہر دور میں نت نئے شعبوں میں تعاون سے دونوں ممالک پرامن بقائے باہمی کے اصولوں کے تحت ایک دوسرے کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے خوشحالی و کامیابی کی شاہراہ ترقی پر پرمسرت و شادمان گامزن ہیں۔ اس موقعہ پر اس دوستی اور خیر سگالی کے ان احسن جذبوں کے قائم و دائم رہنے کی دونوں ممالک کے عوام دعائیں کرتے ہیں۔

We have Dynamic Association
and
Excellent Business Relations With CHINA

BROTHERS

BROTHERS TRADING CORPORATION

COMMERCIAL SALES:
1ST FLOOR, AMIR MANSION,
MOHD. FEROZ STREET, JODIA BAZAR,
KARACHI — PAKISTAN.
TEL : 2415240-2417899
CABLE : "BROTRADE"

INDUSTRIAL SALES:
ROOM NO. 9, 17 3RD FLOOR,
ARKAY SQUARE, SHAHRAH-E-LIAQUAT,
KARACHI — PAKISTAN.
TEL : 221522-2417891-221361
TELEX : 24429 AYSHA PK
FAX : 92-21-2418866

LAHORE FAISALABAD

A.R.S.

Heartiest Felicitations
to the people and the government of
CHINA
on the occasion of their
NATIONAL DAY

KHALID BROTHERS
PAKISTAN (PVT) LTD.
■ IMPORT ■ EXPORT ■ REPRESENTATION

POST BOX NO. 5573, NOORANI CENTRE, ADAMJEE DAWOOD ROAD
JODIA BAZAR, KARACHI. 74000 PHONES: OFF. 2415737
CABLE: "PAIGHAM" TELEX: 25350 SAEED PK FAX 2417561

Agents for
• GUM ROSIN • PHENOL • DIETHYLENE GLYCOL • SODIUM SULPHIDE • SODIUM SULPHATE • BORIC ACID BP • WHITE OILS • PETROLEUM JELLY BP • STEARIC ACID.
ORGANIC — INORGANIC — PETROCHEMICALS

ARS

We are proud that our Association with the
People's Republic of China is deep rooted.
We congratulate the Great Chinese People and the Government on their

热烈庆祝
中国国庆

41ST NATIONAL DAY
Mohammad Umar Haji Haroon
[illegible] Gali, Jodia Bazar, P.O. Box No. 6324, Karachi-2
Showroom, Unicentre I.I. Chundrigar Road, Karachi-2
Phone [illegible]
Cable [illegible]

Heartiest Felicitations To

THE PEOPLE'S REPUBLIC OF CHINA

on the anniversary of their
NATIONAL DAY

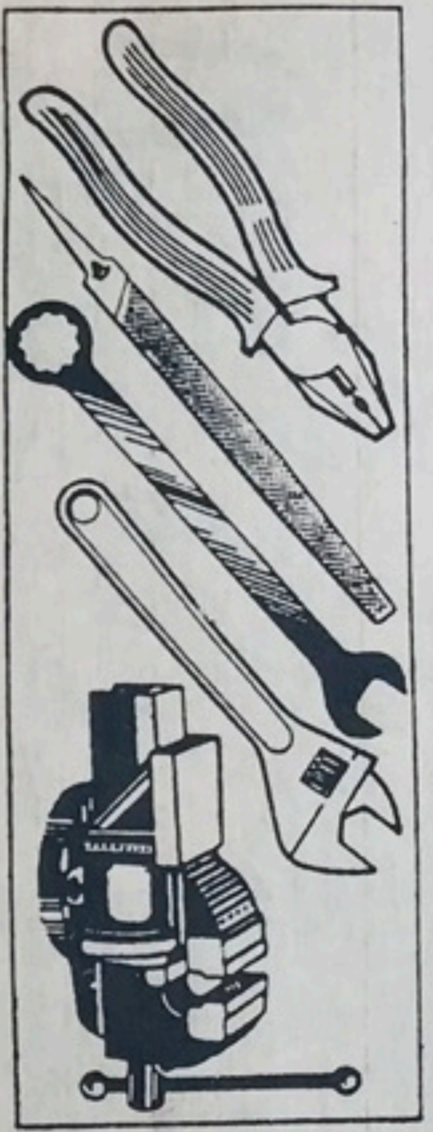

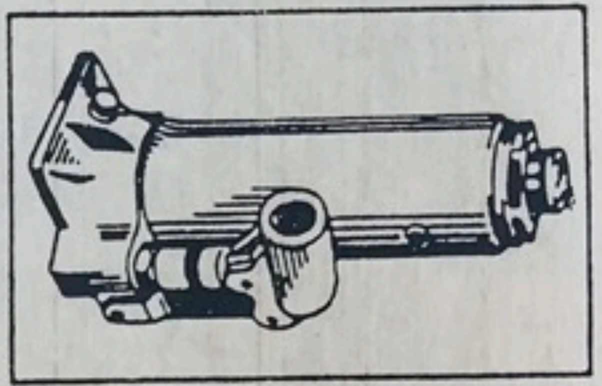

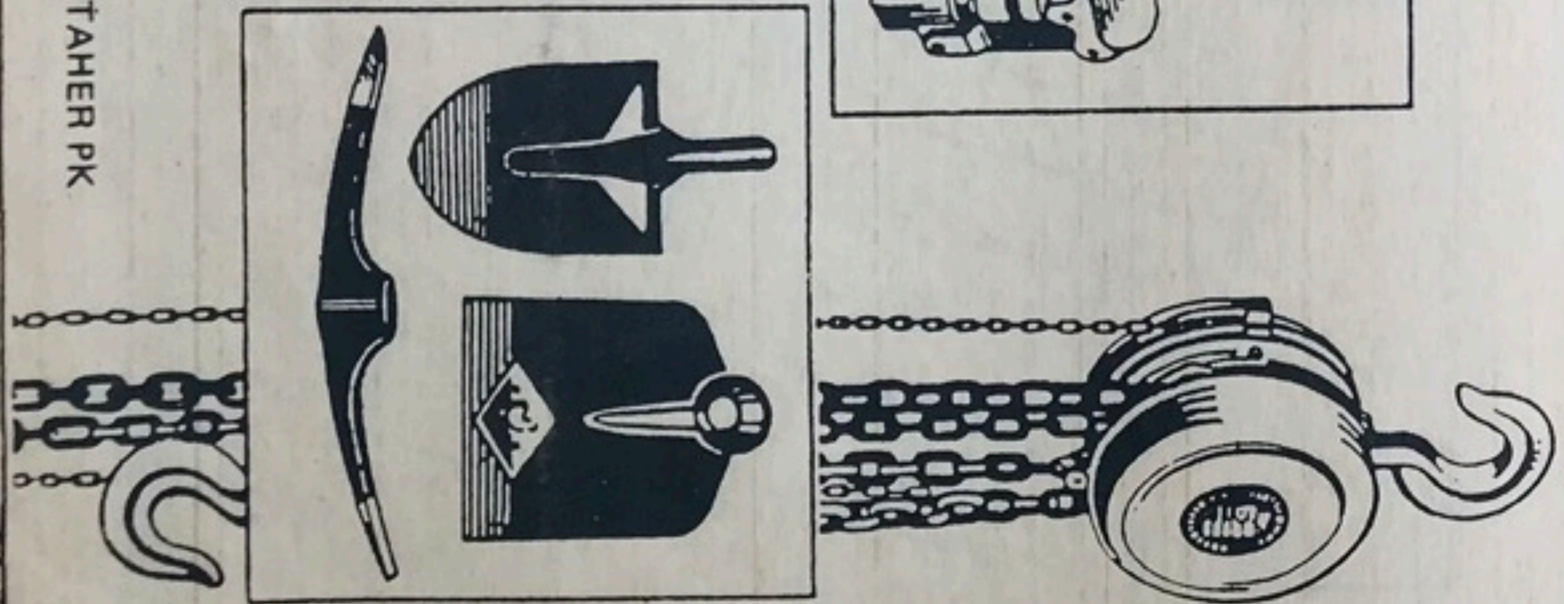

Sole Agents:

TAHER M. SHAIKH ALI

Murad Khan Road, Khori Garden, Karachi-74000.
Phones: 2414733, 2414867, 2415370. Telex : 24456 TAHER PK.
Fax: (9221) 2415743, Cable : "INDENT".
Lahore Office : 49, Nishtar Road, Lahore, Phone: 226431. Telex: 44894 TAHER PK
Fax [illegible] 49, Cable: "VIBGYOR".

☐ THINER

Heartiest Greetings

to the people and the government of
People's Republic of China
on the occasion of their
41st Founding Anniversary

H. Rashid Ahmed & Sons
WORLDWIDE IMPORTERS, EXPORTERS, AGENTS
Telex: 24572 KSTAR PK Cable: KARSTAR Fax No: (021) 217441
P.O. BOX-4045, KARACHI-2 (PAKISTAN)
Phones: 219973-217441-228222

ADKO

Warmest Greetings

to
the People's
Republic of China
on the happy occasion
of their
National Day

M.A. CHHIPA

240, G/1, Rampart Row, Bombay Bazar, Karachi-74000
Phones : Off : 225747, FAX : (0092-21) - 2410637, Cable : RANG
Res : 413393 - Telex : 24776 CHIPA PK

HEARTIEST FELICITATIONS

on the occasion of
the National Day of
the Peoples Republic of China.

from

G-Ways *International*

Indentor of Paper & Board,

109-Azim Chambers, Hasanali Effendi Road,
KARACHI-0112,
Telex: 24008 GWAYS PK
FAX: 92 (021) 219927
Phones 211533 & 212507.

پاک چین دوستی

پاک چین دوستی
روشنی ہی روشنی
اہل چین آئے ہیں
راستے سجائے ہیں
پھول مسکرائے ہیں
الفتوں کے سائے ہیں
وہ کہاں کے اجنبی
ہم کہاں کے اجنبی
پاک چین دوستی
روشنی ہی روشنی
دوستوں کا سنگ ہے
قربتوں کا رنگ ہے
رنگ میں اُمنگ ہے
امنگ میں ترنگ ہے
ترنگ میں ہے زندگی
زندگی میں نغمگی

پاک چین دوستی
روشنی ہی روشنی
دل کے تار ایک ہیں
لاکھ بار ایک ہیں
صداقتوں کی ریت ہے
ریت ہی میں جیت ہے
اپنی شاہراہ میں
کس قدر ہے دلکشی
پاک چین دوستی
روشنی ہی روشنی
امن کے یہ قافلے
کتنے نیک ولولے
بلبلوں کے زمزمے
اہل چین دن سویرے
صبح کی نوید ہے
چھٹ رہی ہے تیرگی
پاک چین دوستی
روشنی ہی روشنی

طالب جالندھری

Hearty FELICITATION

to the friendly
people and the
government of

CHINA

on their

NATIONAL DAY

We wish ever-growing bond of close
traditional friendship between our two countries.

EVEREST CORPORATION
Established 1953
Post Box 5753 Karachi 2 Phone: 2410863 2414550
Telex: 24445 EVRST PK Cables: "GLACIER" Karachi.
BRANCH OFFICE:
207 Zulqarnain Chambers Ganpat Road Lahore
Phone . 65912

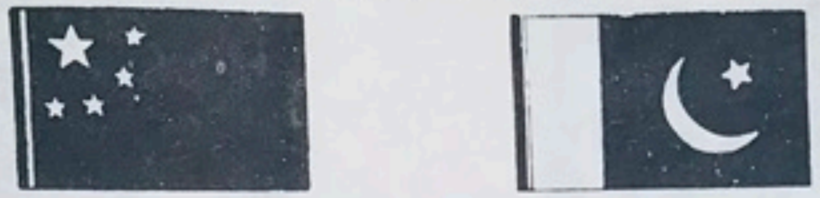

Warmest Greetings

to
the People's
Republic of China
on the happy occasion
of their

National Day

100
YEARS IN SERVICE OF SHIPPING
(1890 - 1990)

BURJORJEE

BURJORJEE COWASJEE & CO.

Eduljee Dinshaw Road, Opp. Custom House, Karachi
Cable: "RATAN" KARACHI
Telex: 23780 RATAN PK Fax: 92-21-2415609

Phones: HEAD OFFICE : 204622-204633-200823
KEAMARI: 271370 RESIDENCE: 552195-551481-532975

STEAMER AGENTS, CHARTERERS, STEVEDORES,
SHIPCHANDLERS, TERMINAL OPERATORS,
TALLY CONTRACTORS, FORWARDING AGENTS.

A member of
Multiport
Ship Agencies Network

OSCAR

"major theme" production is money-maker. So, beginning this year, China Film moved to fund the "major theme" films as an encouragement to the drive to build "a socialist film industry unique to China." "If the sale of such a film is below 30 copies, we will buy the distribution rights and air it on CCTV and provincial stations," General Manager of the China Film Hu Jian announced. This preferential treatment, he said, may enable more people to see the major theme films.

In this way, studios can invest their limited budgets on ideologically healthy projects without worrying about marketability.

Major themes

The major themes the studios are pursing to depict include historical events in the Chinese people's efforts, under the leadership of the Communist Party, to overthrow the old system and to build a new people's China. The Shanghai Film Studio is preparing to shoot a film on the founding of the Chinese Communist Party in 1921. Three scripts for this production have been submitted for discussion. The

Major themes

The major themes the studios are pursing to depict include historical events in the Chinese people's efforts, under the leadership of the Communist Party, to overthrow the old system and to build a new people's China. The Shanghai Film Studio is preparing to shoot a film on the founding of the Chinese Communist Party in 1921. Three scripts for this production have been submitted for discussion. The
August First Film Studio is shooting "The Great Decisive Campaigns" which highlights the three major campaigns leading to the final victory of the Communists over the Kuomintang in October 1949.

Meanwhile, in the sweeping nationwide craze for a better understanding of the late Chairman Mao Zedong (1893-1976) and other founding fathers of New China, the E'mei Film Studio began shooting in May "The Life Story of Mao." It is the first effort ever to portray the life of the Great Leader in a feature film. Incidentally, the Youth Film Studio is planning a film on childhood of the late Premier Zhou Enlai (1898-1976).

Directors, screenwriters and actors are encouraged to integrate themselves with the masses so as to produce more films to their liking. Yan Minjun, director of the Changchun Film Studio, expects such efforts may help turn financial crisis into opportunity. "People tend to like a film that is endearing to them," he said.

On the other hand, the number of commercial entertainment films drops to 66, or 33 per cent of the total. Last year, a total of 92 such films were produced, but box-office returns show that audiences were not as enthusiastic as expected.

Martial art films

The situation became worse for the first half of year. In the cinemas of Beijing, the capital, martial art films, still the principal entertainer in China, had only 50 per cent of attendance, much lower than the averaging 70 per cent in the past few years.

"Improving quality is the only way to go," Ai Zhisheng said. As long as content is healthy and has

artistic appeal, entertainment films will always be the big money-makers.

Despite the cutback plan, the China Film will continue to import entertainment films since foreign-made action films and comedies always enjoy a big audience in Chinese cities. "But we must be very cautious not to buy films that play up sex and violence," said Chen Ruying, an official with the China Film. It is thus expected that films imported this year will be of better quality and healthier themes.

New rules have been formulated to ensure good control of enterprise-financed films. These films, expected to make money quickly, are often made in a hurry at the cost of quality.

Cultural departments in provincial governments are authorised to oversee film production. Film studios must submit scripts first to the department for approval, and then to the State Film Bureau. "This is to enhance the Party's leadership"' said Teng Jinxian, Director of the State Film Bureau.

According to him, the new cutback policy will eventually woo back audiences and improve the image of China's film industry.

Ties with Africa

Economic relations with Africa have diversified from merely providing financial aid to constructing engineering projects, providing labour services and setting up joint ventures. So far, China has established more than 60 joint ventures or solely-owned firms in nearly 30 African States. Trade with Africa was US$1.16 billion last year.

In the past decade China completed 335 turn-key projects in other developing countries, mostly in Africa. In the coming years, Chinese leaders have promised, China will continue to provide aid but, given the country's own foreign debt of US$ 41 billion, such aid is not likely to increase by big margins.

A significant feature in relations between China and other developing countries in recent years has been their cooperation in hi-tech fields. Last year, China's aerospace company, the Great Wall, established a joint venture with Brazil's Avidras company to provide satellite launching, retrieval and related services to other developing countries.

Pakistan's satellite

According to a US$150 million agreement between China and Brazil signed in 1987, China will put up two low-orbit remote-sensing satellites for Brazil in 1992 and 1994. Last January China's aerospace company underbid Europe's Arianespace company to win a satellite-launching order from an Arabian consortium. And last July China successfully launched Pakistan's first meteorological satellite. Cooperation with some countries for peaceful use of nuclear technology is also under way.

Talking about breaking of the "hi-tech monopoly" of developed countries, President Jose Sarney of Brazil told Chinese Premier Li Peng: "Either we help each other now or we will both be enslaved by imported technology."

China views itself as a member of the Third World. During his visit to the Gulf countries last March, Chinese Foreign Minister Qian Qichen said: "China will always represent the Third World in using its voting right as a permanent member of the UN Security Council."

"In the wake of detente between East and West, the South-North question will become even more outstanding," said a Foreign Ministry official. "Only by mutual support and joint efforts can we, developing countries, have a stronger voice in the world."

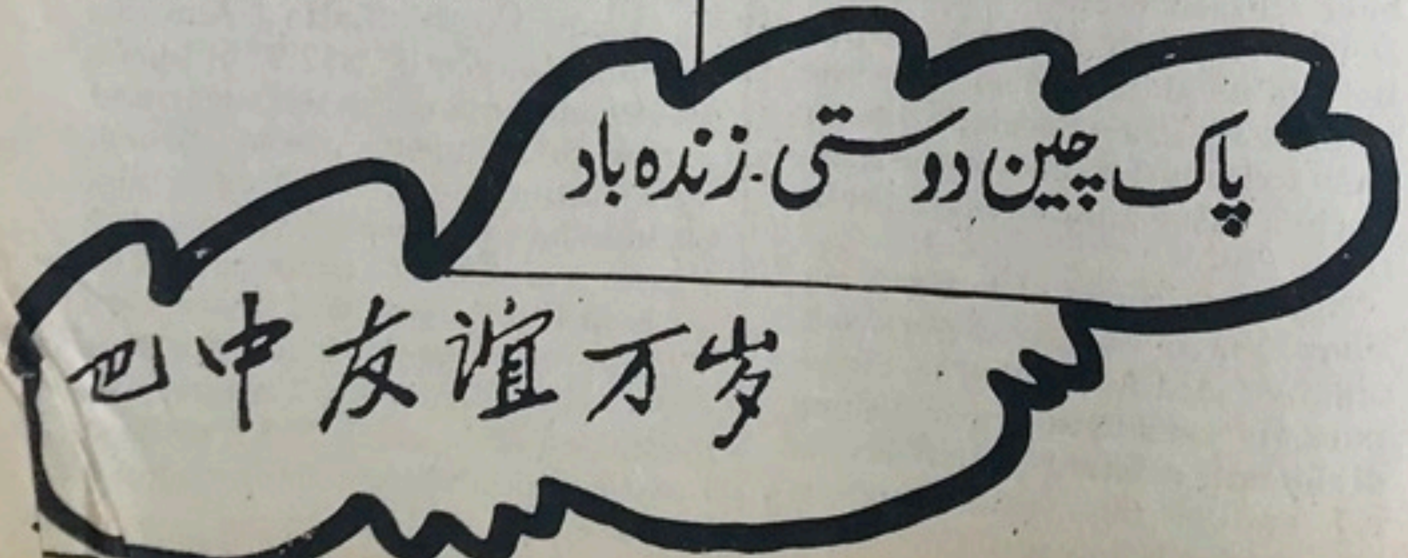

Film production

By Li Hui

CHINESE cinema is losing audience at a speed that industry can hardly control. In six years from 1983 to 1989, attendance dropped abruptly from 27.3 billion to 16 billion. Officials of China Film, China's major film distributor, lay the blame at the desire for a quick buck that swamped the market with low-taste films in the past two years.

To check this depressing decline, the film authorities have set the ceiling of its 1990 film output to 100 productions, against the 150 quota in the previous years, to ensure the quality.

"By cutting the number of films, we can save our limited fund and invest in quality," said Ai Zhisheng, Minister of Radio, Film and Television. China's studios already cut production from 158 films in 1988 to 136 in 1989, which, according to the Minister, resulted in a number of quality products.

This year 11 out of the 16 major film producers face cuts in quotas. Only the Youth Studio, the Fujian Studio, the Shenzhen Film Corporation and the Children Studio are unaffected. The Yunnan Studio has no quota at all. An official from the Film Bureau said the studio is supposed to shoot films about ethnic minorities but none of the projects it submitted for approval is on such a theme.

Co-production

Co-production, however, is not involved in the cutbacks. As a channel to promote Chinese film industry on the world market, co-operation with overseas producers continues to have the State's support. This year, co-production is thriving, thanks to an unexpectedly increased interest from Hong Kong and Taiwan while the Western filmmakers boycott China in the wake of the June 4 crisis. And now, said Zhang Jiping of the China Film, co-turns to both "major theme" films (defined as serving socialism and being educational) and entertainment movies.

Pornography

Following a crackdown in China on pornography in the later part of 1989, a greater emphasis was put on the educational function of the cinema. There were 59 "major theme" films produced in 1989, 43 per cent of the year's total production. One of them, "The Birth of New China," brought in a record 30 million yuan (about US$8.1 million). Of the four 1989 productions that have sold over 200 copies, against the average 100, two are of the major theme and another two are Gong Fu movies. This year 62 per cent of films are reportedly to be on the major theme, which are expected to be the same money-makers like "The Birth."

However, not necessarily every

Rapid growth of power industry

By Wang Qinghua

ALTHOUGH China began to build a power industry as early as 1882, the country, more than half a century later, still had only several medium-sized and small power plants with a combined generating capacity of 1.85 million kw.

The country's power industry began developing rapidly after New China was founded in 1949. Today, China is the fourth largest power producer in the world, after the United States, the Soviet Union and Japan. In 1988 the country had an aggregate generating capacity of 115 million kw and generated 543 billion kwh of electricity.

According to the Chinese Ministry of Energy Industry, China's generating capacity and power production have increased at an annual rate of 11.1 per cent and 13.2 per cent respectively in the past 40 years.

The past decade in particular has seen a rapid growth of the power industry. Annual addition of power generating capacity reached 3.2 million kw in the early 1980s and exceeded 10 million kw in 1987 and 1988. Another 12 million kw is expected to be added this year.

While thermal power plants supply most of the country's power needs, 70,000 small hydro-power stations provide electricity to 600 million rural residents. In many remote pastoral areas, mountain villages and islands, local people use electricity for grain and fodder processing and cooking, as well as lighting.

China has abundant coal and hydro-power resources. Coal deposits reach an estimated 880 billion tons, and hudro-power resources, if tapped, have a generating capacity of 680 million kw.

Currently, thermal power plants provide 70 per cent of the country's total power supply.

Since the early 1970s, many power plants have been constructed in cloal-producing areas, notably Shanxi and Hebei provinces and Inner Mongolia, in north China. As power needs shoot up in coastal areas following the implementation of the open policy, big thermal power plants are being built in coastal port cities such as Dalian, Tianjin, Shanghai and Fuzhou.

Currently, 119 large and medium-sized thermal power plants are being constructed across the country. They have an aggregate generating capacity of 32 million kw.

In the meantime, construction of hydro-electric stations has been speeded up. Along the Yangtze river, China's longest, are already a dozen large stations. After 14 years of continuous construction, the Gezhouba Hydro-power Station straddling the mainstream of the Yangtze was completed in 1988. The station has 21 generators with a combined capacity of 2.7 million kw, the largest power facility in China.

Many more are being constructed along the Yangtze. Feasibility studies of the super-large Three Gorges Station were completed in 1988, and its construction is expected to begin at the turn of the century.

Hydro-power development also concentrates along the Yellow river, the second longest in China, and the Hongshui river in southern China. On the former, seven large stations have been built and another one is under construction. On the latter are also being built four big stations.

Compared with a super abundance of hydro-power resources, however, such development is still too slow. Only eight per cent of the country's total hydro-power resources has been utilised according to the Energy Industry Ministry.

But construction has been accelerated. The Ministry says hydro-power stations will have a total generating capacity of 80 million kw by the year 2000, as against 30 million kw at present. Stations now being built have an aggregate generating capacity of 24 million kw.

China also is going nuclear in power generation. Currently under construction are two nuclear power projects: the 300,000-kw Qinshan Plant in the coastal province of Zhejiang and the 1.8-million-kw Daya Bay Plant in south China's Guangdong province. They are scheduled for operation in 1990 and 1992 respectively.

"China's power industry, after 40 years of development, has grown into a vibrant sector of the national economy on an extremely weak basis," said Mr Huang Yicheng, Minister of Energy Industry. Mr Huang said that the country's energy industry has entered a new stage, which is characterised by the adoption of large-capacity generators, the construction of large and super-large stations, and the erection of ultra-high-tension power transmission lines and extensive power grids.

Despite the fast development of its power industry in the past four decades, China is still suffering from serious power shortages. Many factories cannot operate at full capacity. The country needs an additional 80 billion kwh of electricity a year, according to an estimate.

An over-heated economy and waste are the two culprits of the shortages. The central government is now reducing capital construction and speeding up the construction of power projects to remedy the situation. Experts believe this will take a long time to accomplish.

We are
Manufacturers, Exporters, Contractors, Suppliers & Prequalified Contractor of Health Deptt. Of:
Surgical Gauze, Surgical Bandage, Hospital Linen Cloth, Hospital Garments. Uniforms of Armed Forces.
Contact:
M/S
Al-Qadri Trading Corp (Regd)
(Member of Chamber of Comerce).
Head Office:
6th Floor Aiwan-e-Auqaf. P.O. Box No. 2441, G.P.O. Shahrah-e-Quaid-e-Azam Lahore, Pakistan. Phone: 54729

by 1993. Currently, less than 10 per cent of the country's 2,200 counties have such women leaders in their leading bodies.

Some people question the fairness of this renewed quota system. But Women's Federation leaders hold that women have been handicapped compared to men because of traditional feudalistic ideas against women. They argue that there should be special procedures for promoting women, especially in rural areas where women's status is particularly low.

But women candidates running for government offices in cities, where educational levels are higher, oppose the quota idea. They regard the special treatment as an indication of women's incompetence and would not accept the favour lest it might harm their reputation.

According to the surveys conducted by the All-China Women's Federation on women's status in leading bodies at various levels in the past two years, Zhang Xiaoyuan said, some women leaders, though with better education, believe they are inferior to men as managers and administrators. They are content with the less significant responsibilities they already hold. Some capable women leaders lose opportunity for promotions because they sacrifice their own careers to support their husbands' term move on to the second and third terms for further training. The programme includes training in oral presentation, writing, and confidence building through participation in government affairs. By early this year, five students had been selected as candidates to higher positions in the provincial government after they passed oral and written tests.

The provincial women's organisation also keeps an information file of "talented women" in its information centre, which today members 4,970. The centre follows performances of these women and recommend outstanding ones for positions in the local government. Of 1,320 women recommended over the past three years, 214 have been appointed or elected to leading positions in prefectures, counties or townships.

Some women's federations also regard it as their responsibilities to help ease the family burdens of career women. The Women's Federation of Beijing, for example, operates the March 8 (standing for the International Women's Day) Service Company, which provides baby-sitters and housemaids. With a receipt from the service company, the individual employer only pays half the cost of the maid, while the rest is covered by her or his work unit.

At the persistent demand of the All-China Women's Federation, the Ministry of Personnel announced in March to extend retirement age for senior women intellectuals from 55 to 60, the same age limit as is fixed for their male counterparts.

Now, the federation is working to have the central government readjust retirement regulations for women officials in government organizations, which make the women to retire five years earlier than their men counterparts.

"When the regulations were drafted in the early 1950s, women workers, including office staffers, were set to retire at 55 against men's 60 as a protection of women," Zhang Xiaoyuan explained. "This works O.K. for those engaged in heavy manual labour, but otherwise it turns to be an discrimination against women, especially regarding the average life expectancy for women in China which is about two years longer than men."

On the other hand, she said, some competent women leaders are not aggressive enough to represent the interest of women.

Having collected the first hand information, women's federations at central and provincial levels hold seminars with the local government to discuss how to train the women leaders in relation to their characterists. Women leaders also compare notes on how to better run government offices during these seminars.

The women's federatins rely on mass media — newspapers, broadcasting and TV programmes — to publicise the role of women in government affairs and the outstanding performances of some women in their offices. Women's newspapers and magazines run special columns on women's participation in government affairs.

Such promotion campaigns not only boost morale on the part of women but also accustom the men to the idea that a competent leadership is regardless of sex. "There is a big difference between whether or not a woman is known to the public when she runs for election," said Zhang Xiaoyuan.

"The women's federations do not force incompetent women into leading bodies, but look for potential leaders, and then train them, making them worthy of their positions," she added.

For the last three years, the All-China Women's Federation has run short-term courses for about 1,000 women leaders in grassroots units, as a major measure to improve their abilities. During the courses, experts in women studies, psychologists and outstanding women leaders are invited to lecture on such issues as self-confidence, management capability and the art of leadership. Among the students are leaders in rural townships and managers in enterprises.

The Women's Federation in Jilin Province has run an intensive short-term training programme for women department heads. It has the most promising students right from the first.

This has been an issue at the National People's Congress sessions for several years in a row. Busy working for the raise of women's retirement age, Zhang Xiaoyuan said: "I'm happy to see my efforts are gradually paying off."

GREETINGS AND BEST WISHES TO
THE PEOPLES REPUBLIC OF CHINA
ON THEIR
NATIONAL DAY
Advocates & Trade Marks Attorneys of Chinese Corporations in Pakistan Safeguarding the interest of Chinese Brands
ALI & ASSOCIATES

some people, especially in rural areas, did not practise family planning. "They floated around the country to give over-births," she said, "so our planned immunisation could hardly rech them."

One the other hand, she said, there were loopholes in the health-care service at grass-roots level, due to limited funds and poor facilities. "The States' investment in child immunisation is only 20 million yuan annually," she said, "just one yuan per new-born baby."

Some local officials deliberately gave false information lest they were blamed for failure to fulfil the immunisation target, Ho said. For instance, Jiangsu province reported only 74 polio cases this year, while there actually were 185 cases.

In contrast, the Vice-Minister said, Harbin, capital of Heilongjiang province, and Chengdu, capital of Sichuan province, had 97.5 per cent of the vaccine-receiving-age children to have an additional polio vaccination earlier this year. So far no polio case has been fund in these two cities.

"The lesson is," Ho said, "we should enhance our supervision and monitoring on the immunisation work." Between January and June this year, she said, the Ministry of Public Health sent nine groups to investigate immunisation work in different localities.

Despite all its problems, Ho Jiesheng said, China has made remarkable progress in child mmunisation in the past 40 years.

Since the founding of New China in 1949, the government has taken a series of mesures against communicable diseases. An immunisation service network has been established across the country.

巴中友谊万岁

WITH
SINCERE WISHES OF HAPPINESS &
PROSPERITY ON THEIR
41ST NATIONAL DAY

AFTAB JAWAID & CO

72, MURAD KHAN ROAD,
KHORI GARDEN, KARACHI.
PHONE: 2413742-2415416 PAGER 517111 CALL 3191
TELEX NO. 24772 QAMAR PK CABLE: "ALTOOLS"
FAX: 2414835
AGENTS:
LOUDSPEAKERS, MULTITESTERS, T.V. SETS,
RADIO PARTS, PIPE FITTINGS, G.I. WIRE,
STATIONERY, ZIP FASTENERS YARN.

By Zhao Hong

Improving the status of women

WHEN Zhang Xiaoyuan, a young college graduate, went to work for the All-China Women's Federation in 1987, she was assigned a job considered unimportant at the time — training and selecting women leaders for government posts.

"There were no files or anything, and I had little to do," recalled Zhang. But before long the situation changed. From a position of relative insignificance, her job has become one of the most important that affects the status of women in China.

That was the year when women lost many positions in central and local government. Up to then a "quota" system had guaranteed that at least one woman must be onthe list of candidates and elected into the leading body at each level.

But this system was dropped in 1987 as a move in China's political reform, and women immediately tasted its effect: for the first time in nearly 20 years, not a single woman entered the Politburo, the highest organ of China's ruling party. Nationwide, only eight to nine per cent of townships retained women in their leading bodies, against 80 to 90 per cent in the 1950s.

Upset at these failures, the All-China Women's Federation began to change the focus of its strategy. That meant, according to Zhang Xiaoyuan, the organisation would take the initiative to give the women a push with a better political training and more active promotion campaigns.

Since then, Zhang has become very busy, investigating the women's status at the grassroots level, summarising her findings and making proposals on how to promote women leaders.

"Of course we in the Women's Federation cannot really promote women leaders in their positions," Zhang said. "But we are obliged to see that women, half of the population, are represented in various leading bodies. We do not have the final say on who should be promoted, but we can recommend for and advise government departments when they select their leaders."

Following the women election defeat, the All-China Women's Federation reached an agreement in 1988 with the central department responsible for appointing leaders on creating more opportunities for women. As a result, an official document was issued requiring that every county government must have at least one woman in its administrative body

along the middle and upper reaches of the Yangtze River started this year, according to Gao Dezhan, Minister of Forestry. The project is aimed at preventing the Yangtze from becoming a second Yellow River, known for the huge volume of sand it carries.

Mr Jiang Zemin, General Secretary of the Chinese Communist Party, addressing the nation.

Child immunisation

By Miao Hong

EACH year, China would have more than 20 million new-born babies, almost equal to the entire population of Canada. Thanks to the cooperation with the United Nations Children's Fund (UNICEF) and the World Health Organisation (WHO) since 1982, about 94 per cent of them can now get regular vaccinations within 12 or 18 months after birth, whgich keep them from such infectious diseases as tuberculosis, infantile paralysis, whooping cough, diphtheria, tetanus and measles.

The result came from a sample survey jointly conducted early last March by the Ministry of Public Health, UNICEF and WHO among 48,346 infants and children between 12 and 24 months of age, randomly selected from 230 counties in the country's 30 provinces, autonomous regions and unicipalities.

According to Dai Zhicheng, director of the Epidemic Prevention Department of the Ministry of Public Health, the polio incidence dropped by 94 per cent compared with 1978 when EPI work first started, diphtheria by 98 per cent, whooping caugh by 97 per cent, and measles by 96 per cent.

In the decade of the whole 1980s, the infantile mortality rate due to the four major infectious diseases dropped by 95 per cent to a total of 639 cases in 1988 from 12,475 in 1978, Dai said.

Thus China has fulfilled the first phase of its target in child immunisation: to have 85 per cent of children in each province immunised by 1988. Then it would go on with the second phase to have 85 per cent of children in each county immunised by 1990.

"We are now making every possible effort to achieve this second 85 per cent," siad Ho Jiesheng, vice-minister of Public Health, co-currently head of the National Expanded Programme on Immunisation (EPI) Coordination Group.

"We are confident of the success," Ho siad. "Except one or two counties, we have no problems to reach the goal by the end of 1990."

However, she diclosed that there was an unexpected polio outbreak in Jiangsu, Anhui, Henan, Jiangzi and Shandong provinces in 1989, with a total of 4,623 polio cases, nearly 7 times of the 1988 figure.

This year, the Vice-Minister said the incidence continued to climb up. There have been polio cases reported in 25 provinces. From January to May, there were a total of 1,468 polio cases reported, of which 316 cases were found in Hubei province alone.

One of the main reasons for the polio outbreak, He said, is that

Protection of environment

By Ni Bainan

AS it gears to modernise its economy, China faces a challenge common to industrialised nations throughout the world: how to protect the environment.

Some of the problems are relics from industrialised and agricultural efforts of the past. Others stem from recent practices.

"If we don't pay enough attention to the environment, environmental pollution is likely to counteract the economic achievements we have made", warned a senior Chinese leader at last year's national environmental protection meeting.

The claim is not exaggerated. Accordingto Qu Geping, director of the State Environmental Protection Bureau (SEPB), the discharge of waste water in China is now about 36.2 billion tons a year, of which three-quarters is industrial waste. Air pollution in cities, mainly caused by burning coal, continues to be a major problem. And acid rain has begun to wreak havoc to people in Sichuan, Yunnan and Guizhou provinces in southwest China.

"We tended to ignore the environment, but it has become China's biggest problem," said Ye Duozhen, a noted scientist from the China Academy of Sciences. According to one estimate, Ye said, about 80 billion yuan (US$17 billion) is lost annually to environmental damages, compared with 10 billion yuan lost as a result of the 1976 Tangshan earthquake, which killed 240,000 people.

But the situation is changing, according to SEPB chief Qu Geping. "Environmental protection has now become China's basic State policy and has been incorporated into its five-year social development programme," he said.

China has an environmental protection law and marine environmental protection law. Together with regulations adopted by local governments, they form the basic legal frame for environmental protection.

To coordinate environmental protection, China's highest government body, the State Council, set up the State Environmental Protection Commission in 1984. It meets every three months.

The environment is also protected by specific measures. Examples:

— Any new or renovated project must install anti-pollution devices.

— Factories that pollute must stop by a certain deadline or face fine or closure. Last February, SEPB designated 140 such deadline-treatment programmes, pollution sources for the Baiyangdian lake in Hebei province, Suzhou Creek in Shanghai, both targeted for completion by the end of 1992.

— Fines collected from polluters are used to fund environmental protection programmes. According to SEPB, about 7.7 billion yuan had been levied between 1982, when the programme began, and the end of 1988.

A new policy is the responsibility system. Under this arrangement, leaders at all levels are responsible for protecting environmental quality within their regions and departments. Anyone who fails at the task could be demoted.

The new attitudes toward the environment are having an effect.

"The most important achievement is that increased consumption of energy in recent years has not raised the level of industrial pollution," says Qu Geping. For example, although industrial output in Xuhou, Jiangsu province, has increased by 14 per cent in recent years, the volume of falling dust in 1988 decreased by 13 per cent over that of 1983; in 1988 the rate of treated industrial waste water and the recycling rate reached 52 per cent and 71 per cent respectively, compared with 11 per cent and 56 per cent in 1983.

Enterprises that pollute heavily are being relocated away from densely populated areas or are being closed. In Beijing, for example, about 450 enterprises, including the Beijing Air-Conditioner Factory, have moved to the outskirts of the city or have been closed since 1984.

Control devices

To improve the air quality of cities throughout China, certain areas are designated as smoke-controlled. Residents there are encouraged to use gas for cooking and heating. In Beijing, for example, 90 per cent of ipdustrial boilers have been fitted with dust-control devices. Cooking gas is available to 90 per cent of the residents, compared with 72 per cent in 1986, a change that has greatly reduced smoke and dust mainly caused by coal-bruning.

The Chinese government has also established about 600 nature reserves, such as the Wolong reserve in Sichuan province, where animals and plants are protected, and designated more than 200 rare animals and 400 rare plants as "endangered species." Included are the giant panda and the gingko plant.

The government hopes to bridle environmental pollution by the year 2000.

Yet soil erosion, caused by excessive reclamation of land and indiscriminate felling of trees, continues. China is countering this by launching massive tree-planting projects. According to a Ministry of Forestry plan, the country will plant 66 million hectares of forests by the year 2000.

The erosion problem is most acute in northern China, prompting the central government to start 10 years ago a gigantic afforestation project along the entire area. Because it runs parallel to the ancient Great Wall, the project is also known las the "Green Great Wall." It is a shelter belt of trees, bushes and grass covering more than 3 million square kilometres of land, about one-third of China's total land mass.

During the first phase of the project between 1978 and 1985, more than 6 million hectares of land were planted with trees, sheltering 8 million hectares of farmland and 1.17 million hectares of pasture. In the second phase from 1986 to 1995, another 8 million hectares will be planted. Experts predict the project will greatly improve the region's ecology and prevent the deserts from advancing southwards.

Another afforestation project

China's per-capita GNP grew from less than US$100 to 300.

It was in this period that China solved the problem of feeding one-fifth of the world's population on seven per cent of the world's arable land, a task none of the Chinese governments had accomplished before 1949, he said.

The nation also takes pride in many other accomplishments. Today, China's daily steel production equals its output in the whole of 1949; and its daily petroleum output and power generation are triple and double of the 1949 figures. Starting from scratch, New China has built a fairly complete modern industrial system, which produces a whole range of products from automobiles to satellites.

Calculated on the 1952 value of the Chinese yuan, China's gross social product in 1988 was almost 18 times that of 1952, according to a study made by Dr Hu and his colleagues. That means, the study says, China's economy has been growing at an annual rate of 8.6 per cent on an average.

Although China remains in the rear in terms of per-capita GNP (US$338 for 1988), its economic strength as a whole now ranks ninth in the world, according to the study.

"We stored up strength and laid down a fairly good foundation for a full-swing industrialisation during the starting stage," Dr Hu said. "Now we have entered the stage of economic takeoff."

This second stage of development, he said, will feature quickened pace of industrialisation, continued economic growth at a relatively high speed, a rationalisation of economic structure, all-round and profound social reforms, and further opening to the rest of the world. "It is a crucial stage for China," he said.

It is crucial, he said, as "all kinds of contradictions which had been invisible, or rather simmering, at the preceding stage would become apparent and increasingly acute at this stage."

For instance, he said, the nation is now suffering from the result of a long-time neglect of population control and struggling to resolve the problems of overstaffing at governmental institutions and enterprises, under-employment of over 100 million in rural areas, and unemployment for 4 million people in cities and towns. Inflation, which had been unheard of in China for three decades, suddenly became a national trauma.

While central planning was quite effective in wiping out widespread poverty, said Deng Yingtao, an economist with the Chinese Academy of Social Sciences, it does not seem to work well in attaining a well-off life for all and a high level of modernisation for the nation. Hence the need for reform.

Like many other developing countries, Deng said, China followed a traditional development pattern when it started its reform in the late 1970s. That pattern focussed on opening to western countries, import of international capital and advanced science and technology, and economic growth.

Unfortunately, he said, although these efforts do bring up China's GNP and that of other Third World countries, the gap between the developed and under-developed countries has not narrowed. The reality is, he said, "we cannot expect developed countries to help the under-developed ones generously and sincerely. There is a tacit understanding between the former to maintain the old international economic order and their economic superiority to developing countries."

"The question here," said the economist whose major concern is China's rural development, "is not whether we should open to the outside world, but how." The traditional development pattern that brought modernisation to developed countries could not work the same wonders in developing countries, he said, since the favourable conditions the former used to have at their starting stage were gone. For instance, it is impossible for China to have its surplus manpowr emigrate to other countries on a large scale, or snatch cheap resources through aggressive wars.

"Some people are overwhelmed by the living style and the level of modernisation in Western countries and urge China to follow in their steps," Deng Yingtao said. "Yet we can never afford their way of development. The United States, for example, has 6 per cent of the world's population but consumes more than one-third of the world's resources. Can you imagine what would happen in China with a population of 1.1 billion is modelled after the US?"

Dening and Hu suggest that the nation should discard the idea of patterning after the modernisation style of developed countries and build up a faith to realise modernisation in a different way.

For a country like China with such an enormous population but limited resources, Hu Angang said, the margin of choice is rather narrow, since feeding the people must always be the top concern for the Chinese government.

"When our budget tills in favour of grain production, capital construction has to wait," he said. "But when we have a bumper harvest, we tend to pursue a rapid economic growth by over-spending on capital construction. Reduced investment in agriculture would gradually result in crop failures. Shortages of food supply would then compel the government to cut down on investment on fixed assets and slow down the growth rate."

This cycle of expansion — slowdown through readjustment — expansion, according to Dr Hu, has featured New China's economic growth in the past four decades.

In view of socio-economic problems that will crop up in China's takeoff stage, Hu Angang said, the government should take measures to ensure a sustained, steady and coordinated development of the national economy. "The crucial point is to maintain a rational growth rate," he said. "We should check the tendency to pursue a high speed."

This development pattern has received blessings from the Chiense leaders. Both Mr Jiang Zemin, the new General Secretary of the Communist Party, and Mr Li Peng, the Premier, have repeatedly urged the nation to embark on the road to "sustained, steady and coordinated development."

"We cannot avoid problems like inflation, income gaps and unemployment when our economy is to effect a takeoff," Hu Angang said. "But a shrewd and prudent policy coupled with better administration of production, distribution, marketing and consumption may alleviate the pains."

"Wish you a long life.

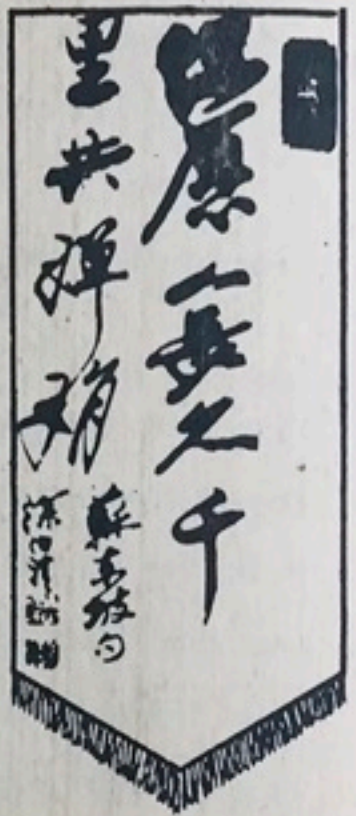

41st Anniversary
OF THE PEOPLES REPUBLIC OF CHINA

A new pattern of development

By Xiong Lei

AS the People's Republic of China enters its 41st year this October, the country is pursuing a new development pattern that will ensure a sustained, steady and coordinated development of national economy. This represents a departure from over-anxiety for quick results shown in the previous decades that had led to an unwelcome high speed of growth, dislocations of the economy and, in the 1988-89 period, inflation.

Thanks to the economic readjustment programme carried out since late 1988, said Yuan Mu, spokesman for the State Council, China's Cabinet, excessive growth has slowed down and excessive social demand has been curbed. Inflation dropped to 4.1 per cent between January and May this year from 27 per cent in the early part of last year.

Although industrial growth dropped more sharply than anticipated in the last quarter of 1989 and continued to remain low in the first quarter of this year, the spokesman said, it has gradually picked up since the beginning of the second quarter. Industrial growth rate will reach six per cent as planned for the whole of 1990, he predicted.

Meanwhile, the market has become stable and agriculture has shown a turn for the better, with summer harvests reaching has shown a turn for the better, with summer harvests reaching a record high. Life for man in the street keeps improving, though at a slower pace than it was during the high-growth years of 1980-1987.

These are quite encouraging achievements for world's most populous country, said Dr Hu Angang, an economist with the Chinese Academy of Sciences. "They are initial, but also crucial to China in its economic takeoff," he said.

Hu described the period between 1949, the year when the People's Republic was founded, and 1980, when economic reform started, as "the starting stage," during which

COOPERATION IN DEFENCE PRODUCTION BETWEEN PAKISTAN AND CHINA

BACKGROUND

Collaboration with China in the field of Defence Production started as far back as 1966 when Chinese agreed to assist Pakistan in establishing an Ordnance Factory for the Production of Chinese Rifle and its ammunition at Ghazipur in erstwhile East Pakistan. The Chinese also agreed to provide a production line for the production of 75 MM Recoilless ammunition for Pakistan Ordnance Factories (POFs). The cost of these projects was met from the Chinese Ist Credit given to Pakistan in 1965.

During the period 1971-78, China helped Pakistan in the establishment of two major projects, namely Heavy Rebuild Factory, Taxila for rebuild of T-59 Tanks and the F-6 Aircraft Rebuild Factory at Kamra. China also agreed to provide assistance for a number of projects at POFs including Double Base Propellant production line at Havelian, a factory for the production of 12.7 mm Anti Aircraft Machine Gun and its ammunition and a plant for the production of fuze for Artillery ammunition and few smaller projects. These projects were also funded from Chinese Credit.

PROJECTS

There are many Projects which have since been completed as given below:-

a. 12.7 MM Gun Factory (POFs)

b. Rocket Propellant Plant.

c. Oil Tanker for Navy.

d. Heavy Rebuild Factory at Taxila.

e. F-6/F-7 Aircraft Rebuild Factory at Kamra.

Pakistan has also incorporated a number of improvements and modifications in the Chinese equipment which were also promptly passed on to our Chinese friends who have always appreciated and acknowledged our efforts. We are now joining hands with our Chinese friends in co-development and production of tanks, jet trainer aircraft etc.

Building up of our defence industrial cooperation with China in project of manufacture of T-69-II/80 tank, F-7 M aircraft, ARV 653, Jet Trainer Karakoram-8 (K-8), 400 Ton/Petrol Craft etc, is of vital importance to us. The Chinese Defence Industry and their technology has been improving over the years, they have as yet not reached the hi-tech calibre of the West. However, over the next 10 years or so their technological and industrial base is likely to catch up with the West and may even take a lead in some selected fields.

We wish China the very best and hope that our close relationship especially in the field of defence production will further grow to the mutual advantage of both countries.

SPECIAL SUPPLEMENT ON THE NATIONAL DAY OF CHINA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGISTERED/IMMEDIATE

No. 19/3/DOC/DP/90
GOVERNMENT OF PAKISTAN
Ministry of Defence
Defence Production Division
RAWALPINDI the 27 Sept'90

Lt Gen (Retd)
Talat Masood
H.I(M),S.Bt.,
Secretary (DP)
Tele: 68316/Rwp.

SUBJECT: SPECIAL SUPPLEMENT ON THE ANNIVERSARY REVOLUTION DAY OF PEOPLE'S REPUBLIC OF CHINA.

Dear Mr Qadri,

It gives me great pleasure to receive your Monthly Youth International Magazine. I look forward to reading your important issue on China and hope that it will contribute towards the desired goal of further strengthening our friendship with China.

An article giving broad overview of our collaboration with China in the field of defence production, is enclosed.

Regards

Yours sincerely

T. Masood

Mr Mohammad Siddique-ui-Qadri,
Chief Editor,
Monthly Youth International
Aiwan-e-Auqaf Building (Near High Court)
P.O. Box 2346, G.P.O.,
LAHORE.

inducted in the PAF during his service career of 31 years.

He is a highly decorated officer and in addition to the war decorations of Sitara-i-Jurat and Tamgha-i-Basalat, he has been awarded Sitara-i-Imtiaz (Military) and Sitara-i-Basalat for his meritorious services. He was appointed Chief of the Air Staff on 9 March 1988, and elevated to the present rank on 14 August, 1988. He was married in 1963 and his three childrens.

U.S.A. The secalled presemer of human rights, played a dirty role in the history when she attached Japan on August 6, 1945 with Atomic bombs. The result was enormous devastation in the city of heroshima and claimed about 1,30,000 lives. In order to complete devastations and satiate their last for blilling people at random, again, she attacked at Nagasaki, an action for which America can never undone by making show of humanitarianism and she will be condemned forenes by the place toring nations.

On the sixth and ninth August of every year the people of Japan commeorate the sad inciadents and express their sentiments gainst the most deplorate actions in their anembly at peace park.

On the 45th amirersary of those sad incidents we participate in their zrief and agony. We assert with full determination that such incident should never occur again in future. It is a matter of pleasure and pride to the Japanese that their country has turned into a great economic power. Certainly, it is because of their undauted efforts efforts for the development of their country. Pakistan and Japan have fiendly ties. We highly appreciate the cooperation Japan has extended to Pakistan in field of exonomic development in particular.

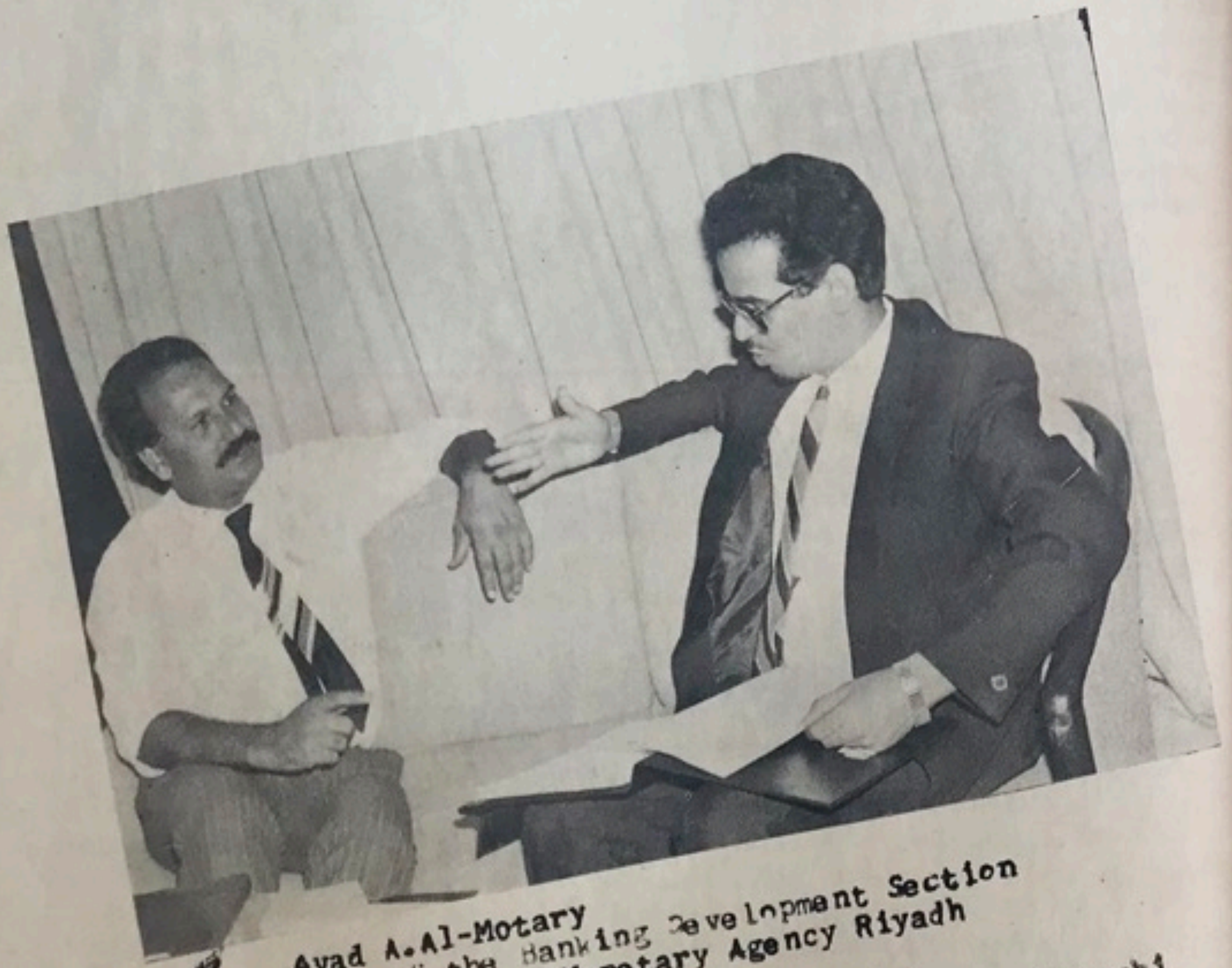

Ayad A.Al-Motary
Head of the Banking Development Section
Saudi Arabian Monetary Agency Riyadh

meeting with Mr.Siddique-ul-Qadri
Editor-in-Chief Youth International in Karachi

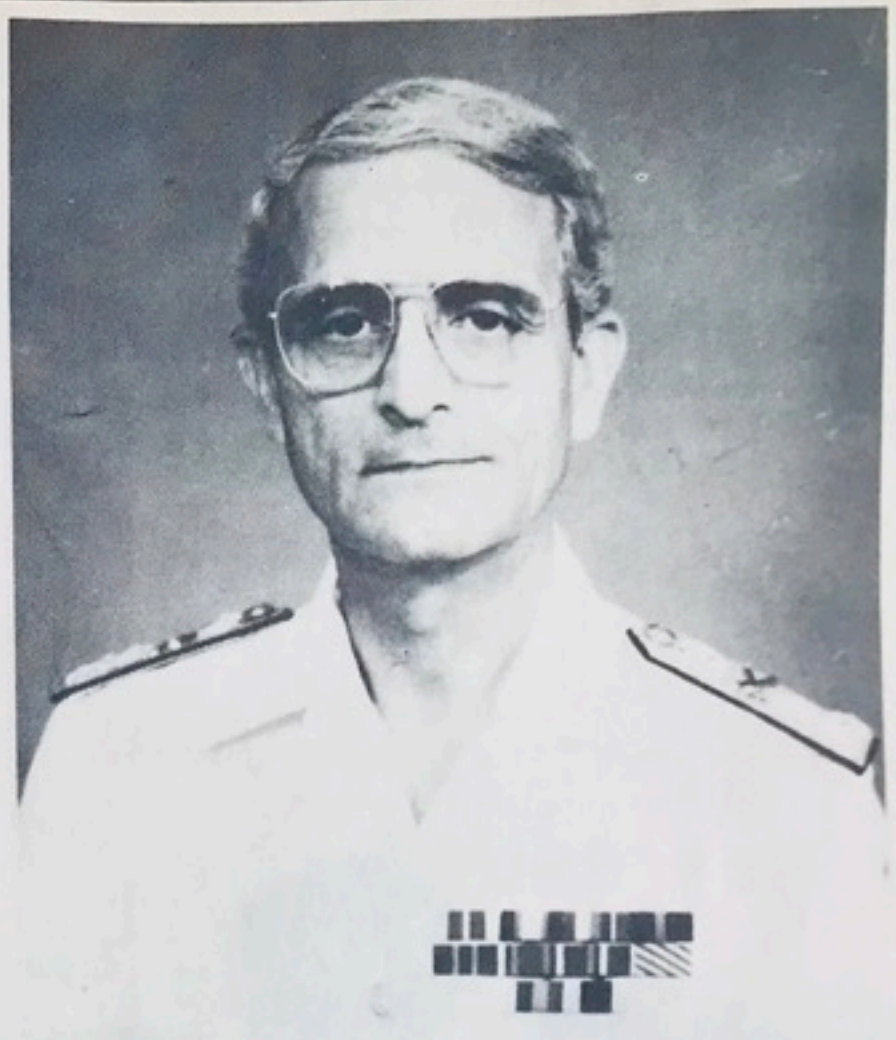

ADMIRAL YASTURUL HAQ MALIK CHIEF OF THE NAVAL STAFF BIO - DAATA

Admiral Yastur-ul-Haq Malik is from a traditional military family. He was born on 20 March 1933 at Peshawar.

He joined the Navy in 1951, after a college education at Lahore, and received his basic naval training in the United Kingdom, graduating from the Royal Naval College Dartmouth in 1953, followed by Junior Officers Courses at various. In 1962 Admiral Malik returned to the U. K. to qualify as a Signal Communication Officer from H. M. S. Mercury. A graduate of the Pakistan Air Force Staff College, he attended the National Defence College, obtaining a master's degree in Defence and Strategic Studies.

The early years of his career, saw him in a number of seagoing appointments in minesweepers and destroyers; two tenures as an Executive Officer of destroyers and later as a Commanding officer. He has also commanded the Navy's Special Service Group. As a young Lieutenant he was selected as an ADC to the president. Whilst commanding the Pakistan Naval Academy he was promoted Captain in 1974. A year later found him in Paris as a Naval Attache, where he remained till June 1978.

At Naval Headquarters in Islamabad, he served as Director of Naval Intelligence, Naval Secretary, Chief Inspector, Chief of personnel and later as Vice Chief of the Naval Staff. He attained flag rank in the key appointment of Commander Pakistan Fleet, and was promoted Vice Admiral in December 1985. Between 1986 and 1988, he presided over the affairs of the National Shipping Corporation as its Chairman.

Admiral Yastur-ul-Haq Malik was appointed Chief of the Naval Staff on 10 November, 1988 and promoted to his present rank on 23 March, 1989.

He holds the order of Hilal-i-Imtiaz (Military) and the award of Sitara-i-Basalat.

Admiral Malik is married, and he and his wife have four children. He plays golf with a medium handicap.

GENERAL MIRZA ASLAM BEG, S BT, CHIEF OF THE ARMY STAFF, PAKISTAN ARMY

General Mirza Aslam Baig, who was appointed Chief of the Army Staff on the evening of August 17, 1988, is a veteran of the wars of national defence and brings to his office 38 years of professional maturity and experiences of command of troops, staff duties and military operations.

Born in a U. P. town of Azamgarh, General Beg took active part in the Pakistan Movement as a student and held the prized office of the president of the District Muslim Students Federation from 1945-1947.

After graduation in 1949, General Beg joined the Pakistan Military Academy Kakul in 1950 at the age of 19 and was commissioned in the Baluch Regiment of the Pakistan Army in 1952, were he served for over five years.In 1957, he joined the Special Services Group (Commandos) and continued to serve with them till 1961. He graduated from Command and Staff College, Quetta, in 1962. In 1963, he was appointed Brigade Major, the post he held for three years including 1965 Indo-Pakistan War.

He was promoted Lieutenant Colonel in May 1969 and commanded an Infantry Battalion.Later, he held the appointment of General Staff Officer (Grade-I) of and Infantry Division. In the 1971 war he commanded an Infantry Battalion on the Lahore front.

After attending the National Defence College, he was promoted Brigadier and given the command of an Infantry Brigade in 1974. Subsequently,he was appointed as Chief Instructor of the Armed Forces War Course at the National Defence College.

He was promoted Major General in 1978 and commanded an Infantry Division for two years. In June 1980, he was appointed Chief of the General Staff, Pakistan Army, and held this appointment till October 1985. In 1985 he was given the command of a Corps, and had the privilege of being the senior most Corps Commander. He remained on this appointment till his elevation to the post of Vice Chief of the Army Staff in March 1987. Following the death of General Zia-ul-Haq, he was appointed Chief of the Army Staff on the evening of August 17, 1988.

General Mirza Aslam Beg brings to his new appointment a rich experience of command of troops, staff duties, and combat experience. His awards include Nishan-i-Imtiaz (Military) and Sitara-i-Basalat. He has also been honored with the South Korean award of TOUNG IL. He is a keen sportsman with a passion for squash tennis and golf. He is married and has two daughters and a son.

Air Chief Marshal Hakimullah, was born in 1935. He received his early education at Peshawar. He joined the Pakistan Air Force through University Air Training Squadron Scheme. After completing his pre-cadet training at Joint Services Pre-Cadet Training School, Quetta, he went to PAF Academy, Risalpur. He was commissioned in the General Duties (Pilot) Branch in January, 1957.

The Air Chief Marshal is a highly qualified officer and has held several prestigious command and staff appointments. After flying as a combat pilot in different fighter squadrous of the PAF, he was sent to the Turkish Air force on exchange posting. He was amongst the first pilots to fly F-104 supersonic aircraft in the PAF. He actively participated in the 1965 Indo-Pakistan war and was awarded Tamghe-i-Basalat.

Later, he was appointed Project Officer for induction of Mirage Aircraft in the PAF. He flew Mirages

AIR CHIEF MARSHAL HAKIMULLAH, S. J., S. I(M), S. BT. CHIEF OF THE AIR STAFF, PAKISTAN AIR FORCE

extensively and led the only Mirage squadron of the PAF in the 1971 war. He was awarded Sitara-i-Jurat for his valour.

Air Chief Marshal Hakimullah commanded a fighter wing and had the distinction of commanding the prestigious Combat Commanders' School before his appointment as the Director of Operations at Air Headquarters. Later, he commanded a fighter base. His other appointments included Assistant Chief of the Air staff (Operations), Chief Project Director, Project Falcon (F-16 induction programme) and Deputy Chief of the Air Staff (Operations).

He was holding the appointment of DCAS (Admin) before his appointment as the Chief of the Air Staff.

He has attended a number of courses including the Fighter leaders' School. He is a graduate of Air Command and Staff College, Air University, USA, and also of the Royal College of Defence Studies, U. K.

The Air Chief Marshal has had the singular honour of having flown all operational fighter aircraft types

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

Regd. No. L 8503

Vol. No. 2 Copy No. 9, 10
Months of Sep. October 1990.

EDITOR-IN-CHIEF

Mohammed Siddique-ul-Qadri

ASSISTANT EDITORS

G.M. Qadri
M. Wasim Bhatti
Shahnaz Rashid

REPORTERS

Miss. Samina Qadri
Tauseef-ul-Qadri

Circulation Manager
ABDUL SATTAR NIAZI

Address for Correspondance
The Monthly youth International
Aiwan-e-Auqaf Building (Near High Court)
P.O Box 2346, G.P.O Lahore (Pakistan)
Publisher : Mohammed Siddique-ul-Qadri
Monthly Youth International
(Urdo, English) Tel : 54729

Printed by Jisarat Printers
24 Sircular Road, Lahore Pskistan.

Price:- Rs. 15.00

Contents

Biodatas :

Admiral Iftikhar Ahmed Saroohi 7
Gen - Mirza Aslam Baig 8
Yastoor-ul-Haq Malik 9
Air Chief Marcial Hakeem-Ullah Khan 10

Special Supplement on the National Day of China :

A Letter and an article from Secretary for Defence of Pakistan 13
A New Pattern of Development 17
Protection of Environment 20
Child Immunisation 23
Improving the Status of Women 25
Rapid Growth of Power Industry 28
Relations with the thirld world 30
Film Production 33

Admiral Iftikhar Ahmed Sirohey, born on 4th June, 1934, joined the Pakistan Navy from Engineering College, Lahore in 1952. Graduated from Royal Naval College, Dartmouth, UK in 1953. Did the junior Officers war and education courses at Royal Naval College, Greenwich in 1956, and thereafter underwent junior officers technical courses in various Royal Naval establishments in the United Kingdom. Specialized in Communications in 1961, from HMS Mercury, and followed up with an Advanced Communications course in 1964-65 at Royal College Greenwich. In 1971, he attended the same institution for the Royal Navy Staff Course.

During the first ten years or so of his service carried out normal duties in various ships and establishments of the Pakistan Navy. promoted Commander

ADMIRAL IFTIKHAR AHMED SIROHEY, NI (M), S. BT. CHAIRMAN JOINT CHIEFS OF STAFF COMMITTEE

in 1969 and appointed Commander Cadet Training. Was given his first command of a Destroyer in 1971. He was appointed Chief Staff Officer to Commander Pakistan Fleet in 1973 and where he remained until 1975. He was promoted Captain in 1974. He has been Commander Destroyer Squadron and has also commanded a cruiser. He has held the appointments of Director of Signals Training at the and Director Naval Warfare and Operational plans at the Naval Headquarters. As Defence and Naval Attache, he served at the Pakistan Embassy, London for two and half years. On return he was appointed Director General, Naval Training. Promoted Rear Admiral in April 1981, subsequently held the appointments of Deputy Chief of the Naval Staff (Personnel), the key command of the Pakistan Fleet, and Commander Karachi. Was appointed Director General Joint Staff Headquarters in April 1984. promoted Vice Admiral on 9th December, 1985, he was appointed Chief of the Naval Staff on 10th April, 1986 after a short period as Managing Director, Karachi Shipyard and Engineering Works Limited. He was promoted to the rank of Admiral on 14th August, 1986. He was appointed Chairman Joint Chiefs of Staff Committee on 10th November, 1988.

He holds the award of Nishan-i-Imtiaz (Military) and the decoration of Sitara-i-Basalat.

He is married and has four children, all boys.

GREETINGS

TO THE PEOPLE'S REPUBLIC OF

CHINA

ON THE OCCASION OF THEIR

NATIONAL DAY

EASTERN ENTERPRISES

IMPORTERS, INDENTORS & EXPORTERS
CHEMICALS – PLASTICS – WAX – LEATHER

10TH FLOOR, SUITE 4-6
ARKAY SQUARE EXTENSION, SHAHRAH-E-LIAQUAT,
NEW CHALLI, P.O. BOX 4596,
KARACHI-74000 PAKISTAN

TEL: (92-21) 224529-222193. TLX: 24046 WASIH PK
FAX: (92-21) 2418612. CABLE: TRADEAST

Our Heartiest Felicitations to the people and the Government of

People's Republic of China

on their

NATIONAL DAY

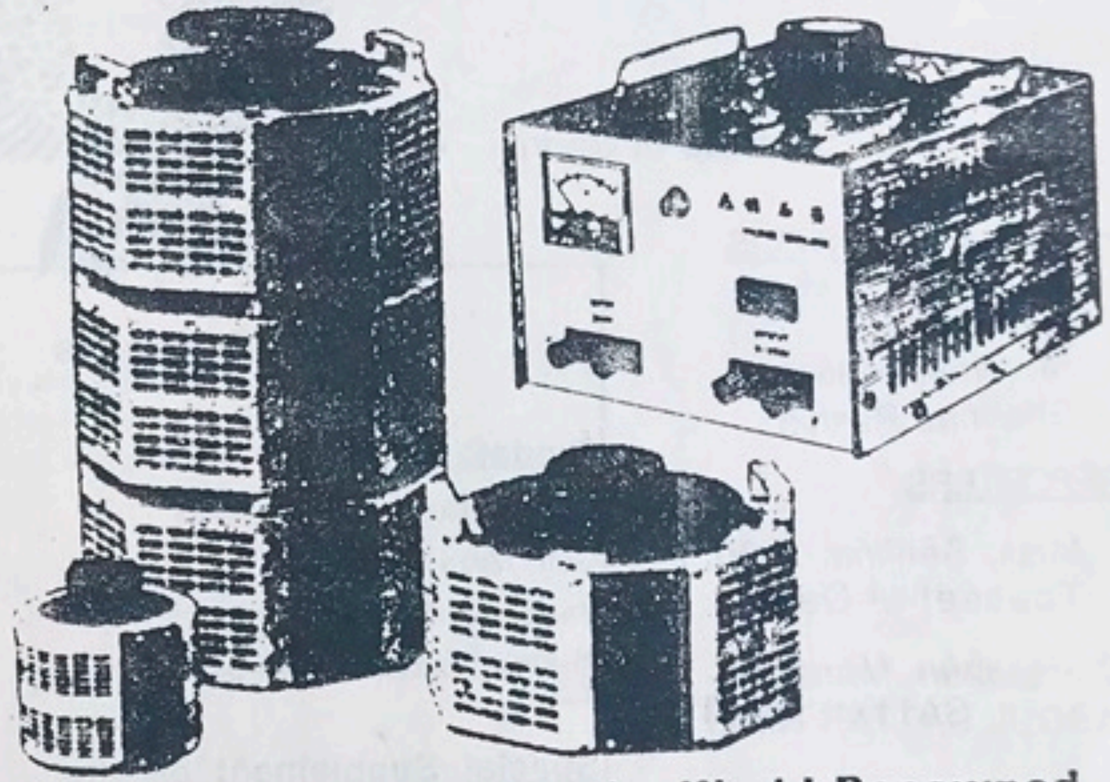

Sole Distributors for the World Renowned

SHANGHAI VOLTAGE REGULATING TRANSFORMERS

available from ready stock:

Capacity 0.2 KVA to 30 KVA single & three phase

for further detail please contact:

AEEC

Associated Electrical & Engineering Corporation

Established 1954

307 - Rafi Mansion, Shahrah-e-Liaquat Aram Bagh, P.O. Box No. 564
KARACHI (Pakistan) Cable : MAGICLAMP Telex : 23035 PCOKR PK
Card No: 585 Phone : 212224 - 214497

دفاعِ وطن کی راہیں

۶ ستمبر

پاکستان ریلوے نے وطن کی تمام راہیں آباد رکھنے کا عہد کیا ہے۔
عوام کی آمدورفت کے لیے، تجارت اور کاروبار کے لیے، اور
جب ضرورت ہو تو وطن کے دفاع کے لیے۔

پاکستان ریلوے

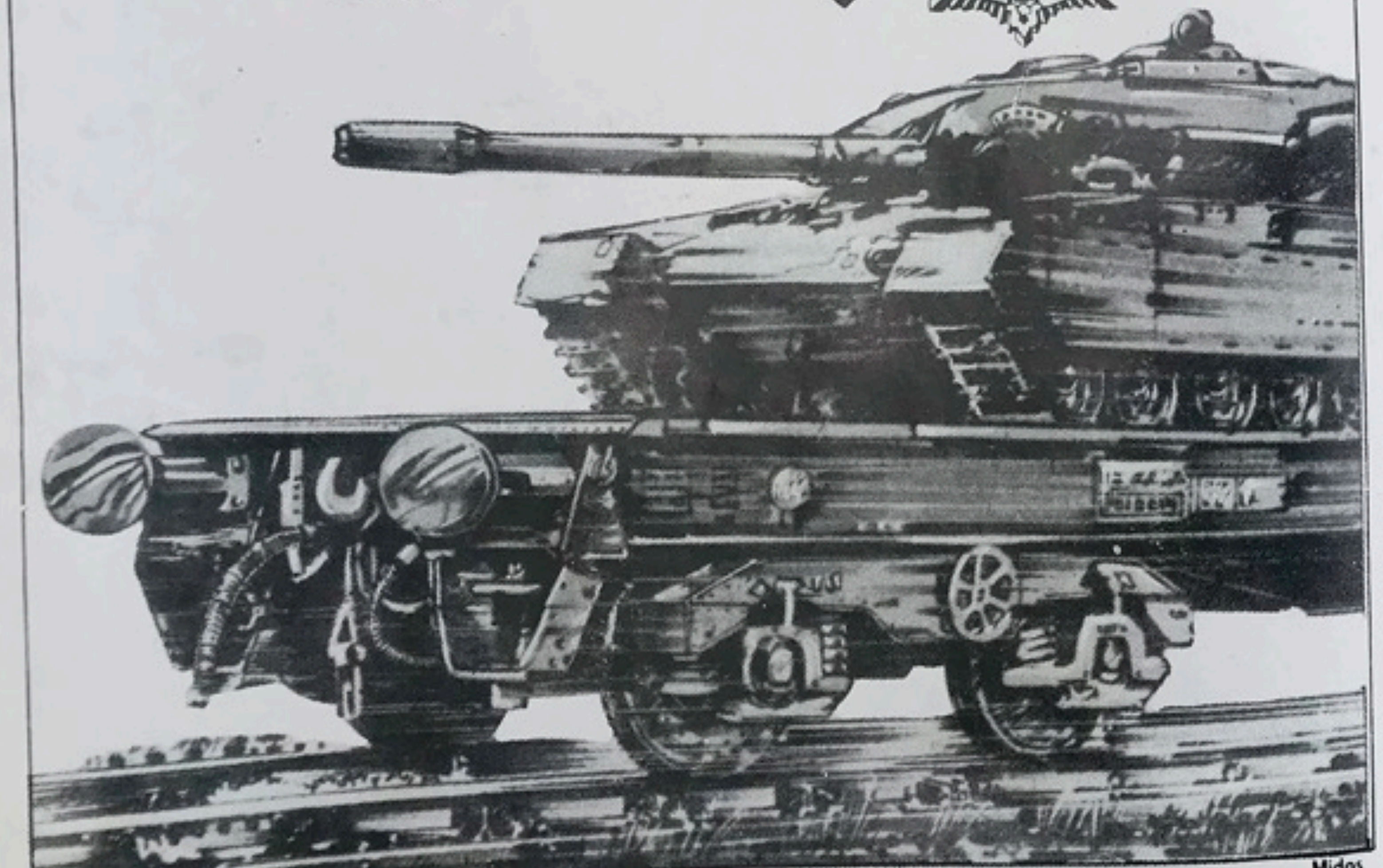

Midas

FELICITATION

We extend our whole hearted and warmest greeting to the **People** and **Government** of **Peoples Republic of China** on the most auspicious occassion of **National Day of China.**

We take pride for our long business association and an oldest, well recognised trade link with P.R. OF China for the sales/supply of all kinds of Chinese textile machinery/plant and allied products to Pakistan. We are **Agents** of various well reputed and dependable Chinese textile machinery manufacturers/suppliers and have supplied their products to various textile mills in Pakistan who are operating successfully.

KINDLY CONTACT US FOR ALL YOUR REQUIREMENTS OF CHINESE TEXTILE MACHINERY AT:

atcol

ASSOCIATED TRADING COMPANY (PVT) LTD.

adamjee

Adamjee House 5th Floor I.I. Chundrigar Road, Karachi
Tel: 2410432-35 (4 Lines), Dir: 2414803,
Telex: 25337 ATCOL PK Cable: "KAZAR"
Fax: (92-21) 2417212.

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

SPECIAL SUPPLEMENT ON THE NATIONAL DAY OF CHINA

ADMIRAL IFTIKHAR AHMED SIROHEY, NI (M), S. BT. CHAIRMAN JOINT CHIEFS OF STAFF COMMITTEE

GENERAL MIRZA ASLAM BEG, NI (M), S BT, CHIEF OF THE ARMY STAFF, PAKISTAN ARMY

ADMIRAL YASTURUL HAQ MALIK CHIEF OF THE NAVAL STAFF

AIR CHIEF MARSHAL HAKIMULLAH, S. J., S. I(M), S. BT. CHIEF OF THE AIR STAFF, PAKISTAN AIR FORCE